UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232838
UNIVERSAL
LIBRARY

ما شاء الله لا قوة الا بالله

یہ کتاب مقتضی صحیح مفصل حال ولادت و شہادت و تعمیر روضۂ کرامات حضرت سید سالار مسعود غازی کے وحالات اصحاب سلطان محمود کے ہے

باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفیٰ خان مہربان

در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور ۱۲۸۷ھ مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم کلید گنجینۂ سخن ہی علم وفہم کا مخزن ہی ہر چند غواص فکر نے بحر معرفت ناپیداکنار مین خاک
چہانی غوطہ لگایا گوہر مقصد ہاتھہ نہ آیا ہر لطافت مضامین وعبارت رنگین ایک حرف کنہ ذات باری کا نپایا
سُبحانکَ لَا اُحصی ثناءً عَلَیکَ اَنتَ کَمَا اَثنَیتَ عَلٰی نَفسِکَ کا نقشہ نظر آیا سبحان اللہ کیا شان باری ہی
طرفۃ العین مین ایک صنعت نئی جاری ہی انسان ضعیف البنیان کو مشت خاک سے بنایا پہر خاک مین ملایا عزازیل
نے غرور کیا لعنت کا طوق لیا آدم علیہ السلام نے دانہ گندم کہایا تختہ خاک پر لایا اس دانائی سے آبادی کا رنگ جمایا
بنی آدم کو اوسکے تلاش مین در در پہرایا کسیکو ظالم کسیکو مظلوم کیا کسیکو حاکم کسیکو محکوم کیا کشتی نوح کو طوفان
سے بچایا لشکر فرعون کو دریا مین ڈوبایا حضرت ابراہیم پر نار نمرود گلزار کی حضرت یوسف کی چاہ مین جان عزیز زلیخا کی
نثار کی موسیٰ علیہ السلام کو طور پہ بلاکر جلوہ دکہایا عیسیٰ علیہ السلام کو فلک چارم پر سرفراز فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو عرش پہ یاد کیا تحیات صلوٰۃ وسلام سے شاد کیا کسیکو کعبہ مین نظر آیا کسی نے خانۂ دل مین پایا ایک تخم
سے کیا کیا درخت پیدا کیے برگ وبار وگل ہویدا کیے گلہای رنگ برنگ سے بوی خوش ظاہر کی انسان کو ذائقہ
وتاثیر اوسکی تمیز دی پہلون کو ذائقہ لطیف عنایت کیا پہر وہی تخم اوس مین رکہدیا **بیت**
برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار ہر ذرے سے نئی شان عیان ہی ہر جنبش ہوا اسکی توحید
مین تر زبان ہی **بیت** بر ہر بن مو کہ می نہم گوش فوارۂ فضل اوست در جوش جسنے دنیا ... دکہائی

وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید ہر گیاہی کہ از زمین روید **بیت** ہائے زبان مین یکتائی اوسکی

ایک نکتہ کن سے کائنات کو بنایا قدرت کا نمونہ دکھایا سقف فلک کو باین رفعت وشان بے ستون بنایا اور سیارونکو ثابت کر کے بے استقامت پایہ سرعت تمام دوڑایا دریا سے گوہر آبدار نکالے دہان سنگ لعل اوگلتے ہین فکر رسا کے پر جلتے ہین جسنے اس راہ مین قدم مارا سر ہارا حلاج نامدار کا مدار دار پہ ہوا گوئندۂ حق شہید اکبر ہوا سرمد اس معرکہ عالمگیر مین بے سر ہوا ما عرفناک حق معرفتک پر معرکہ سر ہوا

اس مقام شگرف مین زبان خامہ لال ہے صم بکم کا حال ہے

نعت

اے خامہ ادب کن کہ مقام ادب است این وقت رقم نعت رسول عرب است این

رسول ہمارے صاحب معراج ہین عرش اعظم کے تاج ہین جب لوای محمدی بلند ہوا در کفر بند ہوا ایوان کسری مین زلزلہ آیا نیر اعظم رعب جلال سے تھرایا محبوب خدا رحمۃ للعالمین ہین قاب قوسین کے فاصلہ پر عرش کے کرسی نشین ہین مدح پاک کی انسان کو کیا مجال ہے ذات نور ممدوح ذوالجلال ہے کون آپکی مدح کا دم بھرے خدائی کا دعوی کرے طٰہٰ یٰسین آپکی شان رسالت کی برہان ہے قرآن شریف آپکی زبان معجز بیان ہے پتھرون نے ہاتھ مین رسالت کی گواہی دی تبان سنگدل کو شکست ملی جب معجز نمائی کی درختون نے پیشوائی کی ایک شب یہ اعجاز دکھایا درخت بی بار سے خرمای پختہ طلب فرمایا فوراً باردار ہوا اپک کر طیار ہوا ایسی ہوا چلی کہ چادر مرتضی علی کی بھردی شق القمر کا معجزہ روشن ہے معراج کی رفعت زبان زد انجمن ہے جسم مبارک خدا کا نور ہے کمر سے ٹپکا نکل آنا مشہور ہے ابر رحمت کا سر انور پر سایہ رہا جسم اطہر کا زمین پر نہ سایہ رہا حورون نے پتلی کیطرح سے چشم پر اوٹھالیا نور دیدہ کیا جسم اطہر سایہ رحمت خدا ہے روشن ہے کہ سایہ کا سایہ عنقا ہے ہان سایۂ شفاعت سے میدان حشر مین خاص وعام آرام پائینگے جب سب اولوالامر نفسی اور حضرت امتی فرمائینگے طائر کبھی سر پر سے ہوکر نہ نکلے آج تک طیور مزار شریف کا ادب کرتے ہین روضہ انور سے دب کر پرواز سب کرتے ہین حضرت مسیح آپکی خبر دیتے تھے اسم مبارک درود پڑھکر لیتے تھے خدا نے قرآن مین فرمایا ہے یَأْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ زبان عیسی پر آیا ہے خالق ارض وسما کو خلق کرنا زمین وآسمان کا جن وانسان کا جب منظور ہوا سے پہلے نور محمدی کا ظہور ہوا ذات احد سے نور احمد نے جلوہ دکھایا پھر مخلوق کو بنایا یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حکم خالق مشرقین ہے درود پڑھنا پاک پر فرض عین ہے آدم علیہ السلام نے ذریعۂ نور محمدی سے عفو تقصیر کا پروانہ پایا حضرت حوا کا جمال نظر آیا خلعت نبوت سے سرفراز ہوے خدا کے روبرو ممتاز ہوے کشتی نوح آپکی توجہ سے پار ہوئی

خلیل اللہؑ پر نار نمرود گلزار ہوئی دیدۂ یعقوبؑ یوسفؑ کی چاہ مین جب روتے روتے کور ہوے نور احمدؐ سے پرنور ہوے یوسفؑ نے آپکی چاہ مین چاہ سے رہائی پائی سلطنت مصر ہاتھ آئی موسی علیہ السلام کو جب قوم قبطی نے ستایا نور نبیؐ نے بچایا غرضکہ جس نبی نے مصیبت مین ذریعہ نور محمدیؐ سے دعا کی قبول ہوئی مشکل آسان تمنا حصول ہوئی خضر علیہ السلام نے جب امت محمدؐ کی سقائی کا اقرار کیا اور مسافرون کی رہنمائی کا اقرار کیا عمر ابد سے سرفراز ہوے سلیمانؑ نبی سلطنت ممکنات سے ممتاز ہوے کلیم اللہؑ نے طور پر جلوۂ نور معائنہ کیا روح اللہؑ نے چرخ چارم پر پیادہ رخت اقامت رکھدیا تمازت آفتاب سے پسینا آیا سرد ہوا پیتر تو وحی کا حکم پایا گرم ہوی سے دل سرد ہوا چار قدم بڑھنا ناگوار ہوا بلکہ پلٹ آنا دشوار ہوا محمد رسول اللہ صلعم بسواری براق تاج عرش رب الانام ہوے فاصلۂ قاب قوسین پر خدا سے ہمکلام ہوے جب معاودت فرمائی خوابگاہ گرم زنجیر حجرے کی ہلتی پائی یہ وہ ذات پاک ہے جنکی شان مین لولاک ہے شعر

سَلِّمُوا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوا عَلٰی صَدْرِ الْاَمِیْن | مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

مدح اصحاب کبار و منقبت حیدر کرار

سبحان اللہ جو شان رسول مختار ہے ویسا ہی ہر یار وفادار ہے نبی پر دل وجان سے فدا تھے مقبول خدا تھے انکی جان فشانی سے اسلام نے رونق پائی کفر کی ظلمت مٹائی پہلے حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ محبوب خدا ہوے مہاجرین و انصار کے پیشوا ہوے خواجۂ کائنات پر عاشق زار تھے جان سے نثار تھے نور خدا کو دوش مبارک پر چڑھا کر غار تک پونہچایا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ کا رتبہ پایا تمام عمر رسول مقبول کا ساتھ دیا مال و زر رضاجوئی مصطفیٰ مین صرف راہ خدا کیا مخبر صادقؐ نے آپ کو صدیق اکبر فرمایا آخر بعد دو سال خلافت کے فنافی الرسول سے فنافی اللہ کا رتبہ پایا اللہ اللہ کیا رتبہ صدیق اکبرؓ ہے کہ مرقد پاک بھی قبر منور کے برابر ہے بعد حضرت فاروق اعظمؓ نے مسند نبوی پر جلوس فرمایا سکہ شرع نبی کا تمام عالم مین بضرب شمشیر چلایا عدل و انصاف شجاعت نے حضرت کے صدقے سے رونق پائی دس سال خلافت فرمائی ۳۶ ہزار معمورہ فتح فرمایا نوکرور کو مسلمان بنایا حکایت حضرت ابو شحمہ آپ کی عدالت کی دلیل ہے ذات پاک حضرت مقبول بارگاہ رب جلیل ہے فرزند بے لقا پر حد شرع جاری کی حکم خدا کی فرمانبرداری کی ہندوستان مین حضرت کی بدولت آفتاب اسلام روشن ہوا روسیاہ خدا و رسول کا دشمن ہوا آخر درجۂ شہادت عظمی سے سرفراز ہوے روضۂ مبارک مین دفن ہوکر حبیب کے دمساز ہوے سَبُّ الشَّیْخَیْنِ کُفْرٌ لَا تَوْبَۃَ مَعَہٗ ان حضرت کی شان ہے انکی اطاعت سے تقویت ایمان ہے پھر حضرت عثمانؓ جامع قرآن خلیفہ ختم الانبیا ہوے سردار خاصگان ہند ہوے شرم و حیا حضرت کی مشہور ہے سخاوت و شجاعت کا شہرہ دور دور ہے رسول مقبول صلعم نے دو بارہ اپنا داماد کیا ذی النورین خطاب دیا

حضرت کے فضائل احادیث مین مسطور ہین آپ نور عینین نبی خدا کے نور ہین انکی اطاعت سے نافی ہونا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے اور حضرت علی مرتضیٰؓ چہارم خلیفہ رسول انام ہین عشرہ مبشرہ مین پہلے انھین ارکان دین کے نام ہین **قطعہ**

ده یار بہشتی اند قطعی ‖ بوبکرؓ و عمرؓ علیؓ و عثمانؓ ‖ سعد است و سعید و بو عبیده ‖ طلحه و زبیر و عبدرحمان

رباعی واقعی یہ چار رکن دین رسول مختار ہین جناب پاک کے رشتہ دار ہین

بوبکر کی تکریم نبی کرتے تھے ‖ جو راے عمر کی تھی وہی کرتے تھے ‖ ترتیب خلافت کے ادب سے لاریب ‖ عثمانؓ کی تعظیم علیؓ کرتے تھے

رباعی

بوبکرؓ و عمرؓ کا ایک ہی درجہ ہے ‖ عثمانؓ و علیؓ کا دوسرا رشتہ ہے ‖ دو خویش ہین عمر کے نبی کے دو خویش ‖ ان چار کا اک رشتہ ہے اک رتبہ ہے

بعد شیر خدا قبلہ شاہ و گدا گوہر تاج انما خلاصہ سورہ ہل اتی شہسوار میدان لافتی زوج حضرت فاطمہ زہرا صاحب ذوالفقار حیدر کرار ابو الائمہ معصومین پیشواے دین حضرت علی مرتضیٰؑ نے نہج دین کو مستقیم کیا عمر انتر کو دونیم کیا در خیبر اوکھاڑ لیا پھاٹک خندق پر ڈال دیا اودھر زمین پر نصب کنارہ کیا ادھر چھوٹا ٹرا دست مبارک کا سہارا دیا کرامت کا پل طیار ہوا لشکر عبور کر کے اوس پار ہوا تا عبور ہاتھ جما رہا سہارا لگا رہا ہاتھ نے جنبش نکی یہ قوت ید اللہ مین تھی خدا کے عرش پر صفت قوت شاہ مردان ہوئی زمین سے فرش تک یہ گو رستم لرزان ہوئی **بیت**

قہر سے رستم کے آتی تھی صدا یہ باربار ‖ لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار

جب دوش نبیؐ پر معراج پائی بڑھی رفعت ہاتھ آئی اصنام کعبہ کی آنکھ پتھرائی شکست کھائی فاقہ پر فخر کیا بھوکے سورہے سائل کو کھلا دیا ہمنام خدا نام حیدر ہے کیا درجہ علی اللہ اکبر ہے بخدا اسلام کی بنیاد نبیؐ کے داماد ہین اللہ کے خانہ زاد ہین کعبہ مین پیدا ہوے خانہ خدا مین شہید تیغ جفا ہوے حضرت کی کرامات سے قاتل خود بخود مقر قتل ہو کر گرفتار ہو آیا سبحان اللہ باوجود اختیار کے سزا یاب نفرمایا جو خود تناول فرماتے تھے اوسے بھی کھلاتے تھے رحلت کے وقت حضرت حسن مجتبیٰؑ کو بیت اک وار کا فتوی دیا پر دل سے نچاہا + تھا عوض خون بھی قاتل سے نچاہا + بعد حضرت حسن مجتبیٰؑ نے راہ خدا مین شربت شہادت پیا مظلوم کربلا نے بے دانہ و آب سر دیا حضرت عباسؑ علمدار ثانی حضرت جعفر طیار لب نہر تشانہ تیر و سنان ہوے حضرت علی اکبر ماہ رو شہید نوجوان ہوے اسیر بھی کلمہ لا الہ الا اللہ زبان پر جاری تھا شکرگزار ذات باری تھا

ایوبؑ کے صبر کو یاد دلایا رتبہ شہادت عظمی پایا +

مدح نواب مستطاب ماہ رکاب فلک انتساب معلی القاب قدر قدرت قضا صولت دارا دربان مقبول یزدان جناب نواب حامی دین محمد کلب علیخانصاحب بہادر سی ایس آئی

فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ فرمان فرمای مصطفی آباد عرف رامپور خلد اللہ ملکہ و مملکتہ

ہنگام ترتیب کتاب راقم کو مدح حاکم اسلام کا خیال آیا جب وجود حکام اسلام اس دیار مین مفقود پایا اس ارادہ
سے قلم اوٹھایا فوراً بخت خفتہ نے چونک کر سنایا کہ مدح حکام عادل و منصف سے برکت ہوتی ہی مصنف کی
عزت کتاب کی شہرت ہوتی ہی طالع خفتہ بیدار ہوتا ہی بخت رسا مددگار ہوتا ہی اور حکام مطیع شرع متین بیرون
اس کتاب کے حقدار ہین مدح کے سزاوار ہین خصوصاً حضرت قدر قدرت سکندر شوکت کسریٰ عدالت فریدون علم
کاوس حشم صاحب سیف والقلم مطیع شرع رسول مختار پیرو صحابہ کبار ظل سبحان خدیو گیہان حاجی حرمین
شریفین زائر روضہ حضرت رسول الثقلین خادم حضرت ختمی پناہی نواب محمد کلب علی خان بہادر فرمان فرمای
مصطفی آباد عرف رامپور فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ خلد اللہ ملکہ و مملکتہ بہترین خاندان ہین سب سے سلطان ہین
صفت انکی محبہر واجبات ہی یہ عجیب ذات بابرکات ہی حاتم انکی ہمت کے رو برو محتاج ہی وقف فقرا املاک کا خراج ہی
عدل و انصاف نے انکے عہد دولت مہد مین رواج پایا سکہ شرع نبی کا چلایا نام نوشیروان کا انکی دادگستری
نے صفحہ ہستی سے مٹا دیا دادخواہون کو عدالت سے شاد کیا ہنگام انصاف کسی کی روسی رعایت نہین فخر
نوشیروان ہین میزان عدالت مین امیر و فقیر یکسان ہین قفل حکم کی جانبین کو سند ہوتی ہی یہ وہ تعویذ بازو ہی
جس سے گل بلا دور ہوتی ہی گل کو خوف خزان نہین بلبل کو ترس صیاد و باغبان نہین بلی نے عادت جبلی
ترک کی موش کشی چھوڑی باز اپنی حرکت سے باز رہے طیور کے دمساز رہے تیتری بچہ کبوتر سے جان بچاتا ہی
خوف سے دبا جاتا ہی تیتری کو خاطر مرغان تیتری و تیتری کی خدمت ہی شکرے کو شکار سے نفرت ہی چیتے
سوا آہوے چشم غزالان ختن مین سراپا تسکین گل کھاتے ہین شیر بکریون کے ساتھ ایک گھاٹ
پانی پینے آتے ہین جو پاسبان ہین مال لاوارث کے نگہبان ہین زر دینا اگر سر دست ہاتھ آتی ہی
خوب گھسی جاتی ہی فوراً سنگسار ہوتی ہی خون کی سرخی نمودار ہوتی ہی اگر کسی نے وسمہ بنا کر منہ لگایا یا سر چڑھایا
نیل سے روسیاہی کا دھبہ پیش آیا عدل گستری و غربا پروری مین شہرۂ آفاق ہین فہم و فراست ہمت و سخاوت
مین طاق ہین واقعی عادل و سخی کا بڑا درجہ ہی دوہرہ حصہ ہی دنیا مین نیکنام ہوتا ہی عقبے مین بخیر انجام ہوتا ہی
عہد نوشیروان پر رسول مقبول صلعم نے فخر فرمایا ہے اَنَا وُلِدْتُ فِی الزَّمَانِ الْمَلِکِ
الْعَادِلِ حدیث شریف مین آیا ہی اور آل حاتم کو بھی اوسکی ہمت کی ناموری سے رہا کیا بلکہ کل ہمراہیان کو
بھی چھوڑ دیا فضل الٰہی سے حضرت ممدوح بھی ہمت و سخاوت و عدل و شجاعت مین بے نظیر ہین حاجت روای
امیر و فقیر ہین یکیہ خاصت خوان نعمت سے بہرہ یاب ہی یہ قصیدہ در ثمین دوسرا گوہر شاہوار حضور کی شان مین درج کتاب ہی

یہ قصیدہ بحر تقارب کا در شین ہی مرصع زمین ہی گو ہر مثال پہلو سے
والا اسنے نئی صنعت دکھائی ہی ہر بیت مسند کی دس پہلو سے
تاریخ ہاتھ آئی ہی کنز المعمہ تاریخ حاشیہ کی عبارت ہی ہجری مین عیسوی

وہ فصلی مین سمت ہی

٦٠	سر سروران زمین و زمان	٥٠	٦٠	خدیو عدو گیر و کشورستان	٥٠
٢٠	کیا مفسدون سے زمانیکو پاک	٢٠	٤	دلیری مین یکتا ہین یہ بیگمان	٥٠
٢٠٠	رہ دین و آئین پیغمبر سے	١٠	٧	زمانے مین ہو اب نیکی عیان	٥٠
١	امیر و غریب و ذلیل و نجیب	٢	٥	ہین نواب کے دور مین شادمان	٥٠
١	اراکین ہین جان نثار عدو	٤٠٠	٤٠	مصاحب ہین زیر قدم سر فشان	٥٠
٢٠٠	رعایای مملوک عہد حضور	٢٠٠	٥	ہر اک خوان نعمت سے ہی کامران	٥٠
٦٠٠	خوشی سے ہر اک علم کے ذی کمال	٣٠	٥	ہے جبہہ فرسا سر آستان	٥٠
٢	بر آئی رئیسونکے دل کی مراد	٤	٢٠٠	ہے زیر ظل خدیو جہان	٥٠
٣	جو چاہا ملا ہر ہوا خواہ کو	٦	١٠	یہ ادنی ہی ہمت کا انکی نشان	٥٠
٨٠	فدا انپہ ہی روح افراسیاب	٢	٢٠٠	شجاعت سے ستون ہین تیغ و کمان	٥٠
٦٠	سپہ پیشہ جتنے تھے جس ملک کے	١٠	٦	وہ سب ہین بزیر قدم سر فشان	٥٠
٤	دل و جان سے ہر ایک محکوم ہی	١٠	٤٠	کمربستہ حاضر ہین پیر و جوان	٥٠
٥٠	زمان شجاعت مین ادنی غلام	٤٠	٧	عدالت مین ہین فخر نوشیروان	٥٠
	سنہ ہجری	٥٨٤	٦٥٠	سنہ فصلی	
	سنہ ٦٥ ع			سمت ٢٢ - ١٩	
٥	ہزارون ہین واراست حلقہ بگوش	٣٠٠	٢	بہت انکے رستم سے ہین پہلوان	٥٠
٤٠	مددگار اسلامیان ہین حضور	٢٠٠	١٠	ہیں شیر ہین مرد میدان	٥٠
٨٠	فتوحات غیبی خدا انکو دے	١٠	٤٠	وہ عالم مین سکہ بٹھا دین اپنا	٥٠

[illegible]

۲۰۰	رسول و عالم ہون حامی مدام	۴۰
۵۰	نہین انکو عدا سے کچھ خوف و بیم	۴۰
۱	الٰہی یہ نواب گردون رکاب	۲
۳	جہاندار ہون ہفت اقلیم کے	۱۰
۵	ہواخواہ حضرت کے شادان ہین	۵۰
۱۰	یداللہ ہون دستگیر جناب	۲
۳۰	لوای خداوند کشورکشا	۱
۱۰۰	قصیدہ تقارب مین کرکے تمام	۴۰
۴۰	سنی یہ عنایت نے آواز غیب	۲

۴۰	ملائک ہون فتح و ظفر کے نشان	۵۰
۲۰۰	رسول خدا کی ہے ان پر امان	۵۰
۴	دلیر و جوان بخت گیتی ستان	۵۰
۱	اولوالعزم ہون بندہ بندگان	۵۰
۳۰۰	شہ لافتی انپہ ہون مہربان	۵۰
۲	بحق رسول خدای جہان	۵۰
۴	درخشندہ ہو بر سر آسمان	۵۰
۵	ہوئی طبع بحر رمل مین روان	۵۰
۱۰۰	قصیدہ رمل مین لکھو پھر بیان	۵۰

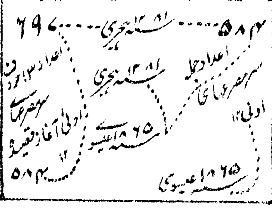

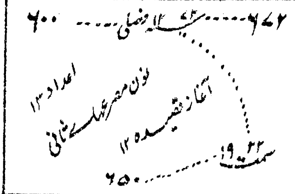

یہ قصیدہ گوہر شاہوار بحر رمل ہے خلعت جلوس والا سے سراپا محلی و مکلل ہے
اسمین بھی درثمین کی صنعت ہے مگر اخراج تاریخ کی دوسری صورت ہے
کہ بحر مین فرق ہے پر ایک ہی قافیہ ہے مفتاح گلشن تاریخ اسکا حاشیہ
ہے جب کلید عبارت حاشیہ سے قفل ابجد کے کھل جائین گے
چار باغ تاریخ کے دس گلدستے ہاتھ آئین گے

۸	حامی ہین نبی مقبول رب انس و جان	۵۰
۵۰	صدر آرای عدالت مرجع اہل کمال	۳۰
۱	آفتاب عز و تمکین ماہ سعید المومنین	۵۰
۴	دوستدار آل و اصحاب رسول ہاشمی	۱۰
۴۰	لذت دنیا و دین سے بہرہ ور ہین مومنین	۵۰

۳۰	کار رو با حکومت خوش بیان سحبان زبان	۵۰
۲۰۰	رونق بزم امارت مامن اہل جہان	۵۰
۳۰	لمعہ نور خداوند زمین و آسمان	۵۰
۲	پیرو شرع متین جاجت روای مومنان	۵۰
۵۰	نام سے حضرت کے روشن ہین زمین و آسمان	۵۰

عبارت حاشیہ
پہلا اعداد ۱۳ [illegible] قصیدہ گوہر شاہوار [illegible] آغاز
ہین دوسرے [illegible]
[illegible]

۵۰	نیک صورت نیک سیر سرور زرین کلاہ	۵	۹۰	صاحب شمشیر بران ہر ہنر کے قدردان	۵۰
۸	حاکم سام و نریمان داور اسفندیار	۲۰۰	۵	ہین تہمتن سے بہت انکے جلو مین پہلوان	۵۰
۴۰	مخزن جود و عطا و منبع دریای فیض	۸۰۰	۴۰	مجمع شجاعت رستم ہندوستان	۵۰
۲۰	کردیا زیر و زبر اہل جفا کی قوم کو	۶	۶	واصل قعر جہنم ہوگئے نکبت نشان	۵۰
۸۰	فیض سے انکے زمانہ بندۂ احسان ہے	۱۰	۲۰	کرلیا ہر ایک کو مرہون لطف بیکران	۵۰
۵۰	نام حاتم کا مٹایا ہمت نواب نے	۱۰	۱	اور شجاعت مین ہے رستم زال سے بھی ناتوان	۵۰
۳۰۰	شور ہے انکی عدالت کا یہ باغ دہر مین	۵۰	۳۰	لوگ کہتے ہین انھین فخر شہ نوشیروان	۵۰
۶۰۰	خلق احمد زور حیدر ہمت وجود و سخا	۱	۱۰۰	قادر قیوم نے یہ سب عطا کین خوبیان	۵۰
سنہ ۱۲۸۱ ہجری		سنہ ۱۲۷۲ فصلی	۵۹۴۰		۶۵۰
	سنہ ۱۸۶۵ عیسوی			سمت ۱۹۲۲	
۶	والی ہندوستان ہین یہ معین مومنان	۵۰	۲۰۰	رحمت خلاق عالم ہے نصیب دوستان	۵۰
۴۰	مومنون کے لوح دل پر نقش ہے اسم شریف	۸۰	۴۰	مہر کا گویا نگین ہے قلب پاک مومنان	۵۰
۴۰	ملک دل بھی مومنون کے ہوگئے زیر نگین	۵۰	۳	جان نثاری پر کمر بستہ ہین سب پیر و جوان	۵۰
۲۰	گردش گردون سے انکو کچھ نہین ہے خوف و باک	۲۰	۶	واقعی اپنے علی و مصطفےٰ کی ہے امان	۵۰
۱	احمد مرسل کے صدقے سے مرے نواب کو	۶	۲۰	گردش گردون سے رکھے محفوظ رب انس و جان	۵۰
۷۰	عالم امکان مین ہے با فتح و فیروزی رہین	۵۰	۸۰	فاتح خیبر ہین پشت و پناہ و مہربان	۵۰
۸	حامی دین و دنیا ہون انکے قبلۂ حسن و ملک	۲۰	۴۰	مہدی دین ہون معین سرور عالی مکان	۵۰
۸	حضرت حسنین و زہرا دستگیر انکے ہین	۵۰	۴۰	محسن ہندوستان ہے ذات عالی ہمگنان	۵۰
۴	دشمن انکے ذلت و خواری سے سب ہون تباہ	۵	۵	ہو زیادہ خادمون کی عزت و توقیر و شان	۵۰
۱	آل و اصحاب محمد کی نظر ان پر رہے	۱۰	۸۰	فتح و نصرت سے جہان مین ہون ہمیشہ کامران	۵۰
۲	بحر و بر ہو یا خدا نواب کے زیر نگین	۵۰	۵	ہند سے تا سند ہون انکے صاحب حکمران	۵۰
۳۰۰	شام سے تا روم اور ایران سے توران تلک	۲۰	۴۰	مصر سے تا چین ہون محکوم سب خسرو کلان	۵۰
۱	آستان پاک ہو حاکمون کا جبہ سا	۱	۴	دولت دنیا و دین سے ہون ہمیشہ توامان	۵۰
۲	باغ عالم مین رہے سرسبز نخل آرزو	۶	۹۰	صدقۂ آل رسول خاتم پیغمبران	۵۰
۸۰	فیض سے انکے ہو گلزار جہان رشک جنان	۵۰	۴	دامن دولت نہ گل کی طرح ہو زرفشان	۵۰

۱	ابر رحمت سے رہے شاداب گلزار مراد	۴		۴۰	مورد لطف عنایت یہ حسین بیکسان	۵۰

اعداد سر جملہ مصرعہ اولیٰ ۱۳۰۱ ہجری

۴۷۴ — ۶۹۰

اعداد سر جملہ مصرعہ ثانی ۱۲۸۱ ہجری

آغاز تعمیہ — تعمیہ عباس نامرد — اعداد مجموعہ مصرعہ ثانی ۸۰۰

سنہ ۱۸۶۵ع — سنہ ۱۸۶۵ع — سنہ ۲۷۲ اصلی — سمت ۱۹۲۲ — ۶۵

خدایا جب تک مطبخ فلک تنور مہر سے گرم ہی اور کلیچہ ماہ طراوت شبنم سے نرم ہی اور ستاروں کی نگینوں سے آراستہ بارہ خوان بروج فلک ہین اور جام آفتاب و چاشنی مہتابی مہتاب سے یہ سات سفرۂ ہفت رنگ پرُ گزک ہین ذات بابرکات حضرت نواب معلی القاب کی مع ہواخواہان باشوکت و اقبال سلامت رہے دنیا مین دور دورہ باجاہ و حشمت رہے بحر و بر زیر نگین ہو فغفور چین خوشہ چین ہو فرمان رواے روے زمین ہو مقبول بارگاہ رب العالمین ہو فتح و نصرت ہمرکاب ہو در مقصد خلائق آستانۂ پاک نواب ہو راقم کی بھی تمنا بر آئے مراد دلی ملجائے حضوری مین سرفراز ہو ملازمت سے نمکخواروں مین ممتاز ہو تفکرات دنیوی سے نجات پائے عمر چند روزہ رضاے آقاے نعمت و عبادت حضرت صمدیت مین بسر ہو جائے

سبب تالیف کتاب لاجواب

اب یہ ابجد خوان ژولیدہ زبان خاک راہ سید الثقلین عنایت حسین بن شیخ غلام عباس خدا پرست حق شناس اپنا حال مختصر تحریر کرتا ہی اور وجہ تالیف کتاب قسطیر کرتا ہی کہ شہر قنوج میرا وطن ہی ۱۲۵۰ ہجری بلگرام مسکن ہی مرشد کامل کے ارشاد سے والد مرحوم و مغفور نے نوکری چھوڑ کر مہر توڑ کر وطن سے ہجرت فرمائی بلگرام مین سکونت فرمائی دسوین شعبان شب دوشنبہ ۱۲۸۱ ہجری مین دنیا سے انتقال ہوا اٹھتر برس کے سن مین خدا کا وصال ہوا بلگرام مین مزار ہی شجرہ طیبہ نقشبندیہ مین شمار ہی

قطعہ تاریخ وفات والد مغفور

شب دوشنبہ دہم بود از مہ شعبان — بخلد حضرت عباس رفت زین خرگاہ

چو خواست مصرعہ سالش عنایت از رضوان — بگفت مرشد عالم شدہ فنا فی اللہ ۱۲۸۱ھ

راقم نے اپنی ننہال مین سات برس کی عمر سے ظل عاطفت جناب خال مکرم منشی محمد ظہیر الدین صاحب مدظلہ بن منشی محمد مسعود صاحب بلگرامی انار اللہ برہانہ مین پرورش پائی ۱۲۵۱ ہجری مین کانپور کی ہوا کھائی عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ کے عہد مین تیرھوین تاریخ محرم ۱۲۵۳ ہجری کو دس برس کے سن مین [illegible]

دن مین لکھنؤ آیا عہد ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ
اودھ غازی اعاذ اللہ ملکہ و مملکتہ مین عہدۂ وقائع نگاری خزانۂ عامرہ و جیب خاص کا پایا ۱۲۷۳ھ ہجری ایام غدر
مین فلک نے روز سیاہ دکھایا تیسوین سلخ رجب کو شہر لکھنؤ چھوڑا یا جب تیسری شوال ۱۲۸۳ھ ہجری مین پھر لکھنؤ آیا
ایک روز جناب مولوی محمد یعقوب صاحب انصاری مہتمم اخبار کارنامہ نے بذکرۂ بندہ سے فرمایا کہ علوم فارسی
وعربی پر اس زمانہ مین زوال آیا اردو نے رواج پایا اگر مرات مسعودی اردو ہو جاے ہمارے چھاپنے کے کام آئے
تیرا بھی نام ہوگا سالار مسعود غازی کے ذریعہ سے بخیر انجام ہوگا راقم نے قلت فرصت کا عذر کیا قبول نفرمایا جواب دیا بیت

بہ کاری کہ ہمت بستہ گردد	اگر خاری بود گلدستہ گردد

ہمت نہ ہارو مرات مسعودی لو بسم اللہ کرو
ترتیب دو آخرش بتعمیل ارشاد عالی ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ ہجری مین سندیلہ آکر باوجود انتشار حواس و تفکرات لاحقہ کے
حالات ابتداے آمد اہل اسلام کے ہندوستان مین و نسب نامہ سلطان محمود و حملات و اختتام سلطنت خاندان
غزنویہ و جہاد سومنات و حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی تاریخ فرشتہ وغیرہ سے انتخاب کیا مختصراً
مفصل بصحت تمام مقامات مناسب پر درج کتاب کیا ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ ہجری مین آغاز اور ربیع الاول ۱۲۹۵ھ ہجری مین
انجام ہوا غزانامہ مسعود تاریخی نام ہوا ناظرین پر تمکین نکتہ سنج باریک بین کی خدمات مین دست بستہ التماس ہے
جہان غلطی اور سہو پائین سمجھکر بے تکلف اصلاح سے بندہ کو ممنون منت فرمائین بیت اس سالک کی جب دیکھین
میرے حق مین دعاے خیر کرین

قطعۂ تاریخ خاتمۂ کتاب

عدد بشمار غزانامۂ مسعود شہید	شد ختم بساعت سعید و مسعود	ہاتف پے سال از عنایت معبود	مقبول خدا امین روح مسعود ۱۲۹۴ھ

نغمہ سنجی عندلیب خامہ بصحت حال ولادت و شہادت سالار مسعود از روی تحقیقات کشف باطنی صاحب مرات مسعودی برگزیدۂ بارگاہ رب ودود

حضرت عبد الرحمان علوی چشتی قدس سرہ صاحب مرات مسعودی حضرت سالار مسعود غازی کی روح سے
فیضیاب ہین علم باطن مین انتخاب ہین خاصۂ بارگاہ ذو الجلال ہین صاحب کمال ہین ساتوین شعبان
۱۰۹۴ھ ہجری کو غریق رحمت ہوے داخل جنت ہوے

قطعۂ تاریخ وفات در ہجری

مہ شعبان و شنبہ عبد رحمان	بہفتم شد غریق بحر رحمت	عنایت مصرعۂ تاریخ ہجری	بہ تمر در جہان فردوس رحلت ۱۰۹۴ھ

قطعۂ تاریخ دیگر

وا دریغا ز جہان حضرت عبد الرحمان	رفت در خلد برین ہفتم ماہ شعبان
فکر کردہ چو عنایت پی سال رحلت	آہ در ملک عدم رفت ز راز در رضوان ۱۲۹۴

مصنف صاحب مرآت مسعودی کو ابتدا سے سالار مسعود غازی کی خدمت مین عقیدہ کامل تھا فیض روحانی حاصل تھا احوال ولادت و شہادت و معرکہ جہاد اکثر زبان خلائق سے مختلف سماعت مین آیا مگر کسی تاریخ مین شمہ اوسکا نہ پایا مصنف صاحب نے اوسکی صحت کی جستجو فرمائی آخر تواریخ کہنہ تصنیف ملا محمد غزنوی مین کہ مفصل احوال ولادت حضرت سے تا زمانہ سلطان محمود کے ہے آخر عمر خدمت سالار ساہو مین مشرف ہو کر تمام احوال مسعودی لکھے بعد شہادت سلطان الشہدا کے ملا صاحب نے رحلت کی تاریخ یادگار چھوڑ دی تمام حال سلطان محمود و جہاد سالار ساہو کا لکھا مگر سالار مسعود کی شہادت پر خاتمہ کیا مصنف صاحب نے حال سلطان الشہدا مین [illegible] اوپر عمل کیا پھر روح پاک سلطان الشہدا کی طرف متوجہ رہے آخر شب کو حضرت خواب مین نظر آئے بڑی مہربانی فرمائی کتاب لکھنے کی اجازت پائی حکم ہوا ہم بیان واقعی سے آگاہ کرینگے جابجا اصلاح دینگے جب مصنف صاحب نے یہ مدد پائی مرآت مسعودی تحریر فرمائی پانچ داستان کا التزام کیا سب حال تمام کیا اکثر حال تاریخ جہان آرا و تاریخ محمودی و روضۃ الصفا وغیرہ مین نظر آیا یا زبانی کسی محقق یا اہل باطن کے سن پایا یا خود عالم رویا مین حضرت کے فیض سے دیکھ لیا باجازت و ارشاد حضرت درج کتاب کیا جب مصنف صاحب قبل مطالعہ کتب تواریخ مذکورہ سے حضرت نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ بن اکبر شاہ کے حکم سے کوہ شمال ہندوستان مین تشریف لائے وہان اجاج منی بہدر نام برہمن تاریخ دان وکیل راجہ کوہستان اور تمام وکلا سے ہندوستان حاضر آئے اون سے اتفاقاً تواریخ کہنہ و سلطان الشہدا کا ذکر آیا اوسنے اندر کتاب تاریخ زبان ہندی کے یہی حال بعینہ کہہ سنایا اور کہا کہ اب تک راجہ کوہستان راے شہر دیو قاتل سلطان الشہدا کی اولاد ہین پہاڑون مین آباد ہین تاریخ ہندی اونکے کتب خانے مین موجود ہی اوسمین یہی حال سالار مسعود ہے بعد چند سال کے جب مصنف صاحب نے تاریخ ملا محمد غزنوی کی ملاحظہ فرمائی تاریخ ہندی اور کلام اجاج کی صحت پائی ایکبار مصنف صاحب کو عین چلہ نشینی مین یہ خیال آیا کہ سلطان الشہدا نے درگاہ خدا مین کیا رتبہ پایا بعد چند عرصے کے آخر عشرہ ماہ صیام مین بشارت ہوئی عالم رویا مین خانہ کعبہ کی زیارت ہوئی ایک مرد عرب صورت پیراہن سفید پہنے چادر سر پر اوڑھے عمامہ عربی باندھے جانب دست راست نظر آیا اور عین کعبہ مین ایک مزار پایا اوس مرد بزرگ سے مجاور سمجھکر پوچھا یہ کسکا

فوراً ہی جواب دیا یہ خانہ پروردگار ہے تو ہمت کرکے سلطان الشہدا اوسی قبر سے نمودار ہوے گھوڑا حاضر تھا سوار ہوے مصنف صاحب نے قدم پر سر جھکایا حضرت نے فرمایا دوسرا گھوڑا موجود ہے سوار ہو ہمراہ چلو چہر بہرائچ مین آکر مصنف فرمایا اوس وقت سے قریب مزارات سلطان الشہدا کا خیال مین آیا دوسری بار وقت تصنیف مرات مسعودی کے مصنف صاحب کے دل مین حضرت سلطان الشہدا کے حسب نسب مین شبہہ آیا فوراً خواب مین سلطان الشہدا کو اسپ بادیہ خنگ پر سوار پایا کہ حضرت بہرائچ کی طرف سے سامنے آئے یہ زبان پرلائے کہ میرے ہمراہ آؤ اپنا شک شافی پاؤ سالار ساہو کے مزار پر ہوکر دربار محمد حنیفہ کی زیارت کی وہانسے خانہ کعبہ کی راہ لی حضرت مرتضی علی ردای فاختائی اوڑھے درکعبہ پر تکیہ لگائے نظر آئے اور دو مرد ڈاڑھی وجامہ سفید قریب دروازہ حرم کے پائے مصنف صاحب سے مخاطب ہو کہا آپ کو کچھ یاد ہے یہ پیری مریدی کسکی ایجاد ہے مصنف صاحب نے جواب دیا کہ جب آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ الی آخرہ حضرت رسالت پناہ پر آئی کیا تمنے نہین خبر پائی سر حلقہ اس طریقے کے اسد اللہ الغالب ہین جانشین رسول مطلوب کل طالب ہین کسی نے اپنی طرف سے ایجاد نہین کیا یہ سنکر دونون نے سر جھکایا پھر حضرت مرتضی علی نے ارشاد کیا مرحبا خوب جواب دیا بعد خانہ کعبہ مین نماز ادا کی مصنف صاحب نے اقتدا کی اوس وقت اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا کا راز مفہوم ہوا یہ معلوم ہوا کہ حضرت مرتضی علی خاتم ولایت پیشوای نسب سلاطین و رجال اللہ کا واسطے ہین حکم خدا کا بجا لاتے ہین زیارت حضرت علی مرتضی سے سینہ پر نور ہوا شبہہ حسب و نسب کا دل سے دور ہوا

اول درجہ شہیدونکا احادیث نبوی سے مسطور ہے پھر حسب نسب سالار مسعود غازی کا کتب معتبرہ سے مذکور ہے

کتاب کنز الحقائق مین آیا ہے رسول مقبول نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ [illegible] مگر انبیا کے [illegible] وہ صدیق کا [illegible] انا [illegible] نے ترک کیا شہیدون کو پانچ کرامت سے کہ نہین ترک کیا اونکو [illegible] اونکو ایسا [illegible] اِنَّ [illegible] [illegible] اَلشُّھَدَاءُ [illegible] [illegible] اول یہ کہ [illegible] ارواح شہیدونکی قبض کی [illegible] الثانی اِنَّ [illegible] [illegible] الشُّھَدَاءِ [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] کو غسل دیا گیا [illegible] کے اوس کو [illegible] کو غسل نہین دیا [illegible] انا [illegible] وَالشُّھَدَاءُ [illegible] [illegible] [illegible] کو کفن دیا [illegible] کہ شہیدون کے [illegible] شہید ہے [illegible] [illegible] وَالشُّھَدَاءُ [illegible]

بالموتیٰ بل یقال احیاءٌ + چوتھے یہ کہ نام ہوتا ہے پیغمبرون کا مردہ اور اسیطرح مجکو بھی کہ کہا جاتا ہے
رحلت فرمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور شہیدون کو مردہ نکہنا چاہیے بلکہ زندہ کہنا چاہیے والخامس
انّ الانبیاء یشفعون یوم القیامۃ وانا کذالک والشہداء یشفعون کل یوم ویوم القیامۃ
پانچوین یہ کہ بالتحقیق شفاعت کرینگے انبیا روز قیامت کو اور اسیطرح ہم بھی اور شفاعت کرینگے شہدا
ہر روز اور روز قیامت کو بھی اللہ اللہ کیا درجہ اعلیٰ رب العلیٰ نے شہیدون کو عطا فرمایا کہ کسی نبی نے
نہین پایا یہ نعمت پہلے خاندان رسالت کے حصے مین آئی اول سب سے حضرت امیر حمزہ نے شہادت پائی
پھر صحابہ کبار اس رتبے سے سرفراز ہوے اور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ شیر خدا اس نعمت سے
سرخرو ہو کر ممتاز ہوے شربت شہادت بحکم سقاھم ربھم شرابا طہورا اعدا کے ہاتھ سے
نوش فرمایا انا اعطیناک الکوثر کا رتبہ پایا خاندان نبی اولاد علی معرکہ کربلا مین خلعت شہادت سے
ممتاز ہوے اس رتبے سے سرفراز ہوے پہلے حسن مجتبےٰ کا جگر دوپارہ ہوا پھر شہید کربلا پر ظلم دوبارہ ہوا
اور اکثر ائمہ معصومین نے مصداق لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون + راہ خدا مین
جان دی کونین کی سلطنت لی یہ صحیح روایت ہے مختصر حکایت ہے کہ جناب شیر خدا کے اٹھارہ فرزند تھے بعضون
نے چودہ لکھے ہر ایک محبت الٰہی مین سرشار راہ خدا مین نثار خصوصًا حضرت محمد حنیفہ و حضرت عباس رضی اللہ
عنہم عاشق زار شہید کربلا تھے جان سے فدا تھے حضرت عباس نے علمداری کا رتبہ پایا منافقون کو جہنم مین
پہنچایا جب بحر کوثر کی لہر آئی سقاے سکینہ بنکر اس بہشتی نے فرات پر شہادت پائی حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہ کو بڑا الم ہوا خیمۂ اقدس مین سخت ماتم ہوا حضرت بار بار کمر پکڑ کر آہ سرد بھر کر فرماتے تھے کہ عباسؓ میری کمر
توڑ گئے تنہائی مین منہ موڑ گئے پھر بعد معرکہ کربلا مختار نے محمد حنیفہ کی نیابت مین کیا کیا کام کیا خون حسین کا
انتقام لیا قصہ بسکہ طول و طویل ہے کتب تواریخ مین بالتفصیل ہے ثمرہ اس نیت پسندیدہ کا یہ ہویدا ہوا کہ سالار مسعود
سا آفتاب صاحب اولاد محمد حنیفہ سے پیدا ہوا لکھا ہے محمد حنیفہ کو حضرت علی مرتضیٰ نے علم ظاہری و باطنی و فن
جہاد تلقین فرمایا اور ایک خرقہ مع استر و دلدل و ذوالفقار دیکر جانشین فرمایا اور بعض روایات مین آیا کہ حضرت
امام حسین علیہ الرحمۃ نے بھی ایک خرقہ خلافت کا عنایت فرمایا سب فضائل محمد حنیفہ کے کتب معتبرہ مین مسطور ہین
اور بڑے فرزند آپ کے عبد المنان چھوٹے عبد الفتاح مشہور ہین عبد الفتاح کی اولاد خواجہ احمد گیسو دراز
پیرو مرشد اہل ترک شاہ ولایت ترکستان ہین اور سالار مسعود کے جد امجد اس سلسلہ مین عبد المنان ہین کہ
سالار مسعود سالار ساہو بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی کے فرزند ہین اور
یہ عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبد المنان بن محمد حنیفہ بن اسد اللہ الغالب رحمۃ اللہ علیہم

اکے دلبند ہین سالار مسعود غازی نے بارھوین پشت مین جلوہ فرمایا خرقہ ارادت و خلافت و ورثہ شہادت آبا و اجداد سے درجہ بدرجہ پایا سبحان اللہ ایسے بلند ہمت صاحب جرأت راہ خدا کے جانباز عاشقان الٰہی مین ممتاز علی مرتضیٰ کی اولاد کے سوا کہان پیدا ہوتے ہین یہ حوصلے خاندان نبوی سے ہویدا ہوتے ہین یہ دو جہان کی نعمت پروردگار عالم نے بعد ائمۂ اطہار کے سالار مسعود غازی کو عطا فرمائی کہ راہ خدا مین جان دیکر شہادت پائی آج تک جو خاصان خدا مین اوس در کے گدا ہین ہر روز تازہ کرامت کا ظہور ہے مزار شریف پر نور پر حاجتمند مرادین پاتے ہین حاجت روا ے عالم کہلاتے ہین ستر علی (بالا) ماجدہ سالار مسعود ہین خواہر سلطان محمود ہین

بیان ابتداے آمد اہل اسلام کا ہندوستان مین بالاجمال اور کچھ پٹھانون کا حال

صاحب تاریخ فرشتہ نے تحریر فرمایا کہ جب معاویہ بن ابی سفیان کا زمانہ آیا انھون نے ۴۴ سنہ ہجری مین زیاد بن امیہ کو بصرہ و خراسان دیا اوسی سال عبد الرحمان بن شمر نے بحکم زیاد کابل فتح کیا اوسی زمانے مین ایک امیر نامی عرب مہلب بن ابی صفرہ نے حوالی مرو سے کابل و زابل ہو کر ہندوستان مین آ کر دس بارہ ہزار لونڈی و غلام پائے چند عرصے مین بہت ہندی ایمان لائے جب ۵۳ سنہ ہجری مین زیاد بن امیہ نے عارضہ طاعون مین وفات پائی اور ۶۰ سنہ ہجری مین یزید بن معاویہ کی نوبت آئی اوسنے ۶۲ سنہ ہجری مین سلم بن زیاد کو خراسان و سیستان کا سپہ سالار کیا اور مہلب بن ابی صفرہ کو انکی ہمراہی کا حکم دیا سلم نے اپنی چھوٹے بھائی یزید بن زیاد کو سیستان کا حاکم کیا اور ابو عبد اللہ بن زیاد کو حاکم کابل نے قید کر لیا فوج عرب نے کابل کو گھیر کر شکست کھائی پھر جب باجازت سلم کے طلحہ عرف طلحۃ الطلحات بن عبد اللہ بن حنیف خزاعی نے پانچ لاکھ دینار دیے تب ابو عبد اللہ نے قید سے رہائی پائی اور سلم نے طلحہ کو امارت سیستان کی دی فوج غور و بادغیش روانہ کابل کی ہوئے جو تقیل سے کابلیون کو مطیع کر کے خالد بن عبد اللہ کو کہ بعضے نسل خالد بن ولید سے اور بعضے اولاد ابو جہل سے لکھتے ہین کابل دیا جب خالد بن عبد اللہ حاکم کابل نے معزول ہو کر اپنا رستہ لیا حاکم تازہ کے خوف سے عراق عرب کی راہ دشوار گذار دیکھکر درمیان ملتان و پشاور کے کوہ سلیمان پر مسکن بنایا اور اپنی دختر کا ایک افغان مسلمان رئیس جوار سے نکاح کر کے نیا رشتہ لگایا اوس سے دو فرزند ایک لودی دوسرا سور بڑے نامی پیدا ہوے طائفہ افغان سور و لودی اوسکی اولاد سے ہویدا ہوے اور صاحب مطلع الانوار کا یہ کلام ہے کہ افغان قبطیہ اولاد فرعون کا نام ہے واقعی یہ قوم اولاد سلاطین اولو العزم عالی خاندان ہے آثار شجاعت و ریاست و نشان سلطنت خاندانی ہر چہرے سے عیان ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام انکو زیر کر کے راہ پر لائے بہت قبطی دین موسیٰ مین آئے اور ایک جماعت کثیر نے خدائی فرعون کے قائل ہو

دین معہودی قبول نکیا ہندوستان کا رستہ لیا کوہ سلیمان پر مسکن بنائے افغان کہلائے جب ابرہا نے
جہاں نزدیک و دور کو ہمراہ لیا کعبہ کا قصد کیا افغان بھی جو ایمان نہیں لائے تھے اوسکے ساتھ کعبہ مین جاکر
سزایاب ہوئے پھر افغانان کابل زراعت کرکے مالک اسپ و گوسفند و مال و اسباب ہوئے اور اہل اسلام
سے کہ ہمراہ محمد قاسم کے سندھ سے ملتان مین آکر رہے تھے اون سے موافقت ہوئی ۱۴۳ھ ہجری مین جب
انکی اولاد کی کثرت ہوئی مواضع معمورہ ہندوستان مثل کرماچ و پشاور پر قبضہ پایا پھر کوئی سردار راجہ لاہور خویش
راجہ اجمیر کی طرف سے ہزار سوار لیکر مقابلے پر آیا جب یہ سوار کام آئے راجہ لاہور نے دو ہزار سوار پانچ ہزار پیادے
اپنے بھتیجے کے ہمراہ بھیجے اسوقت یہان اہل اسلام خلج و غور و کابل سے چار ہزار فوج مسلمانون کی مدد کو لائے پانچ
مہینے مین ستر لڑائی لڑکے بیشتر مسلمان غالب آئے جاڑے کے موسم مین لڑائی موقوف رہی دم لیا
گرمی مین راجہ لاہور کے بھتیجے نے پھر میدان گرم کیا یہان اہل کابل و خلج بہ تعداد ہمراہ ہوئے درمیان کرماچ و پشاور
کے رزم خواہ ہوئے ابتدائے برسات مین ہندی بخوف سیلاب و سردی کے بلا فتح و شکست لاہور چلے آئے
اور کابلیون اور خلجیون نے بھی اپنے ملک کو قدم بڑھائے جب راہ مین رہی وقت استفسار حال مسلمانان کوہستان کا
زبان پر لاتے تھے اہل فوج مانع ہوکر کہتے کہ کوہستان افغانستان کہکر حال سناتے تھے اسوجہ سے مسکن انکا افغانستان ہوا اور یہ قوم افغان کہلائی اور
وجہ تسمیہ پٹھان کی تاریخ فرشتہ سے تحقیق مین آئی کہ جب اہل اسلام ہمراہی سلاطین نے پٹنہ مین مسکن بنائے بوجہ سکونت پٹنہ کے پٹھان کہلائے
اوسی زمانے مین راجہ لاہور اور جہال کھکر سے بگڑ گئی اول کھکرون نے بوجہ قرب و جوار کے پھر راجہ لاہور نے
افغانان اہل اسلام سے صلح و موافقت کی افغانان اسلام نے کوہستان پشاور پر قلعہ بناکر خیبر نام کیا اور ولایت
بوجہ صعوبت بہ زحمت ملوک سامانیہ سے اپنی حدود کا انتظام کیا جب غزنین مین الپتگین بادشاہ ہوا اور تگین
سالار شاہ لمغان و ملتان مین رزم خواہ ہوا افغانون نے عاجز ہوکر جیپال راجہ پنجاب کی مدد پائی اسنے سردی
مین مقابلے کی طاقت نپائی ... راجہ ... شیخ حمید کو کہ افغانون مین ہوشیار تھا صاحب اقتدار تھا
وزیر کیا شیخ حمید نے ولایت لمغان اور ملتان کے رئیسون کو امیر کیا ... موضع ... عملہ بٹھایا افغانون کو
صاحب ملک و مال بنایا بعد فوت الپتگین و ابواسحاق فرزند کے سبکتگین کو سلطنت غزنین کی ہاتھ آئی
شیخ حمید نے ... صلح کرکے بیعت جمائی سبکتگین نے ملک جیپال کا فتح کیا شیخ حمید کو ملتان دیا
بعد سلطان محمود نے خلاف عہد و پیمان سبکتگین کے ... وزیر کے مطیع اپنا کیا ... کردیا

حسب نسب سلطان محمود بن سبکتگین کا بیان ہے اور سلطان کے حملات ہند کی خلاصہ داستان ہے

تاریخ منہاج السراج و جہان آرا و قول فرشتہ سے سلطان محمود بن سبکتگین بن جوقان بن قزل حکم بن قزل ارسلان

بن قرابانان بن فیروز بن یزدجرد بن شیرویہ بن فرویز خسرو بن ہرمز بن کسریٰ ہین اور تاریخ محمودی و روضۃ الشہدا
کے خاتمے کی دوسری فصل تفصیل اولاد امام حسن مین سید حسنی الحسینی نسل یحیےٰ بن ادریس بن عبد اللہ محض بن
حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ لکھے ہین اور بعض مورخون نے سبکتگین کو غلام ترکی نژاد لکھکر مختصر کیا تفصیل حسب و نسب کو
بوجہ اختلاف و طول کے اوڑا دیا اور وجہ اختلاف کی یہ پائی کہ جب اولاد کسریٰ پر تباہی آئی سلاطین حکام
اسلام سے خوف کھا کر جان بچا کر جلا وطن ہوے حسب و نسب چھپا کر مفلسی کے صدمے اوٹھا کر گرفتار
رنج و محن ہوے چنانچہ تاریخ منہاج السراج جرجانی مین لکھا ہے یہ خلاصہ اوسکا ہے کہ عہد حضرت عثمان بن عفان
مین ولایت مرو و پاسیا مین جب یزدجرد قتل ہوکر فوج نے شکست کھائی اوسکی اولاد ترکستان مین آئی ترکون سے
وصلت کر کے صاحب اولاد ہوے ترک کہلائے وہین آباد ہوے عہد عبد الملک مین نصر حاجی تاجر سبکتگین
کو ماوراء النہر حدود ترکستان سے بخارا مین لایا اوسے الپتگین موالی ملوک سامانیہ حاجب مطیع عبد الملک نے
خرید فرمایا اور بعضون نے پدر سبکتگین کا بانقلاب زمانہ بچپن مین مغلون کی قید مین پھنس جانا اور الپتگین والی
آل سامان کا سبکتگین خرید فرمانا تحریر فرمایا مگر راقم نے کسی محقق معتبر سے اس روایت ثانی ضعیف کا نشان نہین پایا مختصر
الپتگین نے بعد تعلیم ایک سال کے آثار شرافت و فہم و فراست سبکتگین مین پاکر امیر الامراے لشکر و وکیل مطلق
کیا بعد عرصے کے امیر نوح حاکم بخارا نے سبکتگین کو امیر ناصر الدین اور سلطان محمود کو امیر الامرا کر کے سیف الدولہ
خطاب دیا جب الپتگین نے بعد عبد الملک کے منصور بن عبد الملک سے منحرف ہوکر غزنین مین پندرہ سال
سلطنت کر کے ۳۶۵ھ ہجری مین قضا کی اور ابو الاسحاق اوسکے خلف نے بھی ۳۶۷ھ ہجری مین دو سال
سلطنت کر کے ملک بقا کی راہ لی ارکین دولت نے سبکتگین کو لائق سلطنت کے پایا الپتگین کی دختر
سے عقد کر کے تخت غزنین پر بٹھایا سبکتگین نے ہند مین چند بار جہاد فرمایا خطبہ و سکہ اپنا چلایا شعبان
۳۸۷ھ ہجری مین چھپن برس کی عمر مین بیس سال سلطنت کر کے موضع ترمذ حدود بلخ مین دنیا سے رحلت
فرمائی لاش غزنین آئی سلطان محمود جو بطن خاص رئیسہ زابل سے خلف اکبر اولو العزم مشہور تھے وارد نیشاپور
تھے امیر اسمٰعیل چھوٹے بھائی ہمراہ تھے ولیعہد شاہ تھے اور صاحب سیر المتاخرین و ہفت اقلیم نے خلاف
تاریخ فرشتہ کے سلطان محمود کو چھوٹا اور امیر اسمٰعیل کو بڑا بھائی تحریر کیا باقی حال مطابق لکھدیا جب امیر
اسمٰعیل نے بلخ مین جلوس فرمایا انتظام مین فتور آیا اہل لشکر خود سر ہوکر مزے اوڑانے لگے بے خطر ہوکر
خزانہ لٹانے لگے یہ حال سلطان محمود کی سماعت مین آیا امیر اسمٰعیل کو تحریر فرمایا کہ ملک بلخ و خراسان
مفتوحہ ہمارا تمکو غزنین ہین مگر امیر اسمٰعیل نے منظور نکیا میدان لیا سلطان اوسی سال ۳۸۸ھ ہجری مین مجبوری
لڑکے بعد فتح بھائی کو قید کر کے غزنین مین تخت نشین ہوے بعد چار ماہ کے وارث ملک سبکتگین ہوے

لقب سلطان کا سرنام اپنے ایجاد کیا شرع اسلام کو رواج دیا یہ بادشاہ بڑا اولوالعزم رعیت پرور زبردست تھا
فقیر دوست علما پرست تھا اسراف فضول سے نفرت تھی پرورش علما و فقرا کی عادت تھی تعمیر مساجد و مدارس میں بنا
صرف کثیر تھا مسافران بیت اللہ کا دستگیر تھا ہر سال چار لاکھ درم کا شرفاے غریب اہل ہنر کے واسطے
تنخواہ کے سوا لنگر جاری تھا الا حسن صورت ظاہری سے عاری تھا میانہ بالا خوش اندام آبلہ رو مگر نیک طالع خوش
ہمت و شجاعت و عشق جانبازی مین طاق جہاد اکبر و اصغر مین شہرہ آفاق اول سال جلوس مین ملک ماوراء النہر
بعد ملکات روم و ایران و توران و زنگبار و ملتان قبضے مین لایا اور اطراف دیار و امصار مین اپنا ڈنکا بجایا ہر ملک
مین بحکم جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جہاد کرکے شرع نبوی کو رواج دیا منکرین سے جزیہ شاہان نامدار سے خراج لیا
مگر خلیفہ بغداد کی امداد و اطاعت کرکے خلعت و خطاب پاتے رہے تحائف نذر بھجواتے رہے شعر

عجب بادشہ تھا کہ پیدا نہیں ۔ سکندر کو دارا کو تاب نہیں
قسم کھایئے ایسے اقبال کی ۔ سواری پیادہ نکی تھی پالکی

ہند مین بارہ حملے کرکے ظلمت کفر کی مٹائی اسلام کی قندیل جلائی اور صاحب شرائف عثمانی بلگرامی نے
کتاب صبح صادق سے سترہ حملوں کی سند پائی مگر تفصیل تحریر نفرمائی چنانچہ آٹھ حملوں کا یہ انتخاب ہے
باقی چار کا حال بھی درج کتاب ہے اول حملہ شوال ۳۹۱ھ ہجری مین سلطان نے دس بارہ ہزار سوار سے
راجہ جیپال والی لاہور و پشاور پر دھاوا کیا آٹھوین محرم ۳۹۲ھ ہجری مین قید کر لیا راجہ نے خراج گذاری کا
اقرار کرکے رہائی پائی مگر دوبار شکست کھا کر غیرت آئی اوس زمانے مین حکام ہند جب اہل اسلام سے
دوبار شکست کھاتے تھے خود آگ مین کود کر جلجاتے تھے جیپال نے اول ناصر الدین سبکتگین بعد
سلطان محمود سے شکست کھا کر حسب رسم اوس زمانے کے انندپال خلف اپنے کو اپنی حکومت پر بٹھا کر
خود آگ مین جلکر جان دی سلطان نے قلعہ بہٹنڈہ مقبوضہ راجہ بیٹیالہ کو سر کرکے غزنین کی راہ لی پھر ۳۹۳ھ
ہجری مین سیستان آئے حنیف کو غزنین مین پکڑ لائے دوسرے حملے ۳۹۵ھ ہجری مین راو
راجہ بہاطنہ و بھٹیا کو جو عہد سبکتگین سے منحرف تھا زیر کیا دو سو ہاتھی اور خزانہ لیا تیسرے حملے
۳۹۶ھ ہجری مین ابوالفتح داود بن نصیر بن شیخ حمید حاکم ملتان و انندپال والی لاہور کو بوجہ مدد دہی
حاکم ملتان کے سزا دی بیس ہزار درم سرخ خراج سالانہ لیکر ایلک خان کو شکست دیکر غزنین کی راہ لی
چوتھے حملے ۳۹۹ھ ہجری موسم بہار مین بوجہ بغاوت و امداد ابوالفتح اودہی کے انندپال سے
مع راجہ اوجین و گوالیار و کالنجر و دہلی و اجمیر مددگاران انندپال کے بمقابلہ جماعت کثیر پنجاب مین لڑکر
بعد فتح نگرکوٹ پر جہاد کرکے بتون کو توڑا خزانہ جو عہد راجہ بھیم سے جمع ہو رہا تھا لیکر غزنین کو منہ موڑا
پانچوین حملے ۴۰۱ھ ہجری مین محمد بن سوری حاکم غور ملحد کو دوپہر لڑکر قید کیا اوسنے زہر کھا لیا

پھر غزنین ہوکر ملتان سے ابوالفتح داؤد بن نصیر بن شیخ حمید کو پکڑ کر قلعہ غور مین قید فرمایا پیک اجل نے
اونکی جان لیکر قید ہستی سے چھوڑایا چھٹے حملے ۶ سنہ ۴۰۲ ہجری مین تھانیسر کے تبخانہ جگ سوم کو توڑا
اور قیدی و خزانہ لیکر وطن کو منہ موڑا ساتوین حملے ۷ سنہ ۴۰۴ ہجری مین قلعہ نندونہ واقع کوہ بالناتھ
سے حاکم لاہور کو درۂ کشمیر تک بھگا کر دس درہ تک اپنا عملہ بٹھایا اور بہت ہندو مسلمان کرکے مال غنیمت لایا
آٹھوین حملے ۸ سنہ ۴۰۶ ہجری مین قلعہ لوہ کوٹ کا محاصرہ کیا جاڑون مین مصلحتاً چھوڑ دیا غزنین کو معاودت
فرمائی راہ کی سردی اور پانی مین بہت فوج کام آئی نوین حملے ۹ سنہ ۴۰۹ ہجری مین قنوج دسوین حملے
۱۰ سنہ ۴۱۲ ہجری مین لاہور گیارھوین حملے ۱۱ سنہ ۴۱۳ ہجری مین نندا والی کالنجر بارھوین حملے ۱۲
سنہ ۴۱۵ ہجری مین سومنات فتح فرمایا ذکر مختصر ان حملون کا مقامات مناسب پر اس کتاب مین آیا اور اکثر مورخین
نے بالاتفاق سلطان محمود کو بڑا اولوالعزم و مجاہد و شجاع و عادل و زبردست پابند شرع فقیر دوست علما پرست
قدردان اہل ہنر و سپاہ لکھکر حریص و طامع و زر دوست بھی مع حکایات شائستہ درج کتب کیا مگر تعمیر مساجد
و مدارس و وقف محتاجان و نذر فقرا و علما مین صرف بھاری لنگر جاری لکھدیا چنانچہ یہ حکایت زیارت حضرت
شیخ ابوالحسن خرقانی کی تشرع و خداپرستی و عدالت سلطان کی گواہ ہے آیندہ اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کی ملاقات کا اور حاصل ہونا خرقۂ تبرکات کا

تاریخ بنای گیتی مین تحریر ہے کہ سلطان کو مہم خراسان مین حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کی ملازمت کا خیال آیا مگر
کار دنیوی کے زمرے مین زیارت کو جانا خلاف ادب سمجھکر تامل فرمایا خراسان سے معاودت کی ہند کی
راہ لی بعد فراغ چار حملے جہاد ہند کے جب غزنین آئے احرام زیارت شیخ کا باندھکر خرقان مین تشریف
لائے ارکین دولت نے حاضر ہوکر سلطان کے شوق زیارت سے حضرت کو آگاہ کیا حضرت نے ملاقات
سے انکار کرکے جواب صاف دیا امرا نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی
الْاَمْرِ مِنْكُمْ پڑھ سنایا حضرت نے فرمایا مین اَطِیْعُوا اللّٰهَ مین ایسا مصروف بدل ہون کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
سے خجل ہون پھر اُولِی الْاَمْرِ کسی کہتے ہین سلطان کہان رہتے ہین سلطان نے یہ سنکر امتحاناً اپنا جامہ
شاہانہ ایاز سے بدلکر دس لونڈیون کو لباس مردانہ پہنایا اور ہمراہ شیخ کے خدمت مین لایا حضرت نے جنبش
تک نکی تعظیم بھی ندی بلکہ ایاز کی طرف سے منہ پھیر لیا سلطان کے جانب رخ کیا سلطان نے کہا حضرت نے
بادشاہ کی تعظیم کو بوریہ سے جنبش نفرمائی ہمکو صاف بوی ریا آئی حضرت نے فرمایا واقعی اب ایک سے
گیارہ ہوئے اور آپ ملاکر بارہ ہوے یہ سب انتہا کا ریا ہے کہ رنڈیون کو مرد غلام کو بادشاہ کیا ہے نامحرمکو

باہر بٹھائیے تنہا تشریف لائیے پھر سلطان نے تنہا بارگاہ مین آکر کچھہ ذکر حضرت بایزید کا کیا شیخ نے یہ قول
حضرت بایزید کا سنا دیا کہ جسنے ہماری زیارت کی ہے شقاوت سے بری ہے سلطان نے کہا جب ابوجہل و
ابولہب نبی کے دیکھنے والے شقاوت سے بری نہون مین تصدیق اس قول کی کیونکر کرون حضرت نے
فرمایا توبہ کرو آداب ولایت کو ہاتھہ سے نہ دو زیارت رسول خدا کی مہاجرین و انصار نے کی یا بعض اصحاب
اخیار نے کی قولہ تعالی وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ سلطان نے کہا مجھے نصیحتاً کچھہ ارشاد
ہو فرمایا چار کام اختیار کرو اول نماز با جماعت اور پرہیزگاری اور سخاوت چوتھے خلق اللہ پر شفقت
سلطان نے عرض کی بندہ دعا کا خواہان ہے فرمایا ہر پنجگانے مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
ورد زبان ہے سلطان نے کہا دعاے خاص ہمارا شاد فرمایا عاقبت محمود باد سلطان نے زر و جواہر پیش کیا
حضرت نے پارۂ نان خشک سلطان کو دیا سلطان نے بشکل چاب کر کھایا سنہ بنایا حضرت نے فرمایا تمہاری حلق
مین روٹی کا پھندا پڑتا ہے زر و جواہر سخت تر ہے اول دھات دوسرے پتھر ہے زیادہ گرتا ہے مینے اسکو عرصے
سے طلاق دی ہے لیجائیے وقت محتاجان فرمائیے پھر سلطان نے پیراہن تبرک لیا جسکے ذریعے دعا کرکے سومنات
فتح کیا اب شیخ نے وقت رخصت کے تعظیم دی سلطان نے اوس بے التفاتی اور اس تعظیم کی وجہ پوچھی
فرمایا جب تمنے ہمارا امتحان کیا ہمنے جواب ترکی بہ ترکی دیا اور جامع الحکایات مین تحریر ہے کہ جب سلطان نے مہم
خراسان کی چھوڑ کر غزنین سے حضرت کی خدمت مین آنا بیان کیا حضرت نے فرمایا مرحبا تمنے غزنین سے میری
ملاقات کو قدم بخرقان کیا خلقت خدا بیت اللہ سے تمہاری زیارت کو آویگی مراد پاویگی

چار شتر سوار مرسلہ مظفر خان کا اجمیر سے سلطان پاس فریادی آنا سلطان کا سالار ساہو کو امداد پر مامور فرمانا

بعد چار حملون کے جب سلطان نے غزنین آکر سنہ ۴۰۰ھ ہجری مین مال غنیمت ہند سے ایک میدان وسیع مین
آراستہ کیا جشن عظیم ترتیب دیا اوسی عرصہ لغایت سنہ ۴۰۰ھ ہجری مین چار شتر سوار ہندی مسلمان الغیاث گویان حاضر
آئے آستان بوس ہو کر زبان پر لائے کہ براے خدا دادرسی فرمائیے مسلمانون کی جان بچائیے ہند
مین تلاطم اور بلوہ ہے مسلمانون پر نرغہ ہے پہلے سلطان ابوالحسن نے ہرمز کو قتل کیا مظفر خان صاحب ہرمز
کو گھیر لیا چاہا کہ ہلاک کرے قصہ پاک کرے مظفر خان مع اہل و عیال چند سال سے قلعہ اجمیر مین مسکن گزین
ہے اب راے بھیرون و راے سوم کرن چوالیس ہزار سوارون کو لیکر بر سر کین ہے عداوت اسلام سے قلعہ گھیر لیا
مظفر خان کو تنگ کیا سلطان نے مستغیثون کو اطمینان سے شاد فرمایا خواجہ احمد بن حسن میمندی وزیر

ہم مکتب برادر رضاعی اپنے کو طلب کر کے ارشاد فرمایا کہ علماے ہند نے کس بادشاہ کا نام درج خطبہ ہند کیا ہندیون نے جواب دیا بعد حمد خدا و نعت مصطفےٰ کے ذکر آل و اصحاب پر خطبہ تمام ہی اگر حضرت جہاد فرمائین تو درج خطبہ سلطان کا نام ہی مصرع ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند + سلطان نے بمشورہ وزیر روشن ضمیران خوش تدبیر سالار ساہو کو مرد میدان پایا سالار لشکر بنایا پھر چند امراے ذی اعتبار اور سات ہزار سوار اور خاص کمر کی تلوار اور خنجر آبدار اور نو گھوڑے عراقی صبا رفتار دیگر پہلوان لشکر خطاب فرمایا اور سب پر حسب لیاقت ہر ایک کو مرحمت کر کے نشیب و فراز سمجھایا کہ دیکھنا کوئی بات سالار ساہو کو ناگوار نہو باہم کسیطرحکی تکرار نہو اسمین کارخانہ بگڑ جائگا انتظام جنگ مین فتور آئیگا تم سب بھائی سالار ساہو کو میر افراج دان و خیر خواہ جاننا اور بجاے میرے بادشاہ جاننا

جاؤ خدا یار ہی رسول اوسکا مددگار ہی

قطعۂ تاریخ روانگی

حکم سے سلطان غازی حضرت محمود کے	بہر امداد مظفر خان محبوس بلا
حضرت سالار ساہو ہند کو راہی ہوے	یہ عنایت نے لکھی تاریخ سلطان مرحبا

اب سالار ساہو اجمیر کو تشریف لاتے ہین مظفر خان کی امداد فرماتے ہین پھر لشکر غیب و حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کر کے فتح ہند و اولادکی بشارت پانا اور بعد معرکہ اجمیر مخدرہ عظمیٰ ستر معلی کا غزنین سے آنا

سالار ساہو سلطان کے ہمراہ غزنین سے قندھار آئے پھر نوین ذیحجہ ۴۰۵؁ھ ہجری کو لشکر جرار اور وہی چار شتر سوار لیکر ٹھٹھہ کی راہ سے اجمیر تشریف لائے راہ مین تین منزل برابر مردان لشکر غیب قراولان لشکر کے سامنے عیان ہوے اور بشارت فتح ہند و سلطانی و تولد فرزند نرینہ کی دیکر نظرون سے نہان ہوگئے پہلے روز پیران معبر نیک خو پھر جوانان خوش رو لباس شہدا سے بے سر زیر بغل سوار نظر آئے اور بہ نگاہ استفساریہ زبان پر لائے کہ ہم شہداے دشت کربلا لشکر حسین علیہ السلام ہین سر لشکر ہمارے شہید امجد محمد بلخی اور بادشاہ سالار مسعود محبوب رب الانام ہین گو ہنوز رحم مادر مین نہین آئے مگر ہمارے افسر ہین سالار ساہو کے بیٹے ہین اور پہلے روز جو پیران معبر دیکھے وہ مردان مصاف ہین منتظم مصاف ہین ایک طرف بحکم تقدیر گھوڑون کو روگردان کر کے پیچھے بھگاتے ہین دوسری جانب مدد کر کے فتح عطا فرماتے ہین اس گفتگو مین تھے کہ سالار ساہو قریب آئے بہ تعظیم سالار مسعود زمین بوس ہو کر

آداب بجا لائے پھر بشارت فتح ہند و تولد فرزند کی دیکر نہان ہوے سالار ساہو سجدہ شکر کا ادا کرکے
آگے روان ہوے اجمیر سے تین منزل کے فاصلے پر لب دریا مقام کیا شتر سوارون کو حکم دیا تم آگے
بڑھ جاؤ مظفر خان کو ہماری خبر پہونچاؤ اودھر شتر سوار مظفر خان پاس آئے یہان مقربان بارگاہ یہ خبر لائے
کہ یہان سے قریب لب دریا زیر کوہ ایک ولی اللہ کا مقام ہے مگر نہ پہچانا کہ خضر علیہ السلام آپ ہی کا نام ہے
سالار ساہو نے زیر کوہ آکر حضرت خضر سے ملاقات کی حضرت نے یہ بشارت دی کہ بیا ابو المسعود برگزیدۂ
بارگاہ معبود اس معرکہ مین دو نعمت عظمے خدا تمکو عطا فرمائیگا جس سے قیامت تک نام روشن رہجائے گا
ایک فرزند نرینہ باسعادت صاحب ولایت عاشق سبحان دوسرے فتح ہندوستان ظلمت کفر ہند تمھارے
نور بصر کی روشنی سے دور ہو گی خلقت خدا کی مسرور ہو گی تا حشر حاجت روائے زمانہ ہوگا باب مقصد خلائق
آستانہ ہوگا سلطان الشہدا کہلائیگا جو کوئی منت مانیگا وہی پائیگا مسعود نام ہے سالار لشکر اسلام ہے اب یہ تونبی لیکر وضو کرکے
شکر الوضو ادا کرو پھر دو رکعت نفل یونہی رضا کرو ہر رکعت مین بعد فاتحہ گیارہ بار اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ
تا آخر پڑھکر ختم نماز کیجے پھر سجدہ بدرگاہ مجیب الدعوات بے نیاز کیجیے سجدے مین سات بار سُبُّوْحٌ
قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ پڑھو پھر تین بار درود پڑھکر خدا سے مراد چاہو فورًا قبول
ہوگی تمنا حصول ہو گی بعد اس درخت کے نیچے جاؤ جو میوہ ہاتھ لگے توڑ لاؤ اوسے بحفاظت رکھ لو
ضائع ہونے نہ دو جب آپ کے مخدرۂ علیا تشریف لائین نصف نصف آپ اور وہ کھائین یہ نخل مراد
کھلاتا ہے بار تمنا لاتا ہے سالار ساہو حضرت خضر کا حکم بجا لائے میوہ لیکر خوش خوش خیمے مین آئے اوسوقت سے
ایک حالت وجدانی دلپر ساعت بساعت زیادہ پاتے تھے ملہمان غیب نئی نئی بشارت سناتے تھے جس امر کا خیال آتا تھا فورًا
مہیا ہو جاتا تھا یہ حال تاریخ محمودی مین مفصل مسطور ہے اور اکثر کتب مین یہ مذکور ہے کہ تولد عیسے علیہ السلام مین
حضرت مریم پہ جو کیفیت طاری تھی وہی حالت سالار ساہو پر ساری تھی جس شجر بے ثمر کے نیچے حضرت مریم تشریف
لیجاتی تھین وہ نگون ہوتا تھا آپ میوہ توڑکر کھاتی تھین غرضکہ مظفر خان نے جب خبر آمد سالار ساہو کی پائی
جان تازہ آئی شاد ہوکر شادیانے بجانے مخالف گھبرائے سمجھے کہ لشکر سلطان محمود کا آیا باہم یہ مشورہ
قرار پایا کہ قلعے کا محاصرہ چھوڑکر سات فرسنگ کے فاصلے پر پرہ جماؤ کوہ گوگھرا کی آڑ مین مورچہ لگاؤ جب
مظفر خان و سالار ساہو یکجا ہو جائینگے ہم مقابلے پر آئینگے ورنہ ایک طرف سے مظفر خان دوسری جانب سے
لشکر سلطان گھیرکر قتل کرے گا زندہ جانے نہ دیگا القصہ لشکر مخالف پہلے ہی نقارے مین فرار ہوا مظفر خان
سالار ساہو کے استقبال کو سوار ہوا باہم ملاقات ہوئی تواضع و مدارات ہوئی مظفر خان نے عرض کی
حضور قلعے مین آرام فرمائین حسب مرضی انتظام فرمائین بندہ مع اہل و عیال باہر مسکن بنائیگا مگر ہر وقت

حاضر حضور رہکر ارشاد عالی بجا لائیگا پہلوان لشکر نے ہنسکر فرمایا یہ اچھا فقرہ آپ نے سنایا مین آپ کا مددگار ہون یا ریاست کا طلبگار ہون یہ وہی مثل ہے مصرع طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت + تمھاری تکلیف ہمکو منظور نہین اپنا یہ دستور نہین آپ قلعے سے باہر نجائیے مجھے دوسرا مقام بتائیے پس سالار ساہو نے لب حوض بھکھیر پر قیام فرمایا معبد مخالفین پر خیمہ جمایا چند روز مقام کیا پھر بصلاح مظفر خان رزم کا انتظام کیا دو روز عجب جانبازی ہنگامہ پردازی رہی دیکھی سنی تیسرے روز جب خسرو زرین کلاہ یکہ تاز میدان رزمگاہ قلعۂ شرق سے نمودار ہوا اور ہندوی شب کو با فوج کواکب اوسکے دبدبۂ آمد سے فرار ہوا

شعر

علم صبح کا کھلا پرچم | فوج تارون کی ہوگئی درہم
ہندوی شب نے پشت کو پھیرا | خسرو مہر کا ہوا دیرا

پہلوان لشکر نماز صبح کے بعد میدان مین آیا سرداران نامدار سے فرمایا آج معرکہ جان سوز ہے فتح کا روز ہے میمنہ میسرہ ساقہ کمین گاہ سے فوج کو چست کرو لشکر کو ہتھیارون سے درست کرو پھر بیلدار نکلے جھاڑی کاٹی زمین ناہموار جابجا پاٹی کہین جھانکی لگا کر پرہ جمایا علمہاے سرخ و سبز کا جلوہ دکھایا نقیبون نے رجز خوانی کی بہادرون کی تازہ جوانی کی ہزارہا یلان نامدار رستم کردار ثانی اسفندیار ذی رتبہ سردار اپنا اپنا غول لیے علحدہ کھڑے تھے تیور پر بل پڑے تھے ہر ایک شربت شہادت کا طلبگار تھا باہم یہ قول و قرار تھا کہ آج وہ کام کرو ایسا نام کرو جسمین سام و نریمان کی قبر مین زلزلہ آئے رستم و اسفندیار کا کلیجہ تھرائے گو بہرام گو شق ہو مریخ کا رنگ فق ہو آتش مخالف پر ترغہ کرو ایک ایک کو دیکھ لو ایک طرف پہلوان لشکر خود خسروانہ بر سر دلایتی کمر مین جوش شجاعت جگر مین نیزہ اژدہا پیکر ہات مین کفار کی گھات مین اسپ صرصر کردار پر سوار گرد امرائے نامدار قطار قطار خود و بکتر زرہ چار آینہ سے درست فن سپہ گری مین چست + شعر

یلان غرق آہن ز سر تا بپا | چو صورت کہ گیرد در آئینہ جا
آقزلباش چون مردم چشم یار | ہمہ نیزہ داران ابلق سوا

میدان مین تشریف لائے ایک اونچے ٹیکرے پر پرے جمائے اس عرصے مین فوج کفر کی ظلمت چھائی کالی وردی نظر آئی لاکھون پیادہ و سوار وہ نابکار میدان مین لائے لشکر اسلام کے مقابلے مین پرے جمائے +

کعبہ ادھر تھا جلوہ نما اور ادھر کنشت | دوزخ ادھر تھا اور ادھر گلشن بہشت
کھیتی ادھر کرم کی ادھر تھے ستم کے کشت | یان کار نیک ہوتے تھے وان فعلہای زشت
شیطان ادھر تھا اور ادھر کردگار تھا
میدان مین مقابلۂ نور و نار تھا

فوج مخالف مین ادبار کی نشانی تھی عجب پریشانی تھی کسیکا گھوڑا ارجل ستارہ پیشانی تھا کسیکا چہرہ زعفرانی تھا کوئی کہنہ لنگ پر سوار کسیکا لنگڑا راہوار کسیکی کمر مین تلوار چھڑی تھی کسیکے ہاتھ مین رام سر کی چھڑی تھی خود و بکتر عجب انداز کا تھا زرہ چار آئینہ ساز و سینگڑا اپنے ساز کا بجا اور اوسکی سجاوٹ کا یہ رنگ تھا جس سے مسکون کا دل تنگ تھا شعر

زرہ پوش بودند یکسر تمام | چو زاغی کہ پیچیدہ باشد بدام
فرو ماندہ اسپان جولان ہمہ | چو اسپان شطرنج بیجان ہمہ

ہارنے کے شگون پر ہر ہر کرتے آئے لشکر اسلام کو دیکھکر کلیجے تھرائے کسیکے دل مین خوف سما گیا کسیکو غش آگیا کوئی کہتا تھا اگر ہم جان بچاکر آبرو ڈوبا کر اسوقت بھاگ نکلے او سپر بھی جان کی خیر نظر نہین آتی ہی روح سلب ہوئی جاتی ہی کوئی چلایا ہمین بے کھائے رات بھر دست آئے دھوتی خراب ہی جا رہی پیشاب ہی یہان ہم کیا بنا لیتے ہین جہاڑ جنگل ہوکر بستر پر جاتے ہین کوئی گانجے کا دم لگاکر آنکھین چڑھاکر ترنگ مین آیا منہ بناکر زبان پر لایا اجی ہمکو بھی کل سے زکام ہی ہمارا یہان کیا کام ہی آؤ بیٹھو دیا کرو دم لو تماکو ملو گانجے کی چلم لو دادا کو جنگل پھر آنے دو ہمکو بھی ساتھ لیتے چلو نہین تو راہ مین ترک اکیلا پائینگے کڑے کردھنی اور بازو بند چھین لینگے کسی نے کہا صعوبت سفر سے ہم تو تھک گئے ہین آبلے پاؤن کے پک گئے ہین جگہ جگہ کے پانی پینے سے اعضا شکنی ہی جان پر بنی ہی فصل کے تداخل سے بخار طاری ہی آج لرزے کی باری ہی درد سر جدا ہی نزلے کی آمد ہی کوئی برہمن بچہ بے ریشہ بولا ہمارا پوتھی بچار کر ساعت بتانا کام ہی پنڈت تو مین نام ہی راجہ بابو آو بھگت سے بلاتے ہین لٹھی کلی کا ہار ہی بھگت کہلاتے ہین تمام عمر کبھی نہین ماری ہی اب زندگی سے جی عاری ہی جونکین لگانے مین سوئی گڑ جانے مین چاندنی کے حوالے ہوکر بھنگ کا استعمال کرتے تھے فصد کی صورت سے ڈرتے تھے خون تو خون شہاب دیکھکر غش آتے تھے نشتر کے نام سے مرے جاتے تھے اب ہتیا پڑے کی دھرم جائیگا زیست پر بھی حرف آئیگا واہ ری مردی کسیکی جان لیکر ہتھیار سے اپنی جان کھونا اگر اسی جان جوکھون مردم آزاری کا مردی نام ہی تو ہم درگذرے ہمارا سلام ہی ہم ایسے روزگار سے کنارہ کرینگے بھیک مانگ کھانا گوارا کرینگے حلوا پوری کچوری بنا پینگے بھبوت لگا لینگے پوتھی بچار کھائینگے لڈو پیڑے کی عوض چٹنی اچار کھائینگے آبرو کو جان کے صدقے کرینگے گئے کی موت تو نہ مرینگے فوج مخالف مین تو یہ تلاطم مچا تھا جو اس سر برہمن بچا تھا کہ ایکبار پہلوان لشکر نے بیت

بغرمود تا خش رازین کنند ٭ دم اندر دم نای زرین کنند ٭

غازیون نے رکابون مین پانون دیا ہاتھ مین برچھا لیا ڈاڑھیان دانتون مین دبائین سوچھین چڑھا کر آسن دبا کر باگین اوٹھائین تلوارین علم کرکے قضای مبرم کیطرح جا پڑے ایسے لڑے کہ گاؤ زمین تھرائی تھی بزبان تیغ سے اقتلوا کی صدا آتی تھی اذا زلزلت کا

زلزلنا الفنا کا وقت آیا ترک فلک نے سپر آفتاب سے منہ چھپایا برق تیغ ابر سپر سے سرون کے اولے برساتی تھی موت دوڑکر گلے کا ہار ہوجاتی تھی بیدین خون مین نہاتے تھے بے موت مرے جاتے تھے ایکدم مین لاشون کے انبار ہوئے برق شمشیر سے جلکر ناری فی النار ہوئے آخر آئی بگڑ گئی بھاگ پڑی گئی راجہ بھیرون وسوم کرن میدان سے کافور ہوئے گھاٹیون مین محصور ہوئے پھر تو جسکا منہ جدھر پھرا فرار ہوا آوارہ دشت ادبار ہوا غازیون نے چند فرسنگ پیچھا کرکے بھگا دیا بہت سردارون کو گرفتار کیا نقارہ فتح کا بجایا مال غنیمت بیحد ہاتھ آیا شہیدونکو زیر خاک کیا اونکے ماتم مین گریبان چاک کیا فاتحہ خیر کا پڑھکے آگے بڑھکے ڈیرہ غنیم پر مقام کیا رات کو آرام کیا صبح اجمیر کو سعادت فرمائی برابر در قلعہ مسجد بنوائی سلطان محمود کا نام خطبہ مین درج فرمایا گو سکہ چلایا اکثر دیہات غیر مقبوضہ مظفر خان پر اپنا عملہ مامور کیا ہر مقام سے باج وخراج لیا بعد تسلط کامل سہار کیا دفتح کی عرضداشت بحضور سلطان غیور روانہ فرمائی اودھر غنیم نے بھاگ کر والی قنوج کی پناہ مین جان بچائی بادشاہ نوید فتح سے شاد ہوا اسپ وخلعت وجاگیر پہلوان لشکر کو امداد ہوا اور فرمان قضا جریان بدستخط خاص عطائے ریاست ہند مین تحریر کیا خاتمہ پر یہ بھی لکھدیا کہ راے جیپال والی قنوج کو سمجھاؤ ہماری اطاعت پر لاؤ اگر مطیع الاسلام ہوجاے چھوڑ دو اور ہوائیان اور لڑائے اطلاع کرو کہ یہ معرکہ ہمنے اپنے ذمے لیا پھر حضرت معلےٰ کو مع فرمان روانہ کیا

ظہور نور ولایت سالار مسعود اور آمد سلطان محمود حاکم کاہلیر کو پست کرنا متھرا کا بندوبست کرنا پھر قنوج فتح کرکے تاج بخشی فرمانا اور متمردان اطراف کی گوشمالی کرتے ہوئے غزنین تشریف لیجانا

آٹھوین شوال ۴۰۴ھ ہجری کو جناب مخدرہ عظمیٰ حضرت ستر معلےٰ نے اجمیر کو پرنور فرمایا سالار ساہو نے وہی میوہ عطاے خضر نصف نصف باہم کھایا نوین شب کو نور مسعود صلب پدر سے منتقل ہوکر رحم مادر مین آیا اکیسوین رجب ۴۰۵ھ ہجری مین یکشنبہ صبح صادق کو عالم منور فرمایا حسن یوسفی نمک ابراہیمی نور محمدی جبین انور سے عیان تھا چہرۂ منور سے آفتاب ولایت تابان تھا

بیت جبین سے دبدبۂ حیدری نمایان تھا | تمام چہرۂ پرنور مہر تابان تھا

قطعۂ تاریخ تولد سالار مسعود

ہوا تا بندہ طالعِ مسعود | خاک مین کفر کے ملے خاکے
سال ہجری لکھا عنایت نے | قبلہ وکعبۂ دین ودنیا کے

۴۰۵

ایضاً

ہوے پیدا جو سید سالار | سر اعداے دین ہوا قربان
ای عنایت لکھو یہ ہجری سال | قبلۂ دین وکعبۂ ایمان

۴۰۵

ایضاً

مہر مسعود جب ہوا تابان	ہوگیا عرش و فرش نورانی	لکھی تاریخ یہ عنایت نے	قطب عالم حبیب سبحانی

پہلوان لشکر نے تین شبانہ روز جشن طرب فرمایا تمام بازار و شہر اجمیر کو رشک خلد بنایا فقرا و محتاج کو زر و جواہر مرحمت کیا افسران فوج کو خلعت فاخرہ دیا پھر منجمون سے زائچہ کھچوایا منجم تیرا ہوا یا ہر ایک اپنے علوم کی رو سے یہ عرض پیرا ہوا کہ اول ساعت آفتاب سعد اکبر مین یہ مہر سپہر ولایت پیدا ہوا مشرق سے مغرب تک تا حشر نام روشن رہیگا ایک عالم مقبول خدا سالار غازی کہیگا سرکشان جہان فرمانبردار ہون گے یہ ہند کے تاجدار ہونگے گیارہوین سال وزیر سلطان کو عناد ہوگا سومنات پر فساد ہوگا پھر وہ ملک جو کسی بادشاہ اسلام کے قبضے مین نہ آیا ہے فتح فرمائیگا سکہ شرع نبوی کا چلائے گا یہ حال تاریخ محمودی مین مفصل تحریر کیا یہان مختصر لکھدیا الحاصل پہلوان لشکر یہ سنکر شاد ہوا منجمون کو خلعت و انعام امداد ہوا پھر تولد فرزند کی عرضداشت و چند تحائف ہندی نذر خدمت سلطان کے قاصد روان کیے سلطان نہایت شاد ہوا قاصدون کو خلعت و انعام امداد ہوا اور پہلوان لشکر و ستر معلے و سالار مسعود کے واسطے لباس گران بہا طیار کیا فرمان بھی بدستخط خاص لکھدیا کہ ریاست ہند کی آپ کو مبارک ہو سالار مسعود کے نام سمجھو اور والی قنوج کو مکرر سمجھا کر اطاعت اسلام پر راضی کرو ورنہ ہمکو اطلاع دو کہ ہم خود قدم رنجہ فرمائینگے ایک نظر فرزند مسعود کو بھی دیکھ جائینگے اس عنایات سلطانی سے خواجہ احمد وزیر جلتا تھا گرگٹ کی طرح سے بلا کر رنگ بدلتا تھا غرضکہ جب فرمان سلطانی پہلوان لشکر کے پاس آیا سالار ساہو نے مضمون پند والی قنوج کو تحریر فرمایا کچھ سمجھایا کچھ ڈرایا مگر وہ ناہنجار جاہ و حشمت پر مغرور تھا اپنے نزدیک دور تھا راہ پر نہ آیا بلکہ آمادہ پیکار ہوکر مرتدان نواحی اجمیر کو اپنے ملک مین لبایا سالار ساہو نے جب حجت ختم کی سلطان کو اطلاع دی سلطان مع لشکر جرار اجمیر مین تشریف لائے سالار ساہو و مظفر خان استقبال کو آئے افسران نے نذر دی فوج نے سلامی لی سلطان کو مشاہدہ جمال جہان آرای سالار مسعود نے شاد کیا زر و جواہر بادشاہ نے امداد کیا قلعہ اجمیر مین سالار مسعود سے دل بہلاتے تھے حمد الٰہی فرماتے تھے پھر سالار ساہو و مظفر خان کو مقدمہ لشکر فرمایا اور متھرا مین آکر معبد کفار نواحی اوس جوار کو مسخر فرمایا وہان سے والی قنوج پر دھاوا کیا بھگادیا یہ معرکہ صاحب روضۃ الصفا نے مفصل لکھا ہے یہ خلاصہ اوسکا ہے کہ جب سلطان محمود نے مہم خوارزم کو تمام کیا چار ماہ جاڑون پھر قلعہ بست و سکنا بادین مقام کیا موسم بہار مین ہند کو کوچ کیا قنوج کا راستہ لیا لاکھ سوار اور بیس ہزار پیادے مطیع الاسلام اقصی بلاد ترکستان و ما وراء النہر و خراسان سے ہمراہ سلطان ہوے قنوج کو روان ہوے اور اکثر مورخین کی تحریر ہے مگر ضعیف تقریر ہے کہ قنوج پر سوای گستاسپ پدر اسفندیار کے کسی بادشاہ ولایت نے فتح نہین پائی یہ غلطی مولانای نظامی نے سکندر نامے مین اٹھائی کہ سکندر نے

قنوج کو فتح فرمایا دختر والی قنوج کو ہمراہ لایا مگر اہل اسلام مین اوس زمانے تک سواے سلطان محمود کے سو کوہ
مسافت اور سات دریاے پر آفت طے کرکے کوئی بادشاہ قنوج مین نہین آیا غرضکہ سلطان نے جب نواح
کشمیر مین ورود فرمایا جو حاکم تھا نذر لایا اوسے مقدمۃ لشکر بنایا اور جسنے سر اوٹھایا ہنر کو پہنچایا ملک اوسکا تاراج فرمایا
پھر ایک مقام سعید منہو دیر آیا جسے صاحب روضۃ الصفا نے بے نام ونشان تحریر کیا مگر صاحب تاریخ فرشتہ
ومرات مسعودی نے متھرا لکھا یا سلطان نے کثرت نفاست عمارات کی دیکھکر ایک نامہ اشراف غزنین
کو جو متھرا سے تحریر فرمایا اوسمین ذکر عمارات متھرا بشرح وبسط آیا عمارات عجیب وغریب مکان ہزار بتخانہ
بشمار سنگ رخام ومرمر کے نظر آئے اور پانچ بت کلان طلائی مرصع پائے دو یاقوت گران بہا آنکھون
مین جڑے تھے جو کھڑے تھے ایک یاقوت چارسو مثقال کا پایا اور چار ہزار چارسو مثقال سونا
ہاتھ آیا اور چھوٹے چھوٹے صدہا بت سونے کے بتخانون مین بت کھڑے تھے جواہر گران بہا
جڑے تھے سلطان نے بتخانون کو جلایا قنوج کو کوچ فرمایا راہ مین فوج کو چھوڑ دیا خود مع چند عماید قنوج کا
راستہ لیا اسپر بھی والی قنوج آمد سلطان سے خانہ بدوش ہوا بھاگ کر روپوش ہوا سلطان نے راہ مین
جو قلعہ پایا فتح فرمایا اٹھارہوین شعبان سنہ ۴۰۹ ہجری مین قنوج تشریف لائے لب دریاے سات سے قلعے
بارفعت وشان ہمسر آسمان پائے دس ہزار بتخانے تین سو سال کے پورانے نظر آئے قلعہ دار گھبرائے
دروازہ بند کرکے آمادہ پیکار ہوے ایکدن مین سب فرار ہوے جیپال بھی قلعہ تہ خانہ مین مع ہمراہیون
بھاگ گرفتار ہوا اور بحکم سلطان جلاوطن ہوکر آوارہ دشت پرخار ہوا غرضکہ بہت جوان طرفین کے کام آئے
زندہ غنیمت لائے اور بعضون نے لکھاہے کہ سلطان نے ہزار بتخانے اونیز تاریخ بنا تین ہزار سال قبل کی لکھی
ہوئی تھی پائے وہان سے راے چندپال پر دھاوا کیا بھگا دیا یہ راجہ بڑا سرکش زبردست تھا والی قنوج مقدم ملوک
ہند کا حوصلہ پست تھا سلطان نے لوٹ مار کر قلعہ کا انتظام فرمایا بہت مال ہاتھ آیا پھر قلعہ راے چندراے کیطرف
لشکر بڑھایا وہ بھی بھاگتا نظر آیا لشکر نے تین شبانہ روز پیچھا کیا جو اکٹھا مار لیا تین لاکھ دینار اور جنگی ہاتھی ہتھیار
سوای مال ومتاع وجواہرات کے ہاتھ آئے لشکریون نے لونڈی غلام پائے اسی سفر مین جب شہر کالنجر
معروف کا سیر واقع دامن کوہ حوالی کشمیر مین ورود لشکر شاہ ہوا راے گلچند والی کالنجر منحرف ہوکر تباہ ہوا
سلطان نے بڑی جانفشانی سے اوسکو مع پچاس ہزار مشرک کے قعر جہنم جھکایا ملک جیجو کو فرمانروا بنایا بعضون
کا قول ہے کہ ملک جیجو سے انتزاع ریاست کی ملک محمود کو وہان کی حکومت دی پھر
دارالسلطنت مین تشریف لایا جامع مسجد ومدرسہ عالیشان بنایا ہر علم کا کتب خانہ مہیا کیا عالمون کو تعلیم کا حکم
دیا تاریخ محمودی مین تحریر ہے کہ جب سلطان بعد مہم ہند غزنین کو روان ہوے سالار ساہو ہمراہی کے خواہان

ہوئے حکم ہوا کہ ملک ہند درحقیقت آپ نے فتح کیا ہے ہمنے یہ ملک آپ کو دیا پھر خلعت گران بہا مع اٹھارہ
گھوڑے عراقی پہلوان لشکر کو امداد کر کے لاہور سے ہند کو رخصت کیا مظفر خان کو بھی خلعت فاخرہ دیکر ہمراہ
کر دیا سالار ساہو نے مدبران خوش تدبیر کو واسطے دادرسی رعایا کے ملک قدیم وجدید مین مامور فرمایا
اور راے جیپال کو باقرار اطاعت اسلام کچھہ خراج مقرر کر کے حاکم قنوج بدستور فرمایا اور خود بدولت
اجمیر مین قیام کیا ملک کا انتظام کیا یہ صاحب مرات مسعودی و روضۃ الصفا و صبح صادق کا بیان ہے
مگر راے جیپال و جیندراے کے نام کے سوا ملک کا کسی کتاب مین نہ نام ہے نہ نشان ہے اور تاریخ فرشتہ مین
اول نام والی کالنجر دوالی قنوج و سنہ ہجری مین اختلاف پایا پھر بعد معرکہ قنوج رزم متھرا و والی مہاون وغیرہ
کا اسطرح ذکر آیا کہ **نوین حملہ** سنہ ۴۰۹ھ ہجری مین سلطان بافوج مذکورہ بالا کشمیر ہوکر سیدھے قنوج آئے
کورہ نامی والی قنوج مع زن و فرزند نذر لائے اور صاحب حبیب السیر نے والی قنوج کے مسلمان ہونیکی سند پائی
بہرحال سلطان نے تاج بخشی فرمائی اور مددہی سے مطمئن فرما کر تین روز کے بعد راجہ ہردت والی میرٹھ پر
جہاد فرمایا اہل قلعہ نے دس ہزار درم قیمتی دو لاکھہ پچاس ہزار روپیہ کے اور تیس ہاتھی پیش کر کے ملک بچایا
پھر سلطان نے راجہ گلچند والی مہابن واقع کنار دریاے جمن پر چڑھائی کی اوسنے ہاتھی پر سوار ہو کر دریا پار
کی راہ لی فوج نے پیچھا کیا اسی پار گھیر لیا اوسنے خنجر سے پہلے اپنے زن و فرزند کا سر اوتارا پھر اپنا پیٹ
مارا سلطان نے بہت نقد و جنس اور اسی ہاتھی پائے پھر والی دہلی کے ملک مین آکر متھرا جاے ولادت
کرشن کے مندر جلائے یہان مکان سنگین ہزار مندر بیشمار عجیب و غریب نظر آئے پانچ بت طلائی مرصع
یاقوت چشم پائے سلطان یہ عمارات دیکھکر حیرت مین آیا اور اشراف غزنین کو ایک نامہ اس مضمون کا تحریر
فرمایا کہ اس شہر متھرا مین ایسے مکانات ہزار اور مندر بیشمار اکثر سنگ رخام و مرمر کے دیکھے کہ اگر کوئی حوصلہ
کرے تاہم بصرف صد ہزار دینار و چار صد اوستادان کامل العیار سے دو سو سال مین بھی نہ بنوا سکے غزنین
مین اشتہار دو کہ جو اوستاد کامل العیار ہو اور مثل عمارت متھرا کے دو ایک سال مین عمارت بنائے گا
سواے اجرت کے سو ہزار دینار سرخ انعام پائیگا المختصر صدہا بتون کو توڑ کر تین ہزار آدمیونکو قید کرکے اٹھانوے
ہزار تین سو مثقال سونا پایا بعد مقام بیس روز کے سو اونٹ پر لدوا کر کوچ فرمایا آگے بڑھکے کنارے دریاے
جمنہ مندر کلان چار ہزار سال کے توڑ کر سات قلعے گرد نواح کا بندوبست کیا پھر قلعہ منج کو جو اصل
منجبور تھا کثرت استعمال سے منجور ہوکر اب مندور مشہور ہے پندرہ روز مین فتح کر لیا وہان سے راے چندپال
و چندراے کو شکست دی اور پچاس ہزار لونڈی غلام اور تین سو ہاتھی سواے مال غنیمت و تحائف ہندی
کے لیکر غزنین کی راہ لی چنانچہ ایک ہاتھی راے چندراے کا ہند مین نمودار تھا اور سلطان بصرف کثیر اوسکا طلبگار تھا

وہی ہاتھی رات کو چھوٹ کر اردوی سلطان مین خداداد آیا اقبال محمود فیل محمود سمجھکر کھینچ لایا سلطان نے اوسکا خداداد نام رکھا پھر غزنین آکر مساجد و مدارس و خانقاہ بنواکر ایسے سجوائے اور وہ اہتمام کیا کہ ظریفون نے عروس خلک مسجد کا نام کیا اور دو تحفہ ہندی ایک پتھر جسکا دھویا پانی زخم کاری کو بھر لاتا تھا دوسرا جانور بصورت قمری جو زہر آلودہ کھانا مکان مین رکھنے سے مضطرب ہو کر بے اختیار اشک بہاتا تھا سنہ ۴۰۹ ہجری مین نذر خلیفہ القادر باللہ مع فتح نامہ روانہ بغداد فرمایا پھر احماد بن علی قرامطہ قزاق راہ بیت الحرام کو عدم کا راستہ بتایا العلم عند اللہ

دسوین حملہ سنہ ۴۱۰ ہجری مین جب راجہ نندا والی کالنجر ملک بندیل کھنڈ نے نبیرہ جیپال والی پنجاب کو لیکر بعداوت اطاعت اسلام کے راجہ قنوج پر چڑھائی کی مگر بعد قتل راجہ کورا کے سلطان نے پہونچکر اول نبیرۂ جیپال کو شکست دی پھر سلطان کالنجر مین تشریف لائے کثرت فوج نندا سے گھبرائے شب کو فتح کی دعا کی نندا نے شبا شب بھاگ کر راہ لی سلطان پانسو ہاتھی غزنین مین لائے اور اہل قرات و ناردین نے سرحد ہند و ترکستان مین بت پرستی کے رنگ جمائے سلطان نے بڑی فوج سنگ تراش و لوہار ہمراہ لیجاکر قیرات کو فتح کیا اور حاجب علی بن ارسلان حاجب نے بحکم سلطان ناردین کو دیکھ لیا بتخانے کو توڑکر چالیس ہزار سال کا ایک پتھر منقش کندہ کیا ہوا پایا پھر سلطان نے وہان قلعہ بنواکر علی بن سلجوقی کو کوتوال بناکر خزانہ اور بردی لیکر کوچ فرمایا اور قلعہ لوہ کوٹ حوالی کشمیر کو ایک ماہ تک سنہ ۴۱۲ ہجری مین محاصرہ کرکے بطور سابق سنہ ۴۰۶ ہجری کے بے فتح چھوڑ دیا **گیارھوین حملہ** سنہ ۴۱۳ ہجری مین جیپال ثانی جانشین انندپال والی لاہور کو اجمیر تک بھگا دیا ولایت لاہور و پنجاب مین بندوبست کرکے خطبہ و سکہ اپنا جاری کیا اور خاص لاہور مین چھاونی اہل اسلام کی بنیاد قائم کی سابق نہ تھی پھر نندا والی کالنجر پر یورش کیا مگر راہ مین قلعہ گوالیار کو گھیر لیا راجہ نے پینتیس ہاتھی نذر کرکے اپنا ملک بچایا پھر سلطان کالنجر مین آیا نندا تین سو ہاتھی نذر لایا اور ایک شعر ہندی تصنیف کرکے صفت سلطان مین سنایا سلطان نے اوسکے انعام مین پندرہ قلعہ مع قلعہ کالنجر کے نندا کو مرحمت فرمائے اوسنے جواہرات گران بہا نذر بھجوائے ❊

سالار مسعود کا مکتب مین جانا اور بعد فراغ علوم ظاہری عبادت معبود مین دل لگانا

لکھا ہے کہ جب سالار مسعود کا چار سال چار ماہ چار دن کا سن آیا بسم اللہ کا دن آیا سالار ساہو فرزند ارجمند کو حضرت سید ابراہیم پاس لائے شکرانہ بسم اللہ مین چار گھوڑے مع زر و جواہر نذر فرمائے اور کافۂ گدای محتاجان زر و جواہر سے بھر دیا ہر غریب کو امیر کردیا اللہ تعالے نے اپنے حبیب کے صدقے سے سالار مسعود کو نعمت الٰہی سے سرفراز فرمایا نو برس کی عمر مین علوم صوری و معنوی سے ممتاز فرمایا دس برس کے

سن مین عبادت معبود کا شوق ہوا شب بیداری کا ذوق ہوا آب ہر روز پہر دن چڑھے نماز چاشت و درود و تلاوت قرآن سے فرصت پانا دیوان عام مین تشریف لانا دو پہر تک درویشان باکمال اہل باطن صاحب حال وقال سے لطف اوٹھانا کچھہ خود حاصل کرنا کچھہ اونکو سکھانا بعد پند ونصایح وعظ سناکر راہ سلوک بتاکر جب ہمراہ سبکے خاصہ تناول فرماتے تھے پھر محلسرا مین قیلولی کو جاتے تھے بعد نماز ظہر دیوان عام مین تشریف لاتے تھے افسران فوج وشاہزادگان ہمعمر سے ملاقات فرماتے تھے کبھی سیر وشکار کو تشریف لیجاتے گاہ شغل نیزہ بازی وتیر اندازی وگوی چوگان مین شام تک دل بہلاتے طریق جہاد اکبر واصغر مین سب بے نظیر تھے نہایت خوش تقریر تھے اکثر اصطلاحات روزمرہ ہر قسم کے نصیح وبلیغ ایسے زبان مبارک سے ادا ہوتے تھے کہ حاضرین حیرت مین مبتلا ہوتے تھے بلند ہمتی مین سب فخر حاتم کہتے تھے جو سامنے آئے انعام سے محروم نرہتے تھے اسپ وجواہر وخلعت وشمشیر وخنجر حسب لیاقت ایسا عنایت ہوتا تھا کہ ایک مدت تک اونکے روزمرہ کو کفایت ہوتا تھا ہمیشہ باوضو رہتے تھے اکثر نماز نفل مین قبلہ رو رہتے تھے جائے نشست ظاہر وباطن پاکیزہ وصاف جامہای نفیس وشفاف عطر وخوشبو کا نہایت شوق تھا پان کا بہت ذوق تھا چند ہزار جوان فرشتہ صورت خوش مزاج ماہ طلعت صاحب تاج زرین کلاہ خیرخواہ باپوشاک نفیس عطر لگائے پان کھائے حاضر رہتے تھے دیکھنے والے درود پڑھکر یہ کہتے تھے کہ اللہ اللہ محفل سالار مسعود نمونہ قدرت خدا ہی ہر جلیس یوسف لقا ہی بعد ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جمال محمدی آپ کے چہرۂ انور سے نمودار تھا افسوس ہی کہ منکران سیہ دل کو آپکی ولایت سے انکار تھا

سالار ساہو کا کاہیلر مین آنا متمردان اوس نواح کو سزا پونہچایا

مورخان صداقت رقم کی تقریر ہی اور محرران واسطی قلم کی تحریر ہی کہ جب پہلوان لشکر کو دس برس مین انتظام ہند سے اطمینان ہوا خراج آنے لگا داد ودہش کا سامان ہوا اوسی عرصے مین سلطان محمود متوجہ خراسان ہوے اور متمردان دامن کوہ کاہیلر کی بربادی کے خواہان ہوے ناظم کاہیلر نے عرضداشت روانہ کی سب کیفیت لکھدی شاہ کیوان بارگاہ نے فوراً فرمان قضا توامان اس مضمون کا پہلوان لشکر کو تحریر فرمایا سانڈنی سوار دوڑایا کہ بھائی نصف لشکر اجمیر مین چھوڑو اور نصف فوج سے کاہیلر کو منہ موڑو یہان کے اشرار زر دار روپیہ کے زور سے جامے مین نہین سماتے ہین ہر بار نیا رنگ لاکر بل کھاکر اینٹھے جاتے ہین انکو اپنے مال وزر پر غرور ہی گوشمالی ضرور ہی ہم مہم خراسان سے مجبور ہین کاہیلر سے دور ہین ورنہ خود دیکھ لیتے تمکو تکلیف نہ دیتے بمجرد ورود فرمان خدیوگیہان سالار ساہو نے میر سید ابراہیم ومظفر خان اور امیران خوش تدبیر

کو سالار مسعود کی خدمت مین چھوڑا اور خود بدولت نصف فوج سے کاہیلر کو منہ موڑا ہر چند کہ سالار ساہو نے اپنی روانگی مین عجلت کی مگر سرکشون نے ناظم کاہیلر کو فرصت ندی فوج بیشمار سے گھیر لیا کاہیلر کو تاراج کیا ناظم کاہیلر نہایت تنگ ہوا قلعہ بند ہوکر آمادہ جنگ ہوا مخالفین نے تمام شہر کو لوٹ مار کر اپنے گھرون کا رستہ لیا پہلے ان لشکر نے راہ مین گھیر کر مقابلہ کیا پھر عجب عجب جانبازی ہنگامہ پردازی کی لڑائی رہی زور آزمائی رہی کہ چرخ گردان جسکو دیکھکر آج تک چکراتا ہی نیر اعظم باین رفعت سر شام سے غرفہ مغرب مین منہ چھپاتا ہی شام کو لشکر اسلام نے فتح پائی تیرہ بختون نے شکست کھائی چند ہزار ناری جہنم واصل ہوئے چالیس ہزار سردار سے زیادہ محبس مین داخل ہوے اللہ اللہ اس جرات کو دیکھا چاہیے کہ ہنوز راہ تمام کرکے منزل پر نہ آنے تھے نہ کہین کمر کھولکر ستائے تھے نہ ہاتھ منہ دھونے پائے تھے اوسی طرح کسے کسائے تھے راہ مین مقابلہ ہوا اور یہ معاملہ ہوا فتح کرتے ہوے کاہیلر مین داخل ہوے ناظم کاہیلر کے مقاصد دلی حاصل ہوے فتحنامہ سلطان پاس آیا سلطان نے اوسکے انعام مین فرمان معافی کاہیلر کا سوا جاگیر کے واسطے مسکن کے بدستخط خاص تحریر فرمایا

سالار مسعود کا حسب الطلب سالار ساہو کے مع جناب ستر معلی کے کاہیلر مین آنا قصبہ راول مین مقام فرمانا پھر شیوکن اور شبنو زمیندار خواجہ احمد بن حسن میمندی کے سالے کا مٹھائی پرزہر لانا سالار مسعود کا تصرف ولایت سے پہچان جانا اور سیدم شہر کو تاراج کرکے دشمن کو قید فرمانا سلطان محمود پاس لانا

لکھا ہی کہ جب سالار ساہو نے مفسدان کاہیلر کو بھگایا سلطان نے یہ ملک بھی عنایت فرمایا سالار ساہو نے فوراً سالار مسعود کو مع مخدرہ عظمی جناب ستر معلے کے اجمیر سے طلب کیا سلطان الشہدا نے دوسرے روز چند ہزار سوار و ندیمان خوش کردار ہمراہ لیکر مع جناب ستر معلے کے کاہیلر کا رستہ لیا راہ مین شکار کھیلتے صعوبت سفر جھیلتے راول مین تشریف لائے شیوکن اور شبنو خواجہ احمد وزیر کے سالے از راہ بندے رشتہ والے حاضر آئے نذر دیکر دست بستہ عرض کیا غریب خانہ مین تشریف لائیے بندہ نوازی فرمائیے غلامون کی دعوت قبول ہو تمنائے دل حصول ہو سلطان الشہدا نے وزیر کی بدنہادی سے انکار کیا جواب صاف دیا شیوکن نے عرض کیا خدمتگارون کو حکم ہو جائے دعوت خام مطبخ مین آئے یہ بھی منظور نہ فرمایا باہر شہر کے خیمہ جمایا صبح کوچ کے وقت شیوکن دومن مٹھائی قسم اون مین زہر ملا کر لایا دسترخوان

حاضر کے واسطے تیار کر بنایا حضرت نے باورچیخانے مین بھیجدی کول نامی داروغہ مطبخ سے تاکید کی کہ کوئی
نہ کھائے ہمارے ساتھ جائے پھر شیوکن کو خلعت سروپا عنایت کر کے رخصت فرمایا اور خود بدولت نے
دوسری منزل پر ڈیرہ جمایا ملا نیکبخت سے وہی مٹھائی منگائی جب کتے کو کھلائی فوراً مرگیا زہر کام کر گیا
سلطان الشہدا نے جانثاران لشکر سے فرمایا کہ دیکھا ہمکو اس مردک نے نادان بنایا سترمعلے نے بڑا ملال کیا
راہ خدا مین صدقہ دیا رات کو آرام کیا صبح وہین مقام کیا اور چند ہزار سوار نوجوان فرشتہ کردار خوش بیان
لیکر شکار کھیلنے نواح راول مین تشریف لائے کچھ جاسوس شیوکن کی خبر کو مامور فرمائے جاسوسون نے یہ خبر
پونہچائی کہ شیوکن نے ابھی غسل سے فراغت پائی اب بتخانے مین پوجا کرتا ہے تیسرے دن برپا تھا گرتا ہے اگر اسیطح
خیز جائیگا شکار زبون کی صورت باندہ لائیگا حضرت نے فوراً بتخانے کا محاصرہ کیا شیوکن نے بجرات تمام مقابلہ
کیا پھر تو خوب کشت خون ہوا چرخ نیلگون پر شفق پھولی حال زبون ہوا مجاہدان جان فروش جانہ بدوش نے
ہزارون کو اول منزل پونہچایا خود جنت مین ڈیرا جمایا لشکر غنیم فرار ہوا شیوکن مع زن وبچہ گرفتار ہوا سلطان الشہدا
نے شہر کے تاراج کا حکم دیا خود مع قیدی پڑاو کا راستہ لیا دس برس کے سن مین اول ہی فتح پائی پہلی جرات کھائی
حضرت سترمعلے نے اول فتح کا نذر خدا صدقہ دیا سلطان الشہدا نے ہمراہیون کو خلعت وجواہر عنایت کیا دوسرے
روز واقع مفصل سلطان محمود کو تحریر کیا خود کاہیلے کا راستہ لیا ادہر نراین نام شیوکن کا بھائی لڑائی سے
بھاگ کر بہنوئی پاس آیا رو پیٹ کر اپنا حال سلطان کو سنایا کہ سالار مسعود نے بے قصور ہمارا شہر اور گھر لوٹ لیا میرے
بھائی شیوکن کو مع زن وبچہ قید کیا سلطان کو حیرت نے لیا کہ قاصد نے نامہ مسعود دیا اوسیوقت سلطان نے
بدستخط خاص اس مضمون کا فرمان تحریر فرمایا کہ یہان تمھاری تحریر کے پہلے نراین آیا اوسنے سچ مین جھوٹ ملایا
اپنا مطلب جمایا پھر تمھارا خط آیا ہمنے ملاحظہ فرمایا اوسکا لفافہ کھل گیا وہ نالائق پلید نظر مین تل گیا اب تم شیوکن کو
مع زن وبچہ بقید سخت جب ہمراہ لاؤگے اور حال زبانی ہمکو سناؤگے ہم آپنے روبرو سزایاب کرینگے نمکحرام
کو بہت خراب کرینگے اس تحریر سے خواجہ احمد کو رنج بے شمار ہوا نفاق مخفی آشکار ہوا قصہ مختصر راہ مین سلطان الشہدا
نے فرمان شاہی پایا ملاحظہ فرمایا یہان سالار ساہو شوق دیدار فرزند یوسف جمال سے یعقوب وار بیقرار ہوے
ایک کوس کے فاصلے سے استقبال کو سوار ہوے سلطان الشہدا کو راہ مین لیا حضرت نے تسلیمات
کر کے قدم پر سر رکھدیا سالار ساہو نے گلے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا اوسی روز ولیعہد کیا سالار مسعود
نے راہ کی سرگذشت بیان کی شیوکن کی کور نمکی عیان کی باتین کرتے دولتسرا مین تشریف لائے ارکان دولت
حاضر آئے حضور حسن نامی رئیس عراقی گھوڑے آہو جست کے سوار نے ملازمت حاصل کی نذر دی جسکی نگاہ جمال
جہان آرا پر پڑی آنکھ لڑی بندہ بیدام ہوا حلقہ بگوش غلام ہوا ہر ایک کو حیرت سے سکتا تھا ایک دوسرے کا

نہ تکتا تھا آپس مین یہ کہتے تھے کہ نیر اعظم چرخ چہارم سے زمین پر آیا یا قدرت الٰہی نے جلوہ دکھایا چہرۂ انور پر قدرت خدا کا ظہور تھا مہر رخسار سے عالم پر نور تھا ظاہر بین ششدر رہتے تھے اس سے بیخبر تھے **بیت**

آن بادشاہ عالم دربستہ بود محکم * پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بر در آمد * پیچ ہیچ ساکنان عالم سفلی یہ بصارت کہان سے لائین جو تجلیات عالم علوی کے متحمل ہو جائین **بیت**

مرد می باید کہ باشد شہ شناس * تا شناسد شاہ را در ہر لباس * سلطان الشہدا ہدایت مخلوق کے واسطے والدین کی تسکین کو ظاہر اعالم کثرت مین رہتے تھے مگر باطنًا عالم بے نشان مین غرق قلزم وحدت مین رہتے تھے رتبۂ حضوری حاصل تھا فیض الٰہی سے مصیقل آئینہ دل تھا الحاصل اسی عرصے مین سلطان محمود بھی مہم خراسان کو سر کر کے غزنین مین آئے اور بقصد جہاد سومنات ملک نہروالہ و گجرات کی طرف قدم ہمت بڑھائے ایک فرمان سالار ساہو کو روانہ کیا یہ مضمون لکھ دیا کہ تم چند مدبر قلعہ کا ہیلر مین چھوڑ کر یہان آؤ فرزند ارجمند مسعود کو ہمراہ لاؤ بمجرد ورود فرمان قضا جریان سالار ساہو مع سالار مسعود سلطان محمود کی ملازمت سے ممتاز ہوے مراحم شاہانہ سے سرفراز ہوے یہان تک کہ سلطان محمد و سلطان مسعود فرزندان سلطان محمود کو سالار مسعود کی خاطرداری یا پرشک آتا تھا بادشاہ کے خوف سے کوئی کچھ زبان پہ نہ لاتا تھا

سومنات معروف دوارکا واقع زمین گجرات علاقہ جوناگڈہ کی لڑائی صفون کی صفائی سالار مسعود کی جرات سلطان محمود کی ہمت سنگ سومنات کا چونا بنانا ہنود کو کھلانا خواجہ احمد وزیر کا عدو ہو جانا استعفا دیکر فتور کرانا

راوی خوش الحان راست گو شیرین زبان نے تحریر کیا کہ ۴۱۵ھ ہجری مین سواے فوج معمورہ اطراف ولایت کے پچاس ہزار تین سو سوار سے علی تگین کی گوشمالی کو سلطان بلخ مین آئے سرداران ماوراء النہر و یوسف قدر خان بادشاہ ترکان دور سے استقبال کر کے لائے علی تگین فرار ہوا آخر گرفتار ہوا چندے کسی قلعۂ ہند مین قید اوٹھائی وہین قضا آئی بعد اوسکے ایک روز سلطان نے جہاد سومنات مین پہلوان لشکر سے یہ مشورہ لیا کہ ۴۰۸ھ ہجری مین ہمارے جہاد کرنے سے ہنود نے یہ بات بنائی کہ سومنات کی خفگی سے تمام ہند پر آفت آئی ورنہ سومنات لشکر شاہ کو تباہ کرتا فوج کو خاک سیاہ کرتا اس وجہ سے ہمکو زعم ہنود باطل کرنا منظور ہے بت سومنات کو توڑنا ضرور ہے سالار ساہو نے کہا بسم اللہ جزاک اللہ **مصرعہ** درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست * خدا کے فضل سے سلطان کا رعب و ہیبت سنگدلون پر

طاری ہر ہر شخص اسلام کے لشکر سے عاری ہی خواجہ احمد کو ناگوار ہوا بظاہر خاموش دل مین بیقرار رہا قصہ مختصر سالار ساہو سلطان کے حکم سے انتظام باوسے کے واسطے کابل مین تشریف لائے فرزند مسعود کو ہمراہی مین چھوڑ آئے روضۃ الصفا مین تحریر ہی کہ سلطان دسوین شعبان ۴۱۵ھ ہجری کو سواے لشکر خاصہ کے تیس ہزار سوار ترکستان سے لیکر نصف رمضان کو ملتان آئے پھر سومنات تشریف لائے سب بتون کا سردار سومنات تھا نام نات تھا بقول شیخ فریدالدین عطار **بیت** یافتند آن بت کہ نامش بود نات ٭ لشکر محمود اندر سومنات ٭ اور تاریخ فرشتہ مین تحریر ہی کہ ہنود تناسخ ارواح باختیار سومنات جانتے تھے خدا سے تبان کہکر مانتے تھے اور تواریخ مین لکھا ہی کہ زمانۂ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سومنات کو جہاں کعبہ سے لے کنارہ دریاے عمان پر جمایا اوسکے نام پر شہر سومنات بسایا اور مورخین خصوصًا صاحب حبیب السیر کا یہ کلام ہی کہ سومنات بت کا نام ہی اور تواریخ مین تبخانہ کا نام سوم اور بت کا نام ناتھ آیا ہی اور یہ بھی تحریر فرمایا ہی کہ سوم نامی بادشاہ کے حکم سے یہ بت بنکر ناتھ نام ہوا اعظم اصنام ہوا اور کتب براہمہ مین تحریر ہی کہ چار ہزار سال قبل اسلام کے کرشن کے عہد مین یہ بت آیا ہی اور غیبت کرشن کا اسی مقام پر نشان پایا ہی صاحب برہان و موید رشیدی کی تحریر ہی کہ سومنات چاند کی تصویر ہی سوم ہندی مین چاند اور ناتھ بمعنی بزرگ و خداوند کے آیا ہی اسوجہ سے اس بت کا نام سومنات قرار پایا ہی اور سعدی علیہ الرحمۃ کی یہ حکایت ہی **بیت** بتی دیدم از عاج در سومنات ٭ مرصع چو در جاہلیت منات کیا عجب کہ نات منات نامی بت کعبہ کی تصویر بنائی ہو اور بوجہ مناسبت نات منات کے کہین نات کہین سومنات کے نام سے شہرت پائی ہو اور اوسیکے نام سے شہر کا نام سومنات مشہور ہوا اور بت عاج جانشین نات سعدی کی خوش طبعی مین چور ہوا المختصر لب دریا ایک مندر کلان تھا سومنات کا مکان تھا ہنود رات کو پرستش کرنے آتے تھے ادب سے خوف کھاتے تھے زیر مندر تہ خانہ بنایا تھا مہنت کو بٹھایا تھا بت کے ہاتھ مین کل لگی تھی ڈوری بندھی تھی صبح جب وہ ڈوری ہلاتا تھا بت دونا ہاتھ اوٹھاتا تھا بقول سعدی **شعر** پس پردہ مطران آذر پرست ٭ مجاور سر ریسمانی بدست ٭ کہ ناچار چون در کشد ریسمان ٭ بر آرد صنم دست فریاد خوان ٭ شب خسوف کو لاکھون آدمی کا ازدہام ہوتا تھا بڑا کہرام ہوتا تھا جب سعدی علیہ الرحمۃ نے بت عاج توڑ کر یہ کل پائی بوستان کے آٹھوین باب مین یہ حکایت تحریر فرمائی القصہ دس ہزار گانون کا خراج صرف تبخانہ تھا کثرت سے قارون کا خزانہ تھا اسقدر جواہر گران بہا کا انبار تھا کہ عشر عشیر اوسکا ہر ایک خزانۂ شاہی مین نکلنا دشوار تھا ایک زنجیر دو سو من پختہ سونے کی جواہر بے بہا سے مرصع آویزان اور صدہا گھنٹے لٹکتے تھے دو ہزار برہمن شبانہ روز اونکو

بجا کر پرستش مین سر ٹیکتے تھے تین سو حجام اور تین سو قوال اور پانسو رنڈیان راجاؤن کی لڑکیان جوان
ناچنے گانے پر شبانہ روز مامور تھین سرگرم رقص سرود تھین اور دریای گنگ سے جو جانب مشرق دہلی و قنوج
کے روان ہے چھ سو کوس کی مسافت درمیان ہے ہر روز تازہ پانی ڈاک پر جاتا تھا جس سے بت نہاتا تھا
جب سلطان محمود ملتان سے سومنات کو آئے بوجہ قلت رسد کے سواے اہالیان لشکر کے تیس ہزار
اونٹ پانی اور گھاس کے ہمراہ لائے راہ مین بیابان دشوار گذار تھے قلعہ محکم بیشمار تھے تاریخ فرشتہ مین
آیا کہ سلطان نے پہلے ہنود اجمیر کو بھگایا پھر عنایت الٰہی سے سب قلعہ دارون نے استقبال کیا راہ مین
نہلا کر بہال کیا جو مندر و شیوالہ نظر آیا وہین گرایا پھر نہروالہ مین ہو کر گجرات داخل ہوے شہر کو خالی پایا
بہت سامان لیکر کوچ فرمایا **بارھوین حملہ سنہ ۴۱۵** ہجری مین جب لشکر سلطان سومنات آیا او قلعہ نظر پڑا
دریا فصیل قلعہ تک موج زن تھا ہر حباب رشک چرخ کہن تھا ہنود قلعے سے فوج کا نظارہ کرنے لگے ہنسنے
مرنے لگے ہر ایک سومنات کا غلام تھا یہی کلام تھا کہ خداوند سومنات کے غضب سے اک آن مین
سب غارت ہو جاینگے زندہ بچنے نہ پاینگے غرضکہ دوسرے روز لشکر اسلام نے قلعے کے نیچے شام
تک لڑ کر رات کو وہین مقام کیا صبح خود سلطان نے مع غازیون کے زینہ لگا کر قلعے مین آکر رستمانہ کام
کیا پھر تو ہر سنگدل زیست مین ہٹ لگا کر سومنات کی سل بغل مین دابکر روتا تھا اور در بتخانہ پر آکر جان
کھوتا تھا تیسرے روز بیرم دیو و دابشلیم نے فوج بیشمار سے آکر غنیم کو مدد دی سلطان نے گھبرا کر بعد
فتح کل مال غنیمت سومنات محتاجون کے دینے کی نیت کی پھر خرقہ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کا ہاتھ
مین لیا دعاے فتح کر کے نعرہ کیا فوراً ایک آواز رعد کی بہت مہیب آئی اور ایسی تاریکی چھائی کہ ہنود
اندھیرے مین آپسمین لڑ کر پچاس ہزار سے زیادہ فی النار ہوے باقیماندہ چار ہزار ہنود کشتیون پر سوار ہو کر
لاتے فرار ہوے غازیون نے انکو بھی مار کر نقارہ فتح کا بجایا نشان اسلام کا قلعے کی چوٹی پر چڑھایا
سومنات کی مراتب کو زوال ہوا خون سے مندر لال ہوا وہ زمین برق اسلام سے پر نور ہوئی ظلمت
کفر کی دور ہوئی غازیان صاحب ظفر نے پری پیکرون کو لونڈیان بنایا دانہ دانہ پایا خلائق تمام سومنات
اسلام کا دم بھر کے کلمہ پڑھنے لگین لشکر کے ہمراہ آگے بڑھنے لگین ادہی شب کو حضرت شیخ ابوالحسن
خرقانی نے خواب مین فرمایا ای محمود تمنے فقط فتح سومنات پر تھوڑی سی بات پہ ہمارے خرقے کی آبرو
کو دھبہ لگایا اگر کل جہال روے زمین کے حق مین دعا کرتا خدا سبکو اسلام عطا کرتا المختصر سالار مسعود نے
اس معرکے مین بڑے بڑے کارنمایان کرکے سلطان کو اپنے جوہر دکھائے پھر سلطان مندر مین
تشریف لائے سومنات پر گرز لگا کر اپنے ہاتھ سے اوسکا سر پھوڑا اثر بت نہ تھا یہ بڑا بتخانہ تھا گویا قارون

کا خزانہ تھا غرض کی کیا عرض کرون انتہا نہین اس وسعت کا مندر سنا نہین اور طول کی داستان طول ہے
لکھنا فضول ہے چھپن ستون طلا لعل و زمرد سے مرصع گڑے تھے زر سرخ کے انبار کھڑے تھے خزانہ لا انتہا
تھا جواہرات بے بہا تھا چنانچہ تاریخ زین المآثر مین تحریر ہے کہ یہ بتخانہ اصل مین تیرہ و تار رہتا تھا مگر روشنی جواہرات
قنادیل سے رشک گلزار تھا سومنات پتھر کی مورت تھی چاندسی صورت تھی پانچ گز طول مد فضول دو گز گڑا ہوا
تھا تین گز کھڑا تھا اوسکو اوکھاڑ لیا پھر گرد نواح کے قلعون پر قبضہ کیا اس معرکے مین ایک لوہے کے بتخانہ
مین مقناطیس کا بت جذب آہن و مقناطیس سے معلق پایا جب ایک دیوار کو گرایا بت سرنگون ہوا نیز
کا ستون ہوا پھر راجہ بیرم دیو والی نہروالہ کو بھگا کر زن و بچہ کو گرفتار کر کے خزانہ بیشمار پایا ملک وسیع و کان
جواہر و زر خالص ہاتھ آیا چاہا کہ غزنین سلطان مسعود کو دیکر چندے یہان مقام فرمائین دار السلطنت بنائین
ارکان سلطنت نے یہان کے رہنے مین ملک خراسان مفتوحہ حال کی بربادی پیش نظر کی دار السلطنت
بنانے کی صلاح ندی المختصر بصلاح ارکین سلطنت داشلیم مرتاض شاہزادہ اوس نواح کو ملک نہروالہ و گجرات
و سومنات کا حاکم کیا خراج مناسب ٹھہرا کر انکار بت پرستی و اطاعت اسلام کا اقرار لیا اور قول فرشتہ یہ ہے
کہ اوس وقت مصاحبون نے کہا یہ داشلیم تندمزاج و جاہل ہے مگر داشلیم ثانی فرمان روای اطراف سومنات
عاقل ہے حضرت اوسے بلوائین یہ ملک بھی مرحمت فرمائین ارشاد ہوا اگر وہ باقبال فرمانبردار عرضداشت بھجوائے منظور ہے
ورنہ دوسرے حاکم زبردست کو ملک مفتوحہ حوالہ کرنا عقل سے دور ہے الغرض داشلیم مرتاض نے عرض کی کہ
داشلیم ثانی میرا عدو ہے جانی حضرت کے بعد یہ ملک چھین لیگا مجھے ایذا دیگا حضرت اوسے دفع فرمائین
یا گرفتار کرلائین فدوی دو حصے خراج سالانہ برابر خراج زابل و کابل کے خزانۂ عامرہ مین پہونچائیگا اطاعت سے
سر نہ پھرائیگا سلطان نے عرض اوسکی منظور کی غزنین کی راہ لی راہ مین بیرم دیو و راجہ اجمیر و جاٹون نے
فوج بیشمار سے مقابلہ کیا سلطان نے مصلحتاً وہ درہ چھوڑکر ایک زناردار واقف کار کو لیکر سندھ کے جنگل سے
ملتان کا رستہ لیا پھر بلخ مین خلیفۃ القادر باللہ کا نامہ مع خطاب و القاب سلطان پاس آیا اوس مین
کہف الدولہ والاسلام لقب سلطان محمود و شہاب الدولہ جمال الملت خطاب امیر مسعود و جلال الدولہ جمال الملت
امیر محمد کا القاب و عضد الدولہ موید الملت امیر یوسف کا خطاب تحریر پایا بعد ۴۱۶ھ ہجری مین جاٹون کی گوشمالی
کی بے ادبی وقت معاودت سومنات کی سزا دی پھر ۴۱۷ھ ہجری مین داشلیم ثانی کو گرفتار کر کے
غزنین مین لائے اور ۴۱۸ھ ہجری مین جب ترکمان سلجوقی دریائے امویہ سے فساد کرتے ہوئے ادہر
دشت مین اوتر آئے سلطان نے امیر طوس ابوالحرب ارسلان کو ادھر روانہ کیا پھر خود بھی امیر طوس کی مدد
اول ترکمان بعد سرکشان واسطہ ری کو دیکھ لیا اور ولایت ری و اصفہان امیر مسعود کو دی خود غزنین

راہ لی اس عرصے مین دابشلیم مرتاض نے بعد فراغ بندوبست کے خزانہ و جواہرات نذر سلطان کرکے دابشلیم ثانی کو طلب کیا سلطان نے بھیجدیا دابشلیم مرتاض نے حسب رسم اوس زمانے کے قریب تختگاہ کے ایک قیدخانہ تنگ و تاریک طیار کیا اور ایک روزن دانہ پانی پہونچانے کا رکھدیا پھر مع طشت و آفتابہ شہر کے باہر آیا راہ مین شکار کھیل کر تمازت آفتاب سے گھبرایا سرخ رومال چہرے پر لپیٹا درخت کے سایہ مین لیٹا فوراً سو گیا کور بخت ہو گیا کسی جانور شکاری نے گوشت کے دھوکے مین پنجہ مارکر کور کیا زندہ درگور کیا اوس زمانے مین ہندی جس حاکم کے بدن مین نقصان پاتے تھے اطاعت سے سر پھراتے تھے القصہ اس عرصے مین دابشلیم ثانی گرفتار سامنے آیا فوج ہند نے صحیح الجسم پاکر حاکم بنایا دابشلیم ثانی نے حسب رواج اوس عہد کے وہی طشت و آفتابہ دابشلیم مرتاض کے سر پر رکھکر ہمراہ پیادہ دوڑایا اور اوسی محبس مین قید کرکے دانہ پانی حسب دستور پہونچایا **بیت**

آن سرور عاقل و خردمند — افتاد در آن چہی کہ خود کند

اور تاریخ فیروزشاہی کلان مین آیا کہ جب سلطان نے سومنات سے کوچ فرمایا ایک زناردار واقفکار جنگل کی راہ سے راہبر ہوا پیچھے لشکر ہوا ایک شبانہ روز پانی نپایا سلطان نے فرمایا او لعین یہ کون سرزمین ہے جہان پانی نہین ہے جواب دیا کہ ہمنے سومنات پر اپنی جان کو قربان کیا تمکو اس بیابان مین سرگردان کیا تمام عمر راہ نپاوگے سر ٹکرا کر پیاسے مرجاوگے سلطان کو غصہ آیا اوس ناری کو جہنم مین پہونچایا لشکر نے وہین کمر کھولکر بستر لگائے شب تار مین حضرت اقدس و اعلیٰ تنہا لشکر کے باہر آئے نماز عشا کی ادا کی پھر درگاہ ہادی مطلق مین یہ دعا کی ای خالق انس و جان رہنماے گمراہان ایک بے دین بدانجام غول صفت دشمن اسلام نے دشت ویران مین گمراہ کیا لشکر تباہ کیا اپنے حبیب کے صدقے سے مددگاری فرما صراط المستقیم دکھا پھر تاج شاہی اوتار راہبر کامل کو پکارا سجدے مین سر جھکایا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا پہر رات کے بعد شمال کیطرف لکہ نور نمود ہوا خضر راہ محمود ہوا اوسی طرف کوچ فرمایا قدم ہمت آگے بڑھایا جب مہتابی چرخ نے جل بجھکر فرش چاندنی کا اوٹھایا اور جھلملا کر شمع شب کو بجھایا اور ہندو زن شب کو چونری زرتار ستارون کی اوڑھا کر پردہ ظلمات مغرب مین مستور کیا اور خضر سبک سیر روز نے افق مشرق سے لعل شب چراغ سکندری کو ید بیضا کرکے عالم کو پرنور کیا شمع کافور صبح کی روشنی سے ظلمت دور ہوئی شب دیجور کافور ہوئی جنگل مثل وادی ایمن آئینہ دار تجلی طور ہوا رحمت الٰہی کا ظہور ہوا راہ راست نظر آئی ظلمت سے نجات پائی پانی کا چشمہ پایا سجدہ شکر کا بجا لایا صاحب نفحات کا بیان ہے کہ یہ معرکہ جہاد کرامت سلطان ہے یعنی جب سلطان نے سومنات پر جہاد فرمایا حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کو خدا نے خواب مین ہمراہ جہاد کرنے کا حکم سنایا حضرت خواجہ ابو محمد نے ستر برس کے سن مین ضعیفی کے دن مین مریدون کے ہمراہ سلطان کا ساتھ دیا

بنفس نفیس جہاد کیا ایک روز مخالف غازیون پر چڑھ آئے قریب تھا کہ لشکر شکست کھائے غازیون نے جنگل جھاڑی کی آڑ لی تب خواجہ صاحب نے اپنے مرید محمد کاکو کو آواز دی پھر یہ کرامات دیکھی نئی بات دیکھی کہ محمد کاکو آسیابان مجذوب نے چشت سے فوراً لشکر سلطان مین آکر غنیم کو بھگایا پھر لوگون نے محمد کاکو کو قصبہ چشت مین پایا کہ چکیان پتھرون کی پہاڑ سے اوتارتا ہے دیوارون پر مارتا ہے اور کہتا ہے کہ سلطان محمود کے ہمراہ جہاد کرتا ہون مرشد کے حکم سے امداد کرتا ہون یہ تو صاحب نفحات کا بیان ہے اب تاریخ محمودی کی داستان ہے کہ جب لشکر سلطان بعد فتح سومنات کے پھاٹک صندل سرخ سومنات کا لیکر غزنین مین آیا اوس بت کو سنگ آستانہ درجامع مسجد بنایا مسلمان پامال کر کے مسجد مین جایا کرتے تھے ناریون کو جلایا کرتے تھے مخالفین کو یہ امر ناگوار ہوا خواجہ احمد وزیر کی معرفت یہ قول و قرار ہوا کہ دو چند سونا ہمسنگ اس پتھر کے لو بت حوالہ کر دو جب باجازت شاہ سونا آیا خزانے مین پونہچایا پھر بت کے طلبگار ہوے سلطان اوس وقت مکدر تھے بیزار ہوے محلسرا مین آکر سالار مسعود سے خلوت مین بت دینے کا مشورہ کیا آپ نے جواب دیا بسم اللہ جو مرضی بادشاہ مگر آج تو بت دیکر سونا لیجیگا فردا ے قیامت مین کیا کیجیے گا جب روز حشر کا آئیگا پروردگار عالم فرمائیگا آذر بت تراش کو بلاو اور محمود بت فروش کو ہمراہ لاو اوس وقت کیا قیامت ہوگی حشر مین قیامت کی ندامت ہوگی کوئی سعی وسفارش کام نہ آئیگی محنت برباد جائیگی فوج وسپاہ رشوت و نذرانہ روپیہ پیسا کوئی نہ بچائیگا ایک خلقت کے سامنے اسلام مین قیامت کا بٹہ لگ جائیگا بادشاہ یہ سنکر تھرا گیا بدن مین عرق آگیا سالار مسعود کو چھاتی سے لگایا مرحبا جزاک اللہ کہکر فرمایا حیران ہون کیا کرون وعدہ خلافی شان شاہی سے دور ہے اور ایفاے وعدہ مین اسلام کا فتور ہے سالار مسعود نے فرمایا خود وعدہ خلافی نہ کیجیے بت مجھے دیجیے جب وہ سنگدل آئین حضرت فدوی پاس روانہ فرمائین ہم سمجھ لینگے حضرت تک آنے نہ دینگے سلطان نے فرمایا بہتر ہے ہماری چھاتی کا پتھر اوٹھاو ہمکو اس عذاب سے چھڑاو جب بت سلطان الشہدا کے کفش خانے مین آیا فوراً ناک کان کاٹ کر چونا بنایا کچھ صندل مین ملایا کچھ پانی مین بھگایا جب بت پرستون نے ہمراہ خواجہ احمد وزیر کے آکر سلطان سے بت طلب کیا سلطان نے جواب دیا کہ فرزند مسعود کے پاس جاؤ لے آو خواجہ احمد اس رمز کو سمجھکر الضدان لایجتمعان کہکر ٹال گیا غرضکہ جب غول بت پرست خدمت سالار مسعود مین آیا حضرت نے ملک نیکبخت سے فرمایا انکو بڑی تعظیم سے بٹھاو صندل دپان لاو وہی صندل سفید اور اوسی تبرک کے پان آئے کسی نے پان کھائے کسی نے صندل کا قشقہ بنایا خوش ہو کر ٹیکا لگایا پھر بت طلب کیا ملک نیکبخت نے جواب دیا کہ بت تو چکے ہو پان مین اوسی پتھر کا چونہ کھا چکے ہو اور صندل مین

بھی تبرکاً ملا یا ہے جسکا ٹیکا لگایا ہے پھر تو وہ سب حیران ہوے نہایت پشیمان ہوے کوئی متعصب تے کرنے لگا کوئی پیٹ مار کر مرنے لگا گریان و نالان خواجہ احمد وزیر کے پاس آکر سب ماجرا بیان کیا کہ سالار مسعود نے ہمارے چونا لگایا دہرم لیکر مسلمان کیا اوسکو طیش آیا وزارت سے ہاتھ اوٹھایا اور مخالفونکو ورغلایا کہ تم جاؤ ملک مین غدر مچاؤ تاریخ فیروز شاہی کلان مین تحریر ہے کہ بصلاح سالار ساہو و سلطان الشہدا دو کار نمایان سلطان سے ظہور مین آئے جسکی وجہ سے محمود غازی کہلائے ایک راے جیپال پر فتح پانا ہند کے مندرون کو مسمار فرمانا ہند مین مسلمانون کا بسانا مسجدین بنانا دوسرے فتح ملک نہروالہ و گجرات اور جہاد سومنات **قطعہ** کعبہ و سومنات چون افلاک + شد ز محمود و ز محمدؐ پاک + این ز کعبہ بتان برون انداخت + وان ز کین سومنات را پرداخت + القصہ جب بت کو چار پارہ کیا قدرت خدا کا نظارہ کیا اوسمین جواہرات قسم زمرد و لعل گرانبہا بھرا تھا مال بے انتہا بھرا تھا پھر ایک ٹکڑا اوس سنگ کا سنگ آستانہ جامع مسجد غزنین کا بنایا دوسرا درکو شک سلطنت پر لگایا تیسرا مکہ معظمہ روانہ کیا چوتھا مدینہ منورہ کو بھیج دیا اور اب بعد فتح کابل کے حکام فرنگانے دہی پھاٹک سلطان محمود غزنوی کے تصرف سے اوکھاڑ کر قلعہ اکبرآباد مین لاکر بحفاظت رکھا غرضکہ سلطان نے سالار ساہو کی پامردی سے ہند پر فتح پائی سالار مسعود کی جوانمردی سے سومنات کی ظلمت مٹائی اکثر امراے عہدہ دار جلیل القدر سالار ساہو کے اقربا و برادر تھے اور خود امیر لشکر تھے جس ملک پر سلطان نے فوج کشی فرمائی سالار ساہو کے لشکر نے فتح پائی تاریخ محمودی مین سبب حال عداوت خواجہ احمد کا مفصل مسطور ہے اور اقسام کے مقدمات کا بھی مذکور ہے اگر شمہ اوسکا بیان لکھنے مین آئے کتاب طول ہو جائے فقط سالار مسعود کی شرکت کے باعث سے یہ معرکہ مختصر لکھا ورنہ کچھ ضرور نتھا

اب سلطان الشہدا نے سلطان محمود سے رخصت ہوکر ہند کو کوچ فرمایا راہ مین سالار ساہو کی ملاقات کر کے آگے بڑھکے دفینہ غیب پایا پھر ملتان کی راہ لی اجودہن فتح کی

ہوا کے گھوڑے پر کمیت قلم ہے حال روانگی سلطان الشہدا مین یون تیز قدم ہے کہ خواجہ احمد سلطان کا محرم راز عرصہ سے وزارت پر سرفراز تھا متمردان سرحد سے بھی سازش تھا اوسکے بیدل ہونے سے انتظام ملک مین فتور پڑا سلطان کو مصلحتاً دلجوئی کرنا ضرور پڑا اگر وہ بخوف سلطان بیدلی سے کام کرتا تھا نوکری کا نام کرتا تھا ہر دم یہی کہتا تھا کہ سالار مسعود کے دیکھنے سے بدن مین آگ لگ جاتی ہے طبیعت سخت گھبراتی ہے

سلطان جب عاجز آ گئے سالار مسعود سے تخلیہ مین زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر تمسے جلکر ہمارے کام
مین قصور کرتا ہے انتظام مین فتور کرتا ہے تم فی الحال کاہیلر کو والدین پاس جاؤ سیر و شکار مین دل بہلاؤ ہم
بتدریج بطور خود پہلے ملک کا انتظام کرینگے پھر اسکا کام تمام کرینگے امیر خنک میکائیل وزیر ہوگا یہ ہو ذی امیر
ہوگا پھر تمکو اطلاع کرینگے بلا لینگے اور میری جانب لطرف سے کسیطرحکا اور خیال نکرنا یہ امر مصلحۃً ہے اسکا
ملال نکرنا سلطان الشہدا نے فرمایا واقعی یہی مصلحت ہے مگر کاہیلر مین رہنا حماقت ہے مین ہند مین جہاد کرونگا
مسلمانون کو آباد کرونگا چندے سیر و شکار مین دل بہلاؤنگا پھر حضرت کی خدمت مین آؤنگا بادشاہ نے بہت
اصرار کیا مگر آپنے کاہیلر جانے سے بجد انکار کیا دوسرے روز ہند کیطرف لشکر روانہ کرکے خود سلطان
پاس آئے حرف رخصت زبان پر لائے سلطان محمود بڑی خاطرداری سے پیش آئے وقت رخصت کے
پانچ گھوڑے عراقی اور دو ہاتھی مست مرحمت فرمائے اور بہت غمگین ہوکر بدستخط خاص سالار ساہو کو فرمان تحریر
کیا یہ مضمون لکھدیا کہ مصلحتاً چندروز کے واسطے فرزند مسعود کو آپ کے پاس بھیجا ہے مگر ارادہ اونکا ہند کا ہے
تم راہ مین روک لینا آگے بڑھنے نہ دینا ہم چندروز کے بعد بلا لینگے خفا ہین منا لینگے الحاصل جب سلطان الشہدا
نے شہر کے باہر مقام فرمایا اوسی روز پیش خیمہ آگے بڑھایا اوس وقت افسران لشکر شہریار سلاطین نامدار
ترکان جرار اقربای سید سالار مفارقت سے بیقرار ہوے مشاہدۂ جمال جہان آرا کے طلبگار ہوے باختیار
ملازمت کو آئے یہ زبان پر لائے کہ خواجہ احمد وزیر کی عداوت سے حضرت اس شہر کو چھوڑتے ہین ہماری
پرورش سے منہ موڑتے ہین ہم حضرت کے ہمراہ ہین حضور ہمارے بادشاہ ہین سلطان کے اسلام کا
حال ہمکو کھل گیا ایمان سلطان میزان عقل مین تل گیا غرضکہ سلطان الشہدا نے سبکو ہمراہ لیا صبح مشرق کی
طرف کوچ کیا صاحب تاریخ محمودی تحریر فرماتے ہین صحیح خبر سناتے ہین کہ ہر شخص مشاہدہ جمال یوسفی سے
شاد تھا حب وطن سے آزاد تھا گیارہ ہزار آدمی گھر بار عزیز و اقربا کو چھوڑ کر وطن سے منہ موڑ کر ہمراہ ہوے
مقرب بارگاہ ہوے ادھر فرمان سلطان جب سالار ساہو پاس آیا پہلوان لشکر نے مع ستر سعلے آپ کو برسر راہ
سلطان الشہدا کے لشکر مین پونہچایا ہر چند کہا ہند کو نجاؤ کاہیلر مین دل بہلاؤ سلطان الشہدا کو نامنظور ہوا
پہلوان لشکر بھی مجبور ہوا کہا ہم یہان کیا بنائینگے تمھارے ہمراہ جائینگے سلطان الشہدا نے جواب دیا
ابھی حضور کے ہمراہ جانے مین سلطان کو ملال ہوگا سبکو یہی خیال ہوگا کہ خواجہ احمد وزیر کا کہنا پیش آیا
سالار مسعود نے سالار ساہو کو بھی بھڑکایا دونون نے سلطان سے بغاوت کی ہند کی راہ لی حضور ہند کی
ہمراہ تشریف نلیجائین چندے صبر فرمائین فدوی ماموں جان سے بھی وعدہ کر آیا ہے کہ ایکسال کے بعد
پلٹ آئیگا مگر فی الحال رفع کلفت و ملال خاطر کے واسطے ضرور جائیگا آخر سالار ساہو نے کاہیلر کے رہنے

بمصلحت جانی فرزند مسعود کی صلاح مانی پھر چند امراے نامدار شجاع دہزار آزمودہ کار رہبت ہوشیار عزیز واقربا
ہمراہ عم سید سالار مع گھوڑے اور خزانہ واسباب ہر قسم کا ہمراہ کیا خود کا ہیلہ کار استہ لیا وقت رخصت سے
ستر معلی کی بیقراری سے پہلوان لشکر کی گریہ وزاری سے زمین کا جگر چاک تھا تمام لشکر ہلاک تھا ہر دم مسعود
ورد زبان تھا آنکھون سے خون روان تھا عجب تلاطم بپا تھا ہر شخص مصروف بکا تھا سچ ہے جدائی سخت جگر
مین جگر ٹکڑے ہوجاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے جب یعقوب نبی سا اس صدمے مین نور بصر کھو بیٹھے یاد فرزند
مین آنکھون کو رو بیٹھے زندگی وبال ہو غور کیجیے دوسرے کا کیا حال ہو کثرت بکا سے ضیاے چشم
مین فتور ہوا نور بصر فراق قرۃ العین مین دور ہوا یہان سلطان الشہدا جام مشاہدہ الہی سے سرشار کون و
مکان سے بے خبر احکام الہی سے خبردار جو حکم خدا پاتے عمل مین لاتے یوسف جمال تھے فرشتہ خصال
تھے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل آپ کی شان تھی عقل رسا حیران تھی ظاہر مین ہزارون
پرستار زلیخا وار لاکھون خدمتگار جان نثار باطن مین فرشتے تابعدار گوش دل متوجہ الہام پروردگار ظاہرا
احکام شریعت مین درست جہاد پر چست باطن مین شراب وحدت سے مخمور ماومنی سے دور ظاہر مین مظہر
جلال سے احتراز باطن مین عالم صلح جلال وجمال سے ہمراز اللہ تعالے نے ذات بابرکات کو اوصاف
باطن سے آراستہ فرمایا تھا مجمع کمالات بنایا تھا القصہ مصائب راہ کے جھیلتے شکار کھیلتے ہند کو روان
ہوئے کہین تیر سے شکار گرایا کہین باز جرے کو اوڑایا ایک مقام پر نئی بات دکھائی بڑی کرامات دکھائی
بازدار نے باز کو اوڑایا شکار تو ہاتھ نہ آیا باز درخت پر بیٹھکر ستانے لگا یہ تانبا دکھا کر بہانے لگا
سلطان الشہدا بھی درخت کے سایہ مین اوتر کر ٹہلے تھوڑی دیر ٹہلے پھر مراقبہ فرمایا خزانہ غیب نظر آیا
فوراً بیلدارون کو بلایا درخت گرایا چار ہاتھ زمین کھودنے کی نوبت آئی دولت لازوال پائی سبحان اللہ
جسکو اللہ تعالے یہ تصرف باطن دولت لازوال مرحمت فرمائے وہ سلطنت محمود کب خیال مین لائے
اوس وقت تمام لشکر نے حضرت کی ولایت کا اقرار کیا خدا کے دوستون مین شمار کیا پھر چندے وہان
مقام کیا لشکر ستایا آرام کیا ارکان دولت نے حسب الحکم اوسی خزانے سے ماہیہ پیشگی قدیم
رفیق دلاوران کو دیا اور ششماہہ تمام لشکر کے بہادرون کو دیا اور فوج جدید نوکر رکھی تنخواہ چار ماہہ
پیشگی عنایت کی پھر ملک نیکبخت کو بلایا یہ فرمایا کہ ہمارے ذاتی خرچ مین ایک حبہ اس خزانہ غیب سے
نہ آئے فوج مین صرف کیا جاے سبحان اللہ بے انتہا صرف فرمایا پھر بھی خزانہ بدستور پایا پھر وہان
سے خزانہ لیکر کوچ کیا راہ مین مسافران غریب کو انعام دیا ہر امیر و فقیر سے بخلق محمدی پیش آتے
تھے کلمات لطیف وظریف فرماتے تھے غربا کو نقد دلوانا مسافرون کو کھانا کھلوانا ایک ایک حیلے سے

حاجت روائے عالم کی منظور تھی ایک مخلوق اس سخاوت و ہمت سے مسرور تھی فیض ظاہری و باطنی
سے ہر شخص بہرہ مند تھا اخلاق محمدی سے خورسند تھا ہمراہیان چوکی اور علما و فقرا دسترخوان پر کھانا
کھاتے تھے حضرت ہر ایک سے کلمات سلوک و حقانی و نکات توحید ایسے فرماتے تھے کہ سکو
محبت الٰہی کا ذوق ہوتا تھا عبادت معبود کا شوق ہوتا تھا بعد نماز عشا کے جب حجرے مین تشریف
لے جاتے تھے اوسوقت میان ابراہیمؒ کہ مزار شریف اونکا قصبہ کنتور مین ہی سراپردہ مین وضو
کو پانی لاتے تھے کوئی اور بار نپاتا تھا اگر دھوکے سے کوئی مصاحب جاتا تھا آپ غلبہ مشاہدہ
الٰہی سے پہچانتے نہ تھے ذکر خدا کے سوا سونا جانتے نہ تھے سبحان اللہ جہاد اکبر و اصغر مین قدم
بقدم پیرو رسول خدا تھے ذوق و شوق مشاہدۂ الٰہی مین یکتا تھے اکثر علماے ذی اعتبار مدبران
خوش کردار عرض پیرا ہوے یون گویا ہوے کہ جو بارہ ہزار سوار کا سردار ہوتا ہی شہریار ہوتا ہی
حضرت ہزارون سوار جرار کے سردار ہین ہمارے شہریار ہین تخت شاہی پر جلوس فرمائین گرسکہ اپنا
چلائین ہرگز قبول نفرمایا یہی کلمہ زبان مبارک پر آیا تخت سلطنت مامون جان کو زیبا ہی اس مور ضعیف
کو خدا نے تنبیہ مشرکان کے واسطے بھیجا ہی کہ بیدینونکو رام کرون دعوت اسلام کرون مجھے عشق
معبود بس ہی خرافات عالم فانی کی ہوس ہی اس سرگردانی سے یہی تمنا ہی کہ درجۂ شہادت پاؤن
مرادکو پہونچ جاؤن بیت مزا جسنے می وحدت کا پایا ✣ غم دنیا و عقبےٰ سب بھولایا ✣ یہ حملہ تو تمام ہوا
اب سنو کہ جب لب دریاے سندہ مقام ہوا امیر حسن عرب و امیر بایزید جعفر نے حسب الحکم پانچہزار سوار
سے شیوپور کا محاصرہ کیا راے ارجن زمیندار کو بھگا دیا اوسکا گھر کھودنے سے دس لاکھ اشرفی
اور اسباب قیمتی ہاتھ آیا اوسے خدمت شریف مین پونہچایا حکم ہوا یہ تمھاری پہلی بسم اللہ ہی اسکو
تم لو صرف کرو پھر کشتیون پر سوار ہوے دریا پار ہوے چندے مقام فرمایا سیر و شکار مین دل بہلایا
ایک روز جشن طرب آراستہ کیا سبکو خلعت فاخرہ دیا افسران فوج سے ارشاد ہوا کہ ہمین حسب مرضی
خدا کیطرف سے یہ ملک امداد ہوا خواجہ احمد کی حکومت سے جدا ہی عبادت معبود کا مزا ہی یہ ہمارے
تجربے کی بات ہی کہ آدمی جب غیر کا محکوم ہوا مشاہدۂ الٰہی سے محروم ہوا جب یکسوئی ہوجاتی ہی خدا
کی بندگی خوب بن آتی ہی ہمکو ملک سے کیا سرکار ہی محبت الٰہی درکار ہی پھر ملتان کو کوچ فرمایا شہر کو
آمد دوبارہ فوج سلطان محمود سے ویران پایا زمیندار کا راے انگپال نام تھا خطہ آج مین مقام تھا
وکیل اوسکے حاضر آئے زبانی پیام لائے کہ ملک بیگانے مین بیباکانہ چلے آنا مناسب نہین
بہت زبون ہوگا مفت مین خون ہوگا اب بھی راہ پر آؤ چلے جاؤ حضرت نے سبکو خلعت انعام دیا

رخصت کرکے یہ جواب پیام دیا ملک خدا کا ہے بندے کا اجارہ کیا ہے ہمارے جد امجد اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب مشرکین ہند کو زیر کرکے تہ تیغ کرکے وحدانیت خدا پر لائے ہین شریعت محمدی کے طریق بتائے ہین ہم اونھین کی اولاد ہین مستعد جہاد ہین اگر تم دین اسلام اختیار کرو کفر سے انکار کرو بہتر ہے ورنہ تہ تیغ تمھارا لشکر ہے خبردار ہو رہو ہوشیار ہو رہو ہم آتے ہین دم مین ظلمت کفر مٹاتے ہین جب وکلا نے راے انگپال کو جواب پیام سنایا وہ غصے مین آیا یہان امیر حسن عرب و امیر بایزید جعفر و امیر ترکان و امیر تقی و امیر فیروز عمر و ملک احب چھ مرد جرار آزمودہ کار نے حسب الحکم چند ہزار سوار سے قصبۂ آج کا محاصرہ کیا انگپال کو گھیر لیا پھر بھر جم کر خوب لوہا برسایا خون کا دریا بہایا بہت بیدین جہنم واصل ہوے غازیون کو بھی رتبے شہادت کے حاصل ہوے آخر کار راے انگپال میدان سے فرار ہوا ہر مجاہد مال غنیمت پاکر زردار ہوا پھر سلطان الشہدا کو نوید فتح سنائی ہر ایک نے خلعت و انعام سے حسب لیاقت آبرو پائی چار مہینے برسات بھر ملتان مین مقام کرکے جاڑون مین اجودھن کو کوچ کیا ٹھنڈے ٹھنڈے فتح کرلیا یہ نواح بہت آباد و دلکشا تھی خوش آب و ہوا تھی

سال بھر لشکر ستایا پھر دہلی کو کوچ فرمایا

بعد تشریف لانے سلطان الشہدا کے غزنین کا مختصر بیان ہے خواجہ احمد کی گرفتاری کی داستان ہے پھر سلطان محمود کا دنیا سے انتقال سلطنت محمودی کا زوال اولاد کی باہم لڑائی خاندان کی صفائی

قلم حوادث رقم حال سلطان محمود مین خون فشان ہے سوانح غزنین کا یون نوحہ خوان ہے کہ جب سالار مسعود ہند کو تشریف لائے تھے پانچ رفیق سلطان محمود کی خدمت مین چھوڑ آئے تھے ایک سالار سیف الدین چھوٹے چچا اور سلطان السلاطین مہی بختیار و سید اعز الدین عزیز و اقربا اور ملک دولت شہ بندہ قدیم سلطان محمود اور میان رجب بندہ قدیم پہلوان لشکر معتمد خاص سالار مسعود یہ چار نو عہدہ کے جلیلہ پر سرفراز تھے اور میان رجب خوش تدبیر انتظام جاگیر پر ممتاز تھے مگر خواجہ احمد وزیر کو انکا رہنا ناگوار تھا بڑا خار تھا پہلے میان رجب کو بے اطلاع سلطان جاگیر سے معزول کیا عہدہ نکال لیا جب سلطان کی ضعیفی مین انتظام سلطنت سے طبیعت گھبرائی تنہائی مین صحبت ملک ایاز کی پسند آئی پھر خواجہ احمد کی شرارت سے یہ پانچون سردار آزردہ ہوکر ہند مین آئے فوج جرار ہمراہ لائے

وہان خواجہ احمد نے بادشاہ کو انواع واقسام کی ایذا دی زندگی تلخ کی صاحب روضۃ الصفا نے تحریر فرمایا کہ جب بادشاہ عاجز آیا قلعہ کالنجر واقع ملک ہند مین خواجہ احمد کو اسیر کیا احمد حسین بن امیر خنگ میکائیل کو وزیر کیا خواجہ احمد نے قید مین جان دی عدم کی راہ لی اور تاریخ فرشتہ مین لکھا ہی کہ خواجہ احمد بن حسن میمندی نے اٹھارہ سال وزارت کر کے قلعہ کالنجر مین تیرہ سال قید اوٹھائی عہد سلطان مسعود مین رہائی پائی چندے وزارت کو پھر انجام دیا ۴۲۴ھ ہجری مین انتقال کیا الحاصل بعد دو سال قبل شہادت سلطان الشہدا کے جب سالار ساہو کا ہیلہ مین گھرائے سترک مین تشریف لائے اوس سال شب پنجشنبہ تیئسوین ربیع الآخر ۴۲۱ھ ہجری کو پینتیسوین سال جلوس اور ترسٹھ برس کی عمر مین سلطان محمود کا بعارضہ سل گلزار ارم مسکن ہوا عین بارش مین رات کو قصر فیروزہ غزنین مین مدفن ہوا +

قطعہ تاریخ فارسی

حضرت محمود غازی غزنوی	واقف اسرار اللہ الصمد	شد بجنت خامہ ام سال وفات	زد رقم مقبول درگاہ احد ۴۲۱

ایضاً اردو

جنت کو گئے جو شاہ محمود	غلمان ہوئے شاہ کے قدبوس	تاریخ وفات ای عنایت	لکھ صد حیف وہای افسوس ۴۲۱

تاریخ فیروزشاہی کلان وتاریخ فرشتہ مین تحریر ہی کہ بعد سلطان محمود کے جلال الدین جمال الملت سلطان محمد چھوٹے فرزند نے گورکان سے آکر حسب وصیت پدر تخت غزنین پر جلوس فرمایا شہاب الدین جمال الملت سلطان مسعود شہید برادر توام کو رشک آیا عراق سے چڑھ آئے لشکر جرار لائے یہان افسران فوج غزنین کو باطن مین سلطان مسعود شہید سے اتفاق تھا سلطان محمد سے نفاق تھا سلطان محمد کو فوج نے قید کر کے اندھا کیا سلطان مسعود شہید کو تخت پر بٹھا دیا تھوڑے عرصے مین مسعود شہید نے بندوبست ملک کا کر کے نمک حرامون کو ہلاک کیا قصہ پاک کیا چند سال کے بعد سلجوقی مقابلے پر آئے مسعود شہید تین شبانہ روز لڑکر تاب جنگ نہ لائے پہلے غزنین مین آکر جان بچائی پھر خزانہ لیکر ہند کو بھاگے اوٹھائی لاہور کی راہ مین رباط مارگلہ یا دریاے جہلم پر غلامان ترکان ہند نے خزانہ لوٹ کر محمد بصیر سے متفق ہوکر سلطان کو دغا سے پکڑ لیا پینتالیس ۴۵ برس کے سن مین شہید کیا سلطان محمد بصیر کو دوسری بار تخت پر بٹھایا نو سال نو ماہ وبروایت بارہ سال مسعود شہید نے سلطنت کر کے چندے قید اوٹھا کر ۴۳۱ھ ہجری مین وبروایت ۴۳۳ھ ہجری مین درجۂ شہادت پایا یہان ابو الفتح قطب الملت شہاب الدولہ امیر مودود بن سلطان مسعود شہادت پدر سے آگاہ ہوے ۴۳۲ھ ہجری مین تخت غزنین پر جلوس فرما کے بادشاہ ہوے اوسی سال سلطان محمد بصیر کو مع احمد مخبوط اونکے پسر خفقانی مزاج کے ہلاک کیا

اغز انامہ مسعود

خون پدر کا بدلا لیا اور تُرک و دغاباز ون کو گرفتار کیا فی النار کیا اور مودود نے بھی نو سال سلطنت کی ۲۴
رجب سنہ ۴۴۱ھ ہجری مین رحلت کی بعد ابو جعفر مسعود بن سلطان مودود طفل چہار سالہ کو ۵ رجب سنہ ۴۴۱ھ ہجری
مین علی بن ربیع خادم نے بطمع حکمرانی خود تخت پر بٹھایا مگر چھٹے روز غرہ شعبان جمعہ کو ابو الحسن علی بن مسعود نے
باعانت بایتگین حاجب کے اوسے تخت سے اوتار کے خود جلوس فرمایا بعد دو سال سلطنت کے سنہ ۴۴۳ھ
ہجری مین زین الملت سلطان عبد الرشید بن محمد مکحول و بروایت عبد الرشید بن سلطان مسعود کے مقابلے
سے بے لڑے فرار ہوے سلطان عبد الرشید ایکسال و بروایت ڈھائی سال سلطنت کر کے
طغرل کافر نعمت غلام سلطان محمود غزنوی کی شقاوت سے مع نو شہزادون کے شہید تیغ آبدار ہوے
آخر ایک ترک محمودی توشتگین نام نے غزنین مین آکر امرائے غزنویہ سے ساز کر کے نوروز کے دن
بعد چالیس روز کے عین تخت پر طغرل کا بھی سر اوتار اسزاے نمکحرامی دیکر کتے کی موت مارا پھر جمال الدولہ
فرخزاد بن مسعود و بروایت فرخزاد بن سلطان عبد الرشید حکمران ہوا اور چھٹے سال بعارضہ قولنج سنہ ۴۵۰ھ
مین راہی گلزار جنان ہوے بعد اونکے ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم بن مسعود غزنوی نے اکتیس سال فرمانروائی
کر کے سنہ ۴۸۱ھ ہجری مین رحلت کی و بروایت بیالیس سال سنہ ۴۹۲ھ ہجری تک سلطنت کی پھر علاء الدولہ مسعود
بن ابراہیم نے پندرہ سال سنہ ۵۰۸ ہجری تک کامرانی فرمائی بعضون کا قول ہے کہ کمال الدولہ شیرزاد نے
بعد اپنے پدر کے ایک سال سلطنت کر کے سنہ ۵۰۹ ہجری مین اپنے حقیقی بھائی ارسلان شاہ سے لڑکر
شہادت پائی اور بعضون نے بعد علاء الدولہ کے سلطان الدولہ ارسلان شاہ بن علاء الدولہ کا تین سال
سلطنت فرمانا پھر معز الدولہ بہرام شاہ اپنے بھائی سے لڑکر ستائیس سال کی عمر مین شہادت پانا تحریر کیا
اور معز الدولہ بہرام شاہ کا خاندان غوری سے جھگڑون مین گرفتار ہوکر قطب الدین غوری کو دختر دیکر بعد قتل کرانے
قطب الدین کے سلطنت کرنا لکھدیا مگر سیف الدین برادر قطب الدین نے بہرام شاہ کو نکال دیا غزنین
پر قبضہ کیا بہرام شاہ نے اہل غزنین سے ملکر سیف الدین کو گرفتار کیا روسیاہ کر کے بعد تشہیر کے سر کاٹ لیا
پھر علاء الدین سیف الدین کے بھائی نے بعد قتل دولت شاہ بن بہرام شاہ کے بہرام شاہ کو ہند تک
بھگا دیا بہرام شاہ نے پینتیس سال سلطنت کر کے سنہ ۵۴۷ ہجری مین فرزند کے غم مین انتقال کیا
علاء الدین غوری نے غزنین مین جلوس فرمایا اور خسرو شاہ بن بہرام شاہ نے لاہور کو دار السلطنت بنا کر
کسی اور صوبہ پر دخل نپایا سات برس سلطنت کر کے سنہ ۵۵۵ ہجری مین رحلت کی پھر خسرو ملک بن
خسرو شاہ نے سلطنت لاہور کو خوب رونق دی اکثر صوبجات آبا و اجداد اپنے پر قبضہ کیا مگر شہاب الدین
محمد غوری نے جو تھے حملے مین بعد اٹھائیس سال کے فریب سے قابو مین لا کر سنہ ۵۸۲ ہجری مین

لاہور بھی لیلیا اب خاندان غزنین کا قصہ تمام ہوا ختم الملوک غزنویہ خسرو ملک کا نام ہوا ابتدائے سنہ ۳۶۶ھ سے لغایت سنہ ۵۸۲ھ ہجری دوسو پندرہ ۲۱۵ سال تک اٹھارہ بادشاہان خاندان غزنین نے مع طغرل سلطنت فرمائی پھر غوریون کی نوبت آئی غرضکہ جب سے سلطان الشہدا نے غزنین کو ترک فرمایا ایک نہ ایک فتور برپا رہا آخر زوال آیا اور بعض ناواقف سلطان مسعود شہید کا نام تواریخ مین دیکھکر سالار مسعود غازی جانتے ہین سید سالار کہکر مانتے ہین یا اونکے خیال خام ہین وہ بادشاہ غزنین تھے یہ خاصہ رب الانام ہین اونکی ۹ سال صرف غزنین کی بادشاہی ہی فرمان روائی رہی یہان سلطان الشہدا ایک عالم کے ظاہر و باطن مین شہنشاہ ہین شہیدون کے جائے پناہ ہین حشر تک نام روشن رہیگا مزار شریف رشک بہشت گلشن رہیگا

سلطان الشہدا کا دہلی فتح فرمانا اور میرٹھ کی راہ سے قنوج جانا

شہسواران لشکر اسلام نقارہ فتح دہلی پر قلم کی چوب لگاتے ہین صریر خامہ سے یون صدائے شادیانہ سناتے ہین کہ اوس زمانے مین رائے مہیپال دہلی کا شہریار تھا صاحب فیل و جرار تھا یہان تک کہ سلطان محمود و سالار ساہو نے جب لاہور کو دارالاسلام کیا دہلی کا حوصلہ نہ پڑا چھوڑ دیا مگر سلطان الشہدا نے سیرکنان قریب دہلی کے پڑاو کیا اودہر رائے مہیپال نے فوج کا جماو کیا دونون لشکر مین چند کوس کا فاصلہ تھا دن بھر باہم مجادلہ تھا شام کو پڑاو پر جاتے تھے صبح لڑنے آتے تھے بعد ایک ماہ و چند روز کے سلطان الشہدا نے خدا سے فتح و مدد کی التجا کی فوراً ہرکارون نے یہ خبر دی کہ سلطان السلاطین نے بختیار و سالار سیف الدین و میر سید اعزالدین عرف میر سید عرب و ملک دولت شہ و میان رجب خواجہ احمد بن حسن میمندی کی شرارت سے رونگار ترک کر کے فوج جرار غزنین سے لائے اتنے مین سب سردار سامنے آئے سلطان الشہدا کے چہرۂ مبارک پر بحالی آئی فوج مہیپال پر اوداسی چھائی پائے ثبات میدان سے اوکھڑ گئے زندہ درگور ہوکر زمین مین گڑ گئے منہ نوچنے لگے راہ گریز سوچنے لگے غرضکہ چالیسوین روز ہر دو لشکر میدان مین آئے اور سلطان الشہدا شرف الملک کے ساتھ خیمے کے باہر تشریف لائے رائے گوپال پسر رائے مہیپال بدخصال گھوڑا اوٹھاکر سامنے آیا حضرت پر گرز لگایا بینی مبارک کو زخمی کر کے دو دندان مبارک کو شہید کیا شرف الملک نے گوپال کو تلوار سے فوراً مار لیا حضرت وہ زخم کاری خیال مین نہ لائے رومال زخم پر باندھکر میدان مین آئے بڑی گھنگھور لڑائی ہوئی صفون کی صفائی ہوئی بہت سنگ دلون نے جہنم کا راستہ لیا اہل اسلام نے بھی جام شہادت

پیا دوسرے روز جب نقارہ جنگی پر چوب لگائی میر سید اعز الدین نے نیزے کا پھل گردن پر کھا کر شہادت
پائی سلطان الشہدا کو بڑا ملال ہوا صدمہ کمال ہوا پھر خود گھوڑے کی باگ لی شجاعت کی داد دی غنیم پر
دھاوا کیا چار طرف سے گھیر لیا مخالفین تاب مقابلہ نہ لائے بھاگتے نظر آئے سنگدل بت پرستون
نے پہاڑون کی راہ لی پتھرون کی پناہ لی عقابون پر پتھر پڑے آنکھین پتھرائین فرسنگون بھاگے
جانین گنوائین سرتابی کی سزا پائی ڈبی کی موت سے بھی نہ اس پتھری کی دوا پائی ضرب سنگین شمشیرون سے
خاک مین ملکر برابر ہوئے سنگ تربت چھاتیون کے پتھر ہوئے مگر بڑے مہیپال اور سری پال ان کے
بیٹے نے منہ نہ موڑا میدان نہ چھوڑا ہمراہیون نے کہا لڑائی بگڑ گئی بھاگ کر کہیں فوج کے چھکے چھوٹ گئے
ہمت ٹوٹ گئے پھر جلد آگے چلکے دیکھ لینگے اگر ہم زندہ ہین ایک کو بھی زندہ جانے نہ دینگے جواب دیا
کہ ہم میدان چھوڑکر کہان جا سکینگے کیا ناک کٹا کے منہ دکھا سکینگے القصہ وہ تو نتیجہ تقدیر مین گرفتار تھے جہنم کے
سزاوار تھے دونون مارے گئے سر اوتارے گئے چالیس دن کے بعد دہلی کو فتح کیا خزانہ بے شمار
لیا افسران فوج عرض پیرا ہوئے کہ تخت دہلی پر جلوس فرمائیے گا سکہ چلائیے حضرت نے تخت نشینی سے
انکار کیا پھر میر سید اعز الدین کو دفن کر کے مقبرہ عالیشان بنوایا مجاور مامور ہوئے فاتحہ خیرات بدستور
ہوئے اور میر بایزید جعفر کو تین ہزار سوار کا سردار کیا یہ حکم دیا کہ چھ ہزار سوار اور نوملازم کرکے دہلی کا انتظام کرو
عدل وانصاف سے کام کرو کہ خلقت خدا آرام پائے شکر نعمت بجا لائے اور میان رجب کو بوجہ تندمزاج
ہونے کے کوتوالی دی بہت مہربانی کی چھ مہینے دہلی مین مقام کیا سب طرح کا انتظام کیا بعد ۶ مہینے کے سولھوین
روز میرٹھ کی راہ لی حکام میرٹھ نے جان کے خوف سے اطاعت قبول کی سفیر اونکی نذر لیکر استقبال کو آئے
عرضداشت دیکر بعد ثنا و صفت یہ زبان پر لائے کہ یہ ملک سرکار ہی ہے ہر حاکم فرمانبردار ہے حضرت نے ہمکو سرفراز
فرمایا ممتاز فرمایا حضرت اونکی آدمیت سے شاد ہوئے سفیرون کو خلعت امداد ہوئے حکام کی تاج بخشی
فرماکر قنوج کو کوچ فرمایا سفیر راجہ قنوج کا نذر لایا جب قریب قنوج لب گنگ لشکر کا ورود ہوا راجہ بھی مع
اپنے لڑکے کے نذر لیکر موجود ہوا شرط مہربانی ادا کی صفت و ثنا کی اور کہا کہ ہم حضرت کے غلام ہین
بندہ بیدام ہین جب سلطان محمود کے خوف سے ہمپر تباہی آئی سالار ساہو نے دستگیری کرکے
یہ ریاست دلوائی حضرت نے راجہ کی آبرو بڑھائی مہربانی قبول فرمائی دونون کو اسپ و خلعت
عطا کیے جواہر گران بہا دیے پھر کشتیون پر سوار ہوکر دریا پار آئے قنوج مین تشریف لائے راجہ
دس گھوڑے نذر لایا حضرت نے تعظیم سے برابر بٹھایا پھر خلعت رخصتی مع گھوڑا عنایت کیا
رسد رسانی کا تاکید تمام حکم دیا

سلطان الشہدا کا ستر کھہ مین تشریف لانا رفیقون کو صوبجات پر مامور فرمانا مہی بختیار کی شہادت حجام کی شرارت ناخنگیر زہر آلودہ نذر لانا حضرت کا صدمہ اوٹھانا پھر ستر معلی کا اس رنج سے کاہیلر مین رحلت فرمانا لاش غزنین جانا

سلطان الشہدا بعد چندروز کے روبمنزل ہوے دس دن مین براہ ملیح آباد ستر کھہ داخل ہوے اوس زمانے مین ستر کھہ و بہرایچ بہت آباد تہا اوس نوازی کی کثرت ناف ہند مشہور تہا سیکڑون بندر ہزار ہا بندر اور لنگور تہا سلطان الشہدا کو آب و ہوا یہان کی پسند آئی شکارگاہ معقول پائی ستر کھہ مین مقام کیا جابجا فوج بھیجنے کا انتظام کیا سالار سیف الدین و میان رجب کوتوال کو بہرایچ روانہ کیا اور بیٹے کو بجاے پدر عہدہ کوتوالی دیا یہ لڑکا اگرچہ عمر مین کم تہا مگر ارسطو زمان فخر رستم تہا جب دونون افسر بہرایچ آئے غلہ نپایا سخت گھبرائے حضرت کو عرضداشت کی قحط غلہ کی اطلاع دی حضرت نے تمام نامی چودہری سدہو اور زہر نام چودھری ایٹھی کو طلب فرمایا دلاسا دیکر یہ حکم سنایا کہ تم بفراغت کھیتی کرو جو احتیاج ہو سرکار سے لو تقاوی دو اور کچھ نقد ہمسے لیجاؤ غلہ بہرایچ پونہچاؤ سب نے عرض کی ہم پہلے غلہ لے آوینگے پھر روپیہ لیجاوینگے حضرت نے عطر و پان خلعت و انعام دیکر رخصت کیا اور زر نقد پیشگی مرحمت کرکے کہدیا غلہ جلد لانا دیر نہ لگانا اور ملک فیروز عمر کو گذر سرو بیاس پر روانہ کیا غلہ رسانی بہرایچ کا حکم دیا پھر سلطان السلاطین مہی بختیار کو نائب کرکے ملک فرودست کی حکومت دی یہ نصیحت کی کہ جہان جانا خلق محمدی سے پیش آنا بہکے گمراہون کو سمجھانا صراط المستقیم پر لگانا اگر راہ پر آئین امان پائین اور جو نہ مانین برا جانین فورا جہاد کرنا تباہ و برباد کرنا جاؤ خدا نگہبان ہے چونکہ نظر آخری ملاقات کا سامان ہے یہ فرماکر سینے سے لپٹا لیا گلے لگا لیا زار زار رونے لگے بے قرار ہونے لگے فرمایا کہا سنا معاف فرمائیے دل کو صاف فرمائیے اوس وقت لشکر مین ایک حشر بپا تہا مہی بختیار کی رخصت کا غل مچا تہا سبحان اللہ کیا خاصان خدا تھے اوسکی راہ مین فدا تھے ظلمت جہالت ہند سے مٹائی اپنی جان گنوائی القصہ مہی بختیار نے اکثر ملک فرودست کو فتح کیا شہر کانور مین شربت شہادت پیا مزار آپ کا کانور مین مشہور ہے رحمت خدا کا ظہور ہے حاجتمند چادرین چڑہاتے ہین بذریعہ روح پر فتوح خدا سے مرادین پاتے ہین سلطان الشہدا نے جب خبر شہادت پائی صف ماتم بچھائی چندے گریہ و زاری سے سروکار رہا تمام لشکر سوگوار رہا اور امیر حسن عرب مہدبہ مین مامور ہوے

میر سید علی معروف سید اعز الدین گوپامؤ مین آکے لالہ پیر مشہور ہوے اور سید ملک آدم غازی انکے
ولی حضرت کے اوستاد نے لکھنؤ مین جہاد کیا قریب بازار راجہ کے صحبتیا باغ مین خانۂ مرقد آباد کیا
اور ملک فیض کو بنارس دیا خود بدولت ستر کھ کا انتظام کیا ایک روز دو سفیر راجایان گردہ ملک اودھ زین
وجیغہ لگام پر سحر پڑھ کے لیکر آئے پیام زبانی لائے کہ ہماری کتابون مین مسطور ہی جب سے یہ ملک معمور ہی کسی
غیر ملک کا تاجدار آیا نہین مسلمانون نے دخل پایا نہین سکندر رومی نے البتہ حوصلہ کیا تھا کچھ کچھ جھگڑا ہوا پھر
قنوج پر لڑائی ہوئی فتح کیا کید ہندی سے صلح کرکے خراج لیا سلطان محمود نے اجمیر گجرات قنوج تک صاف کیا
اس ملک کو معاف کیا تم کیسے بے باکانہ چلے آئے کچھ خوف دل مین نہ لائے ہمکو تمہاری بزرگ زادگی کا
خیال ہی فقط یہ ملال ہی کہ تمسے سالار ساہو کا نام ہی بعد تمہارے قصہ تمام ہی ہم نو لاکھ تلوار کے تمہارے ہین
سوا ہمارے یہان اور بڑے بڑے سردار ہین ہمکو نہ ستاؤ چلے جاؤ یہ سنکر حضرت کو طیش آیا یہ فرمایا زین
ولگام اپنی لیجاؤ سحر وجادو کسی اور کو دکھاؤ اگر تم قاصد ہو کر نہ آتے بے ادبی کی سزا پاتے یہ ملک خدا کا ہی جسکی تلوار ہی
قبضہ اوسیکا ہی **بیت** عروس ملک کسی در کنار گیرد چست که بوسه بر لب شمشیر آبدار زند ہم یہان کچھ سیر کو
نہین آئے ہین جہاد پر قدم ہمت جمائے ہین یہان دین محمدی کو رواج دینگے تمسے جزیہ وخراج لینگے آتش کفر
کو بجھائینگے اسلام کا ڈنکا بجائینگے **بیت** اگر مرد ہستی بمیدان درآ زنا مرد را ملکت نشد ادا
قاصد پھر آیا منافقون کو سنایا کہ یہ لڑکا اگرچہ خورد سال ہی مگر جری کمال ہی تیر بے ڈھب ہین لشکری غضب
ہین تمہاری نو لاکھ فوج سے نہ ڈرینگے دم مین فتح کرینگے یہ سنکر وہ حیران ہوے سراسیمہ وپریشان ہوے
ایک حجام بولا کیون خوف کھاتے ہو ڈرے جاتے ہو یہ کون بڑا کام ہی ایک ناخنگیر سے ترکی تمام ہی غرضکہ
حجام نے شہادت سلطان الشہدا کا بیڑا اوٹھا کر سو اشرفی انعام پایا ناخنگیر زہر آلودہ بناکر نذر لایا حضرت نے
فرمایا تو کون ہی کہان سے آیا کہا قدیم سے مسلمانون کا میراثی کہلاتا ہون اب سنگدلون کی چوٹی پکڑکر
مونڈ کھاتا ہون چوٹی اونکی غلام کے ہات مین ہی ہر وقت مونڈنے کی گھات مین ہی جب موقع پاکر قصد کرتا ہون
یہ چوٹی پکڑکر چاندر گڑکر کچھ لے ہی مرتا ہون حضور مین روزگار کو آیا ہون ناخنگیر نذر کو لایا ہون حضرت نے
ناخنگیر کو لے لیا دو اشرفی دیکر رخصت کیا وہ خوش خوش گھر آیا اپنے نزدیک کام کر آیا حضرت نے ایک روز
اوسسے اوسلٹے ہاتھ کے ناخن پر لگایا بڑا صدمہ اوٹھایا اونگلی پل گئی تیزی سے کھال چھل گئی چہرہ زرد جسم
پسینے مین تر ہوا زہر کارگر ہوا ضبط کیا نہو سکا لیٹتے ہی غش آیا لوگون نے زہر مہرہ پلایا امیران لشکر گرد
پھرتے تھے زمین پر گرتے تھے جان ودل سے نثار تھے نہایت سوگوار تھے لشکر مین حشر بپا تھا ہر شخص
مصروف بکا تھا کچھ دیر کے بعد سمیت زایل ہوئی صحت حاصل ہوئی غسل کرکے صدقہ دیا دیوان عام

مین جلوس کیا لشکر مین جان تازہ آئی سر نو زندگی پائی الحمد للہ مصور ازل نے عجب حسن و جمال فہم و فراست باکمال صفات صوری و معنوی سے آراستہ کر کے اخلاق محمدی سے پیراستہ کر کے دولت سرمدی عطا فرمائی تھی یہ تصویر دست قدرت سے بنا کر صنعت دکھائی تھی آپ اپنے عہد مین لاثانی تھے حیران بہزاد و مانی سے تھے اوسپر سنکر ان نگونسار کور باطن بداطوار یہ جمال جہان آرا دیکھکر ولایت پر ایمان نہ لائے بمصداق مَنْ یُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ برسر مقابلہ آئے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَۃٌ اونکے حسب حال تھا ہر کور باطن بدخصال تھا صاحب مرات مسعودی فرماتے ہین اپنی داستان سناتے ہین کہ ایکبار ابتدائے عالم سلوک مین مجھے جلوہ جہان آرا نظر آیا چار سال دل کو بیقرار پایا جب حضوری دوام حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی اور واقعی عالم ظاہر و باطن مین کوئی شے عشق معبود حقیقی کے برابر نپائی وہ خوب ماہر ہے جسے یہ نعمت ہاتھ آئی **قطعہ** زین نکتہ خبر از دل بے ذوق چہ جوئید ٭ در عالم معنی ز کجا پوئید بگوئید ٭ سرمایہ عمر است ہمین عشق درین دہر ٭ گر عشق ندارید چہ دارید بگوئید ٭ قصہ مختصر ملک نوگیرین بدعملی کا خیال ہوا فساد کا احتمال ہوا فوراً امراے نامدار اطراف دیارکو فرمان تحریر فرمائے شتر سوار بھجوائے مفصل حال لکھدیا غسل صحت سے آگاہ کیا پھر بدستخط خاص سالار ساہو کو کیفیت مفصل تحریر کی اوس وقت عمر شریف پندرہ ۱۵ برس کی تھی قاصد کاہیلہ مین آیا صحتنامہ لایا پہلوان لشکر کو حجام کی حرکت کا ملال ہوا اس صدمے سے حضرت ستر معلی کا عجب حال ہوا محبت فرزند دلبند مین دل طپیان تھا لب پر نالہ و فغان تھا بار بار خط پڑھواتی تھین پچھاڑین کھاتی تھین غش پر غش آتے تھے سالار ساہو سمجھاتے تھے بی بی شکر کی جا ہے صدقہ دینا، واہ رے خدا اسنے جان بچائی آپ نے صحت کی خبر پائی جواب مین یہ فرماتی تھین رو کر سناتی تھین کیا کرون دل اوچھلتا ہے کوئی کلیجہ ملتا ہے بے دیکھے آرام نپاؤنگی اسی صدمے مین مرجاؤنگی آخرش بارھوین ۱۲ روز صدمہ فراق دلبند مین جان دی سنہ [illegible] ہجری مین دنیا سے رحلت کی **قطعہ تاریخ وفات حضرت ستر معلی**

جنت مین گئین عفیفہ دہر حوران جنان ہوئین قدمبوس
ہجری تاریخ ہاتف غیب بولا افسوس آہ آہ افسوس

سالار ساہو نے بڑا غم کیا سخت ماتم کیا پھر جنازہ غزنین بھجوایا خود ستر کھ مین قدم رنجہ فرمایا سلطان الشہدا کا ستر کھ مین خبر وفات ستر معلی کی سنکر دل گھبرانے لگا کلیجہ منہ کو آنے لگا خون دل نے جوش کیا محبت مادری نے بیہوش کیا غش پر غش آتے تھے پچھاڑین کھاتے تھے خواب و خور حرام تھا گریہ و زاری سے کام تھا ہر دم ستر معلی کا نام ورد زبان تھا لب پر نالہ و فغان تھا جب بیتابی سے گھبراتے تھے یہ فرماتے تھے مخدومہ عالم نے ہماری بیماری سنکر جان دی مجھے خبر بھی نکی اب ہر دم میرے ناز

(ہو)ون اوٹھائیگا دست شفقت سینہ پر پھیرائیگا مجکو آپ چرخ نیلی لباس نے روز سیاہ دکھایا غربت مین اسیر بنایا اب دنیا سے دل سیر ہی موت مین کیا دیر ہی ایسے کلام دردانگیز فرماتے تھے کہ سننے والون کے کلیجے پھٹے جاتے تھے جب بہت گھبرائے یہ کلمات زبان پر لائے ❊

نوحہ ماتم مستزاد

(ز)ور روکے یہ فرماتے تھے خود سید سالار ای مادر غمخوار
سر سے مرے سایہ اوٹھا اب آپکا یکبار ای مادر غمخوار

تکلیف مری سنکے تمھین تاب نہ آئی کیون جان گنوائی
اب آپکے ماتم مین مری زیست ہی دشوار ای مادر غمخوار

افسوس کہ غزنین کو گئی لاش تمھاری باگریہ وزاری
مین دیکھنے پایا بھی نہین آپکا دیدار ای مادر غمخوار

خادم کی مصیبت سے تمھین کچھ بھی خبر ہی کیا حال بسر ہی
بیتابی سے سر مارتا ہون سنگ سے ہربار ای مادر غمخوار

اب کون مجھے پیار سے فرزند کہے گا او ناز سہے گا
مان کہکے پکاریگا کسے آپ کا دلدار ای مادر غمخوار

مانگیگا بھلا کون مری فتح کی منت خالق سے بمنت
اب کون کہیگا مجھے فرزند خوش اطوار ای مادر غمخوار

مین زندہ رہا آپنے جان اپنی گنوائی کیا دلمین سمائی
جن مان کے مرے ہونیسے شادان ہوئے کفار ای مادر غمخوار

دنیا مین میسر نہین ہونیکی زیارت ای صاحب عفت
اب روز قیامت پہ گیا آپکا دیدار ای مادر غمخوار

بچپن سے رہا سر پہ مرے آپکا سایہ یا باپ کا سایہ
اب کوئی بھی یاور نہین جز خالق غفار ای مادر غمخوار

اشرار کے نرغہ مین مجھے چھوڑ دیا آہ دل تنگ ہی واللہ
آباد کیا آپنے فردوس کا گلزار ای مادر غمخوار

کانٹا جو مرے گڑتا تھا آپ ہوتی تھین بیچین مخدومہ کونین
اب دیکھیے اس غم مین مری چشم ہی خونبار ای مادر غمخوار

اس غم سے جگر چاک ہی مجروح ہی سینہ دشوار ہی جینا
یان کون محبت سے کریگا مجھے اب پیار ای مادر غمخوار

کس منہ سے عنایت کہی اس غم کی حکایت فرماتے تھے حضرت
اک غم کا ہوا تیر کلیجے سے مرے پار ای مادر غمخوار

اب سالار ساہو کو ستر کھہ کا سفر ہی لشکر مخالف زیر و زبر ہی کڑہ مانک پور کی جنگ سخت کا بیان ہی سلطان الشہدا کے شیر مارنیکی داستان ہی بہرائچ آنا غنیم کا بھاگ جانا

نیزہ قلم میدان رزم کڑہ مانک پور مین علم ہی مرآت مسعودی مین رقم ہی جب سالار ساہو صدمہ ملال سلطان الشہدا سنکر ستر کھہ مین آئے سالار مسعود استقبال کرکے دولت سرا مین لائے جشن شاہانہ تین شبانہ روز تک ترتیب دیا سامان نشاط مہیا کیا ارکان دولت ملازمت سے ممتاز ہوئے خلعت فاخرہ سے سرفراز ہوئے سرحد کے افسرون نے لشکر کے بہادرون نے تقویت پائی مخالفون پر

خبر بھی آئی چند روز کے بعد ملک فیروز شہ آئے تین جاسوسون کو گذر دریاے سرو سے مع خطوط پکڑ لائے
دو جادوگر جو رایان کڑہ مانک پور کیطرف سے آئے تھے زین ولگام پر سحر لائے تھے تیسرا وہی حجام
بدانجام جسنے قتل کا بیڑا اوٹھایا تھا ناخن گیر پر زہر لایا تھا سلطان الشہدا نے دو کی جان بخشی فرمائی
سالار ساہو کے حکم سے حجام کی قضا آئی سر منڈاتے اولے پڑے برق شمشیر سے پھپھولے پڑے
پھر خطوط سے لفافہ کھل گیا راز مخفی بلبہ فہم مین تل گیا یہ خطوط رایان کڑہ مانک پور نے اس مضمون کے
لکھے تھے رایان نواحی بہرائچ کو بھیجے تھے کہ مسلمانون نے تنگ کیا ملک چھین لیا اگر ہم اور تم
ملجاوین شاید فتح پاوین پہلوان لشکر نے جاسوس کڑے اور مانک پور مین تعین فرمائے وہ یہ خبر لائے
کہ دونون مرلود بڑے غافل بے وقوف ہین یا دختر و پسر کی شادی مین مصروف ہین جنگ کا خیال نہین
فکر مآل نہین سالار ساہو شباشب کوچ کرکے جب قریب آئے فوج کے دو غول بنائے ایک نے
کڑے کو کڑا پکڑکر حلقہ کیا دوسرے نے مانک پور کو گھیر لیا فوراً ہر دو مقام پر جا پڑے خوب لڑے دونون
گرفتار ہوے ذلیل وخوار ہوے ہتھکڑی ڈالکر کڑے مانک پور سے نکال کر ستر کھہ کو چالان کیا کڑے
مانک پور کو لوٹ کر ویران کیا خزانہ بیشمار پایا ہر لشکری لونڈی و غلام باندہ لایا یہان سالار مسعود نے
قیدیون کو بہرائچ بھیجدیا سالار سیف الدین کے سپرد کیا پھر پہلوان لشکر نے ملک عبد اللہ کو کڑے کا
حاکم کیا اور ملک قطب حیدر کو مانک پور دیا خود ستر کھہ مین آئے سجدہ شکر کا بجالائے اس معرکے مین
مخالفون کا حوصلہ ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا متفق ہو کر بہرائچ کا محاصرہ کیا سالار سیف الدین کو گھیر لیا ادھر
سلطان الشہدا اور سالار ساہو شکار کو سوار ہوے بعد نماز ظہر سلطان الشہدا تنہا شیر ببر سے دوچار ہوے وہ
پہلے درخت کی جھاڑی مین غرایا پھر تڑپ کر سامنے آیا اسد اللہ کے پوتے پر وار کیا آپ نے خالی دیا
پھر ڈپٹ کر للکارا کلائی پکڑ کر تلوار سے مارا پہلوان لشکر نے یہ حال سنکر شکر کا سجدہ کیا مکان پر آکر صدقہ دیا
اوسی رات کو بہرائچ سے سالار سیف الدین کی عرضداشت آئی شورش غنیم کی خبر پائی سلطان الشہدا
پہلوان لشکر سے رخصت کے طلبگار ہوے مقابلے پر طیار ہوے آپ نے منع کیا سینے سے
لگا لیا فرمایا تو میری جان ہے پدر ضعیف چند روز کا مہمان ہے عمر آخر ہوئی وقت رحلت قریب آیا ہے زندگی سے
جی گھبرایا ہے اس وقت مین میری جدائی گوارہ نکرو جگر پارہ نکرو سلطان الشہدا بھی رونے لگے پدر ضعیف پر
نثار ہونے لگے کہا فی الحال رخصت کیجیے اجازت دیجیے چندے شکار مین دل بہلاونگا پھر چلا آونگا
اور حال غیب سے آگاہ تھے کہ آخری دیدار ہے یہی مشیت پروردگار ہے غرضکہ بعد ذلکہ سترہوین شعبان
سنہ ۴۲۳ ہجری مین بہرائچ آئے اعدا تاب مقابلہ نہ لائے نوک دم فرار ہوے حضرت مصروف سیر و شکار

ہوے جب تالاب سورج کنڈ پر جاتے تھے یہ فرماتے تھے کہ اس زمین مین بوے وطن ہماری آتی مدفن ہو یہ سورج کنڈ پرستش کا مقام تھا بالارک تصویر کا نام تھا آفتاب کی تصویر پتھر پر بنی تھی سورج کنڈ کے کنارے پر یہ سورج مکھی جمی تھی بہرائچ کو اوسیکے نام سے بسایا تھا معبد اپنا بنایا تھا سورج گہن کے روز مشرق و مغرب کے ہنود سردار بڑے مہنت زنار دار جماعت کثیر مرد و عورت جوان و پیر صبح سے شام تک پرستش کرتے تھے اوسی پتھر پر ناک رگڑتے تھے یکشنبہ کو بڑا ازدحام ہوتا تھا خلائق کا کثرت سے مقام ہوتا تھا سلطان الشہدا یہ حال دیکھکر فرماتے تھے یارون کو سناتے تھے کہ جب ہم یہان اسلام جاری کرینگے سب اطاعت ہماری کرین گے

نمونہ محشر رحلت پہلوان لشکر پھر سلطان الشہدا کا خواب مین شہادت کی بشارت پانا سیر دنیا سے سیر ہو جانا

خامۂ سیاہ لباس خونابہ دل بہاتا ہی مرثیہ غم و سوز ماتم یون سناتا ہی کہ پہلوان لشکر کو مفارقت فرزند نے ایسا ستایا کہ پندرہوین شوال کو روتے روتے درد سر ہوا یارون سے وصیت کی ستر کھہ مین دفن کرنیکی اجازت دی پھر چھبیسوین شوال سنہ ۴۲۳ ہجری کو درد سر مین رحلت کی مولف نے یہ تاریخ لکھدی

قطعہ تاریخ وفات

حضرت ساہو مہر برج کمال | شد فنا فی اللہ در راہ خدا
سال تاریخش عنایت تو بگو | گفت ساہو طالب اللہ بقا

بہرائچ مین قاصد آیا عبد الملک فیروز کی عرضداشت لایا معظم خان و شرف الملک و نظام الملک و ظہیر الملک و عین الملک و ملک نیکبخت نے پہلے مصلحتاً چھپایا پھر باہم کہا ہوکر یہ حادثہ سلطان الشہدا کو سنایا حضرت سلطان الشہدا کی گریہ و زاری لشکر کی بیقراری کے لکھنے سے قلم کے جگر مین شگاف ہی صریر خامہ مین صداے آہ صاف ہی ایک حشر عظیم بپا تھا واحسرتا کا شور مچا تھا حضرت پچھاڑین کھاتے تھے یہ فرماتے تھے کہ خواجہ احمد کی شرارت سے ہم جلاوطن ہوے گرفتار رنج و محن ہوے کابل مین والدہ ماجدہ نے رحلت پائی والد ماجد کو ستر کھہ کی زمین پسند آئی ہمکو غزنہ اشرار مین دشت پرخار مین چھوڑ گئے خود دنیا سے منہ موڑ گئے کاش اس وقت غزنین مین اپنے اقربا پاس ہوتا تو اپنی یتیمی پر نہ روتا اب کون مصیبت مین دلداری کریگا دست شفقت سر پر دھرے گا سر پسینے پر کون خون گرائیگا سینے سے لگائیگا بابا جان کہکے کس سے کلام کرونگا ستر کھہ مین جاکر کسے سلام کرونگا ہان زیارت مزار ہی جب سے دل فگار ہی جنگ مین مددگار کا سہارا نرہا کوئی بزرگ ہمارا نرہا پھر کلیجہ تھام کر پچھاڑین کھانے لگے

رو رو کر یہ فرمانے لگے ماتم نامہ

قبلۂ بحر و بر کا ماتم ہے
فوج مین ہو رہا ہی حشر بپا
کیون نہ سر پیٹون صدمۂ غم سے
تھا جو سردار لشکر اسلام
تھا جہان جسکے نور سے روشن

کعبۂ خشک و تر کا ماتم ہی
آج میرے پدر کا ماتم ہی
میت درد سر کا ماتم ہے
اوس فرشتہ سیر کا ماتم ہی
اوسی رشک قمر کا ماتم ہی
فاتحہ خیر کا پڑھو یارو

مجھپہ جو جان و دل سی عاشق تھا
ہند سے جسنے شرک دور کیا
خاک سر پر نہ کیون اوڑا وُن مین
غم کا اک ابر دل پہ چھایا ہی
جسنے شیر و نگا زہرہ آب کیا
ہند کے تاجور کا ماتم ہی

اوسی سینہ سپر کا ماتم ہی
اوس مجاہد بشر کا ماتم ہی
پدر نامور کا ماتم ہے
شہ والا گہر کا ماتم ہی
آج اوس شیر نر کا ماتم ہی

دس روز تک یہی حال رہا صدمہ کمال رہا کھانا پینا حرام تھا بڑا کہرام تھا لشکر مین حشر بپا تھا کہرام مچا تھا گیارہوین دن ارکان دولت نے سمجھایا رو رو کر سنایا کہ خدا کی رضا پر راضی ہو کر ضبط فرمایئے انتظام ملک مین دل بہلایئے ورنہ یہ کارخانہ درہم ہو جائیگا کچھہ بن نہ آیگا اس عرصے مین در دولت خاص پر مجمع عام ہوا خلقت کا ازدحام ہوا حضرت نے ایک ممبر بلند پر جلوہ فرمایا لوگون کو مخاطب ہو کر یہ سنایا یارو تمھارے سردار نے دنیا سے انتقال فرمایا خلد برین کو بسایا اب تمکو اختیار ہی ہر سردار اپنے کام کا مختار ہی جسکو لئیق پاؤ افسر بناؤ مجھہ مو ضعیف کو ایک گوشہ بس ہی عبادت معبود کی ہوس ہی ریاست سے بیزار ہون محبت خدا کا طلبگار ہون میری التماس دست بستہ قبول کرو مجھے اس بار عظیم کی تکلیف ندو مین تمھارا ممنون احسان ہون نو مہینے کا مہمان ہون پھر اپنی بھی وہی راہ ہی فردوس آرامگاہ ہی یہ کہکر زار زار رونے لگے ارکان دولت نثار ہونے لگے سب نے باواز بلند شور مچایا دست بستہ ہو کر سنایا کہ ہم تابعدار جان نثار ہین حضرت ہمیشہ سے ہمارے سردار ہین ہم ایسا عادل خدا دوست کہان پائینگے جسے سردار بنائینگے یہ کہکر پہلے سالار سیف الدین نے نذر دکھائی پھر باری باری سب کی نوبت آئی اوسیوقت عبدالملک فیروز کو حاکم ستر کھہ کا کر کے خلعت سر دیا مع اسپ و شمشیر روانہ کیا ایک تسلی نامہ لکھدیا پھر تمام امراے نامدار اطراف دیار کے نام فرمان صادر فرمائے خلعت ماتمی بھجوائے پہلوان لشکر کے مزار پر صدہا قرآن خوان مامور کیے محتاجون کو صدقے دیے خود انتظام بہرائچ مین دل بہلانے لگے سیر و شکار کو جانے لگے اکثر فرماتے تھے یارونکو سناتے تھے کہ ہم جبسے ہند مین آئے ہزار دن صدمے اوٹھائے اور بہرایچ مین اگرچہ جنگل ویرانہ ہی زاغ و بوم کا آشیانہ ہی مگر طبیعت بہل جاتی ہی اس زمین سے بوے اخلاص آتی ہی حاضرین طرز کلام سے پہچان گئے خلاصہ مطلب جان گئے کہ ہمکو بہر آگاہی سناتے ہین در پردہ وصیت فرماتے ہین اوس وقت فورًا بات کو ٹال دیا اور طرز پہ

کلام کیا مگر روز بروز شوق وصال الٰہی بڑھتا جاتا تھا کاروبار دنیا سے دل گھبراتا تھا القصہ اسیطرح
تین مہینے شادی غم نما مین گذرے محرم کا مہینا آیا آپ نے آغاز سال کا جشن ترتیب فرمایا ارکان
دولت کو خلعت وخدمات سے سرفراز کیا محتاجون کو زر نقد دیا اور خود وضو کر کے حجرے مین قدم رنجہ
فرمایا عبادت الٰہی مین سر جھکایا پڑھتے پڑھتے غافل ہوگئے آنکھ لگ گئی جانماز پر سو گئے خواب
مین سالار ساہو کو مع لشکر لب دریاے گنگ پایا شادی کا رنگ پایا محفل طرب آراستہ فرش بچھا تھا
سامان بزم طرب مہیا تھا جناب ستر معلےٰ کے ہاتھ مین پھولون کا ہار تھا آمد فرزند کا انتظار تھا
سلطان الشہدا کو دیکھکر سینے سے لگا لیا ہار گلے مین ڈال دیا فرمایا تیری شادی کا سامان طیار ہے
فقط تمھارے آنے کا انتظار ہے اتنے مین لشکر کی آواز سے بیدار ہوے خواب سے ہوشیار ہوے
وضو کرکے بعد فراغ نماز دیوان عام مین جلوس فرمایا فقرا و علما کو خواب سنایا عالمون نے تعبیر کی کتاب
مین ستر ہوین باب مین کیفیت خواب تحریر پائی اور یہ تعبیر پائی جسکو ایسا خواب نظر آئیگا جلد رتبۂ شہادت
پائیگا یہ سنکر حضرت کا چہرہ بحال ہوا رفع ملال ہوا فرمایا فضل الٰہی شامل حال ہے اب معبود حقیقی کا
وصال ہے پروردگار ہمکو اور ہمارے سب دوستون کو اس رتبے سے سرفراز فرمائے میراث
اسد اللہ الغالب سے ممتاز فرمائے

اب ہنود بہرائچ سے سخت لڑائی ہے اکیس تاجداران ہند سے دریاے کتھلا

پر صف آرائی ہے پھر فتح پانا باغ لگانا اور راے جوگیداس والی جولہ اور

گوبند داس کا آدمیت سے پیش آنا قاصد بھیجکر اطاعت مین سر جھکانا

دوسرے روز وکیل راجایان بہرائچ کا ملک حیدر کے ساتھ حضور مین آیا اس مضمون کا عریضہ لایا
کہ آپ نے اس ولایت مین آنا جانا مگر تیغ ہندی کا لوہا نہ پہچانا للہ اپنی فوج پر رحم فرماؤ سیدھے
چلے جاؤ حضرت نے جمعیت فوج کا استفسار کیا اونے اکیس تاجدارون کا نام لیا کہ راے رب
و راے سائب و ارجن و بہکن و گنگ و کلیان و مکرد و سنکر و کرن و بیربل و اجے پال
و سری پال و ہرپال و ہرکرن و ہرگہو و نرہر و رجو دہاری و نراین و دتو و نرسنگہ بہا ہمن کئی
لاکھ سوار جنگ پر آمادہ ہین بیشمار پیادہ ہین حضرت نے ملک نیکدل کو مع سات آدمی کے ہمراہ
قاصد کے کیا یہ حکم دیا کہ خود جاکر جواب خط کا زبانی سناؤ حقیقت جمعیت لشکر کی دیکھ آؤ

الحاصل ملک نیکدل نے بہا بھرین ہر راجہ سے ملاقات کی بعد ادائے رسم سلام یہ بات کی کہ
سالار مسعود اس ملک کی سیر و شکار مین چندے دل بہلا ینگے پھر چلے جاینگے بہتر ہی باہم ایک
قول و قرار ہو جاوے طریق صلح استوار ہو جاوے باہم اس ملک کو آباد کرین رعایا کو شاد کرین اون اجل رسیدون
نے جواب دیا غرور سے یہ کلام کیا کہ جب تک ہمارے تمھارے ایک لڑائی نہو گی صفائی نہو گی
جب غالب و مغلوب ہو جاینگے پھر راہ راست پر آینگے راے کرن نے کہا کہ تمھارے حق مین
یہان سے چلا جانا بہتر ہی آمادہ جنگ ہمارا لشکر ہی اور راے کلیان سب مین ہوشیار تھا مآل کار
سے خبردار تھا کہنے لگا صاحبو عقل کے ناخن لو سمجھکر جواب دو معاذ اللہ کیا سالار مسعود ڈر کر صلح کا
پیام کرتے ہین جو آپ یہ کلام کرتے ہین اونکو فقط آزمانا ہمارا منظور ہی ہمارے نزدیک اونکی طرف سے
پیام صلح دور ہی اگر وہ راضی ہون تو صلح کرلو ورنہ شکست کھاؤگے پچھتاؤگے یہ بلا کا جرار ہی فخر اسفندیار ہی
غزنین مین خواجہ احمد کو خیال مین نہ لایا سلطان سے آزردہ ہو کر ہند مین آیا مرگ پدر مین سترکھہ کا فتح کیا
ملک کا انتظام یہین سے کر لیا اب بھی یہی کلام ہی ہر جرار سے پیام ہی کہ جسے حوصلہ ہو سامنے آئے
جرات دکھائے ہر چند راے کلیان نے سمجھایا کسیکے خیال مین نہ آیا ملک نیکدل نے حاضرین جلسہ کے
تیور بیڈھب پائے اپنے لشکر مین سوار ہو آئے سلطان الشہدا سے سب ماجرا بیان کیا پھر بصلاح تجربہ کاران
بعد مغرب کے کوچ کا سامان کیا اس عرصے مین مخالف آگے بڑہ آئے تھے دریاے کتھلہ پر
مورچے لگائے تھے سلطان الشہدا ابھی صبح ہوتے ہی قضاے مبرم کیطرح جا پڑے اس انداز سے
لڑے کہ سالار سیف الدین کو ہراول لشکر فرمایا اور سردارون کا چپ و راست آگے پیچھے پرا جمایا خود بدولت
سبکے درمیان ہوے لشکر کی جان ہوے وہ اجل رسیدہ ایکبار لشکر پر ایسے گرے کہ زندہ نہ پھرے
سالار سیف الدین نے فوج کو دو پہر تک لڑایا پھر میان رجب اور امیر خضر اور امیر نصر اللہ نے سیدہی طرف
سے اور امیر ترکان و امیر بایزید نے بائین جانب سے گھوڑا اوڑایا سلطان الشہدا نے بھی سلیمانی فتح کی نشانی
علم کرکے گھس پڑے خوب لڑے لاکھون ملیچھ مارے ہزارون سر اوتارے لڑائی فتح کی شکست فاش
دی پھر جسکا منہ جدہر پھرا اودھر کا راستہ لیا چند گروہ لشکر اسلام نے پیچھا کیا اسباب بہت لوٹ کر پانچ
راجہ نامی کو قید کر لائے پھر اپنے شہیدون کے لاشے گڑوائے اس معرکے مین بہت سردارون
نے شہادت پائی آٹھ روز کے بعد بہرائچ کو معاودت فرمائی سلطان الشہدا جب سورج کنڈ کے قریب
آئے گرمی سے گھبرائے ایک مہوے کے سایے مین سورج کنڈ کے متصل ستانے لگے
فرمانے لگے کہ اس درخت سے مجھکو ایک محبت ہی اسی زمین سے الفت ہی حشر تک ہمارا یہان مقام ہو

یہ خطہ دار الاسلام ہوگا لوگ ہماری زیارت کو آوینگے چادرین چڑھاوینگے ہنو بھی مرادین مانینگے قبلۂ حاجات جانینگے پھر لشکر کے بیلدارون کو بلایا یہ فرمایا سو اس درخت کے تمام جنگل درخت جھاڑی جھنڈی کاٹ ڈالو زمین صاف نکالو ولایتی روشین بناکے ہر قسم کے درخت لگاؤ باغ بناؤ اور ایک چبوترہ اونچا سا اس درخت کے نیچے ہماری نشست کے واسطے طیار ہو گرد بیلا چنبیلی گلاب کیوڑا سیوتی کیتکی کی قطار ہو درمیان مین مختصر سا بنگلہ ہو چار طرف سبزہ جنگلہ ہو ہم جب تک یہان قدم نہ جمائینگے ظلمت جہالت و پرستش آفتاب کی نہ مٹائینگے رواج اسلام نہو گا کچھ انتظام نہو گا پھر میان رجب کو یہ خدمت سپرد کر کے بہرائچ مین تشریف لائے اور آدمی جابجا مقرر فرمائے کہ ہر قسم کے درخت ہندی جہان پاؤ میان رجب کو پہنچاؤ میان میان رجب نے چار روز مین تمام جنگل صاف کر دیا میدان شفاف کر دیا سورج کنڈ کے گرد تسویگہہ پختہ سے زیادہ زمین نکالی باغ کی روش ڈالی ہر طرح کی کلکاری ہونے لگی باغ کی طیاری ہونے لگی ولایتیون نے اپنی اپنی صنعت دکھائی دنیا مین بہشت بنائی ایک روز خود بدولت چبوترے پر جلوہ گر تھے حاضر افسران لشکر تھے کہ ایک وکیل راے جوگیداس کا کوہ جولہ سے تحایف نذر لیکر ملک حیدر کے ہمراہ حاضر آیا تھوڑی دیر کے بعد دوسرا وکیل گوبند داس کا تحائف پیشکش نذر لایا تمنا سے قدمبوسی راے جوگیداس و گوبند داس کی بیان کی اطاعت اسلام کی عیان کی حضرت نے وکیلون کو خلعت و انعام دیا اور وقت رخصت یہ پیام دیا کہ خاطر جمع سے اپنے ملک مین آرام کرو اطاعت اسلام کرو ہمکو تمھاری ملاقات کا شوق کمال ہے اس انسانیت سے دل بحال ہے اونکے بعد اطراف کے راجہ شکست کھا کر ظاہر رجوع لانے لگے نذرین بھجوانے لگے مگر پوشیدہ نامداران اطراف کو خط بھجواتے تھے فوج جمع کرتے جاتے تھے

اب شہر دیو اور بہر دیو کا فریون سے متفق ہوجانا فوج کثیر لا کر لب دریای کتھلہ پر پرا جمانا گوکھرو زہر آلودہ بچھا کر آتشبازی چھوڑانا پھر سلطان الشہدا کا فتح پانا

جب فریون نے کل سرداران ہند کو یہ تحریر کیا کہ اس لڑکے نے ملک ہمارے آبا و اجداد کا لڑکے لے لیا اگر تم سب ملکر ہماری مدد کرو بہتر ہے ورنہ سب کارخانہ ابتر ہے سب نے منظور کیا یہ جواب دیا کہ تم مسلح طیار ہو آمادہ پیکار ہو رہو ہم بھی مدد کو آتے ہین فوج بیشمار لاتے ہین پھر چند روز مین راے شہر دیو سنجولی سے آیا اور راے بہر دیو سگونہ سے جمعیت بیشمار لایا اور ہزارون گوکھرو آہنی زہر آلودہ بنواے زمین پر بچھواے پھر آتشبازی منگائی فوج پہاڑون سے بلائی دو مہینے مین سب سامان

درست کیا دریا کی گھاگرا پہ مورچہ لیا اور ایک پیام رسان خدمت مبارک مین آیا یہ پیام لایا کہ بہتر ہی ہمارا ملک
چھوڑ جاؤ یا مقابلے پہ آؤ حضرت نے جواب دیا برہم ہوکر یہ خطاب کیا کہ خبردار ہوجانا ہوشیار ہوجانا ہم
آتے ہین پھر بھگاتے ہین اور ملک حیدر و سالار سیف الدین و امیر نصر اللہ و امیر خضر و سید ابراہیم
و نجم الملک و ظہیر الملک و عین الملک و شرف الملک و نظام الملک و قیام الملک و نصر الملک و میان رجب
کے مشورے سے صبح کا کوچ قرار پایا اس عرصے مین یہ پرچہ اخبار آیا کہ غنیم نے مویشی لشکر کے پکڑ لیے رستون
مین جکڑ لیے سلطان الشہدا جوش شجاعت سے نیمچہ ملیمانی ٹیک کر اوٹھ کھڑے ہوے آمادۂ جنگ چھوٹے
بڑے ہوے نقارے کوچ کے بجنے لگے کوس و قرنا گرجنے لگے ایک آن مین آپونہچے تہ تیغ شمشیر
دھر لیا میدان خالی کر لیا ناریون نے جلکر آتشبازی کو آگ دی غازیون نے گھوڑون کی باگ لی آتشباز
کے شور سے گھوڑے بھڑکے سوار گر پڑے گو کھر و پر زہر گڑے بہت غازیون نے شہادت پائی
جنگ عظیم پیش آئی سلطان الشہدا اس حال سے آگاہ ہوے دوسری طرف سے روبراہ ہوے
فوج غنیم کو بیچ مین گھیر لیا ایک کو بھی زندہ جانے نہ دیا اونیس ۱۹ برس کی عمر مین کوسون تک بھگایا دریائے
کٹھلہ پہ ڈیرا جمایا پھر شہیدون کو دفن کیا لشکر کا جائزہ لیا ایک حصہ شہید شمار مین آئے دو حصے زندہ پائے
فاتحہ خیر کا پڑھکے آگے بڑھکے تین مقام فرمائے پھر بہرائچ تشریف لائے شہادت یاران ہمراہی سے
ملول ہوے دل بہلانیکو باغ کی آرایش مین مشغول ہوے کبھی کبھی اوسی چبوترے پر لب سورج کنڈ
جلوس فرماتے تھے ہنود اوس طرف سے تالاب پر آتے تھے بالارک پر ہار پھول چڑھاتے تھے
حضرت بت بالارک کو دیکھکر رہجاتے تھے میان رجب مزاجدان عرض پیرا ہوے یون گویا ہوے
کہ حضرت یہان گاہ گاہ نماز ادا فرماتے ہین اور ہنود اسی راہ بت پوجنے آتے ہین حکم ہو تو اس بت
کو توڑ ڈالون بالارک کا رگ و ریشہ نکالون سورج کنڈ پٹ جاے زمین ہموار نکل آے آپ نے متبسم ہوکر
فرمایا یہ راز خدا تمھارے فہم مین نہین آیا فرشتے ظلمت جہل اس مقام سے دور فرماتے ہین نور اسلام
کا مثل آب حیات کے چھڑک کر بچھاتے ہین چندروز مین یہ ظلمت خود بخود دور ہوجائیگی حکم خدا سے
یہ زمین پرنور ہوجائیگی مشیت ایزدی پر اپنی نظر ہی غیب کی سب خبر ہی مگر جب بوی شرک آتی ہی طبیعت
گھبراتی ہی پھر ادب احدیت سے ضبط کرتا ہون صفت قہاری سے ڈرتا ہون یہ فرماکے
حالت وجد مین آئے میان رجب گھبرائے خوف سے تھرائے دست بستہ ہوکر زبان پر لائے
میری عقل ظاہری کا قصور ہی نسبات باطنی سے بندہ مجبور ہی عفو کا امیدوار ہون بہت شرمسار
ہون اور اکثر ناواقفون کا میان رجب کو خواہرزادہ سالار مسعود اور بعضون کا پدر سلطان فیروزشاہ

جاننا محض خلاف صدق سے دور ہی انکا کمترین بندگان سلطان الشہدا ورنہایت تندمزاج ہونا صحیح مسطور ہی اور حضرت سلطان الشہدا کا نام اکثر دیار مین بالے میان و غازی میان و سالار غازی و نواح دہلی مین پیر بجلیم و خراسان مین سالار رجب ہی مگر تواریخ مین سالار مسعود غازی لقب ہی انکا اصل بعد دو گھڑی کے حضرت حالت اصلی پر آئے دو چار ماہ عالم شہود وحدت وجود مین مزے اوڑائے ہمت و شجاعت و فہم و فراست جود و سخاوت مین طاق تھے حسن یوسفی خلق محمدی ولایت حیدری کمالات عرفان مین شہرۂ آفاق تھے اللہ تعالے نے بعد حضرت سلطان الشہدا کے ایسا مجموعۂ صفات دوسرا خلق نہین فرمایا کسی ولی اللہ نے یہ رتبہ نہین پایا

اب بڑی قیامت ہی سلطان الشہدا کی شہادت ہی پھر سید ابراہیم کا بہرایچ سے مقتل مین آنا خواب مین بشارت شہادت پانا حسب ارشاد سلطان الشہدا جسد مبارک و سکندر دیوانہ و اسپ مادیہ وفادار کو دفن فرمانا پھر شہر دیو کو مار کر شہید ہو جانا

شب رنگ خامہ واسطے نشان مسطر پر غم کے سکندری کھاتا ہی صفحہ کاغذ پر بیتاب ہو کر لوٹا جاتا ہی روشنائی کی ظلمت مین منہ چھپاتا ہی شنگرفی سے اشک خونی کی کیفیت دکھاتا ہی غازیون کو رولاتا ہی یہ صدائے دلسوز سناتا ہی کہ ایک روز کوئی ہرکارہ جمعیت اعدای ہزیمت خوردہ کا قریب بہرایچ تک پرچہ لایا حضرت نے تمام ارکان دولت پیادہ سے سوار تک متصدی سے خدمتگار تک سبکو دیوان عام مین بلا کر فرمایا یارو تمنے آج تک وطن سے ہمارا ساتھ دیا حق رفاقت برادری ادا کیا مین تمھارا احسان مند ہون دل سے خورسند ہون اب موت کا سامنا ہی وقت آخر یہ التجا ہی کہ جسکو مینے ستایا ہو یا کسی نے مجھسے آزار پایا ہو معاف کرے دل کو صاف کرے فراق صوری نزدیک ہی اب وصل وحدہ لاشریک ہی یہ سنکر سب آب دیدہ ہو کر رونے لگے گردیہر گریہ کہکر نثار ہونے لگے کہ ہم حضور کے فرمان بردار ہین شہادت کے طلبگار ہین خدا حضور کا سایہ ہمارے سر پر قایم رکھے ظل عاطفت دائم رکھے ہم اگر حضور پر نثار ہو جائین دلکی مراد پائین حضرت نے فرمایا مرحبا جزاک اللہ مگر مدت دراز تک مہم سخت پیش آئی خدا کے فضل سے فتح پائی اب تمام ہنود نے ہجوم کیا ہی لشکر اونکا بے انتہا ہی اور ہمارا لشکر قلیل ہی اسکی کیا سبیل ہی ہم تو آبا و اجداد کا طریقہ نچھوڑینگے منہ نہ موڑینگے

تمکو اگر ہماری خوشی منظور ہو تو سن لو کہ صاحب اہل و عیال وطن کو جائین اپنی جانین نہ گنوائین جس قدر مال و زر درکار ہو خزانے سے لو ورنہ تمھاری جان جائیگی ہمپر بدنامی آئیگی لو خدا حافظ گھر جانیکا سامان کرو ہمپر احسان کرو اور جو ہماری طرح بے گھر بار ہو شہادت کا طلبگار ہو خانہ بدوش ہو محبت الٰہی کا جوش ہو اوسے اختیار ہے چاہے گھر ہو آئے چاہے ہمارے ساتھ مرجائے یہ فرماکر زار زار رونے لگے سب سے ملکر رخصت ہونے لگے اوس وقت سلطان الشہدا کی گریہ و زاری لشکر کی بیقراری ہر ایک سے لپٹ لپٹ کر رونا ارکان دولت کا گرد پھر کر نثار ہونا فوج کے کہرام مچانے سے بیتاب ہو کر بلبلانے سے حشر بپا تھا عجب تلاطم مچا تھا جب نعرہ الوداع فرماتے تھے طبقات ارض و سما تھراتے تھے اہل لشکر پتھرون سے سر مارتے تھے سب یہی پکارتے تھے ہم ہزار جان سے قدم مبارک پر نثار ہین شہادت کے طلبگار ہین سبحان اللہ ہم گھر جائین حضرت یہان شہادت پائین ہمارے دوش پر سر گران ہے اب یہین قبر ہے یہین مکان ہے حضرت پر فدا ہونے کی آرزو ہے مرجانے مین آبرو ہے حیات ابدی اسیکا نام ہے دنیا ایک نجس مقام ہے آلایش دنیوی سے روح کو پاک کرینگے جسم خاکی کو تہ خاک کرینگے حضرت نے فرمایا بھائی خیر ہے کیون مفت جان دوگے کنبہ ویران کروگے خوشی سے گھر جاؤ اہل و عیال کو دیکھو بھالو یہ سنکر سب نے کہا ہم ایسا نکرینگے حضرت کے ساتھ مرینگے حضرت نے فرمایا جو یہی رضا ہے دیر کیا ہے پھر ہاتھ اوٹھاکر فاتحہ خیر کا پڑھا ذوق شہادت دل مین بڑھا تمام نقد و جنس فوج مین تقسیم کیا فوراً صرف کرڈالنے کا حکم دیا فرمایا ایسا نہو کچھ باقی رہجاے بازپرس کی نوبت آئے دیکھو حضرت عیسیٰ کے دامن مین سوزن الجھی ہوئی آسمان پر جانیسے کیا حال ہوا فلک چارم سے آگے بڑھنا محال ہوا پھر چند ہزار پیادہ و سوار بطور چوکی کے مقابلہ غنیم کو دو کوس آگے بہرایچ سے مقرر فرمائے خود خلوت سرا مین تشریف لائے اوس وقت سے کھانا پینا قطعاً چھوڑ دیا عطر و پان کا بکثرت استعمال کیا ہر وقت ذوق شہادت دلمین زیادہ پاتے تھے اکثر فرماتے تھے

بیت وعدہ وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز تر گردد +

تیرہوین رجب سنہ ۲۴ھ ہجری ہفتہ کے روز صبح کاذب کے اندھیرے مین وہ تیرہ دل سلطان الشہدا کی چوکی پر ٹوٹ پڑے یلان نامدار مسلح طیار تھے خوب لڑے ادھر سلطان الشہدا نے خبر پائی فوراً کوچ کے نقارے پر چوب لگائی امیران نامدار کو طلب کیا سالار سیف الدین کو حکم دیا کہ تم چوکی کی مدد کرو اس بلا کو رد کرو پھر آپ نے غسل فرمایا لباس شاہانہ زیب جسم کرکے عطر لگایا شمشیر و خنجر حیدری زیب کمر تاج شاہانہ سر پر سجائے چار آئینہ آئینہ دل صاف تھا دنیا کی کدورت سے شفاف تھا خود و زرہ سے کنارہ کیا لوہا لادنا نہ گوارہ کیا اسپ مادیہ خنگ تحفہ عراق تھی ہم طویلہ براق تھی اوسکو تمام زیور سے سجایا عروس بنایا فجر کی نماز ادا کرکے

شہادت کی دعا کر کے سوار ہوے وصال معبود کے طلبگار ہوے تمام فوج کو چپ و راست پیش و پس کر کے کوچ کیا اوسی موے جاے مدفن اپنے کے نیچے جو عالم روحانی مین دیکھا تھا سورج کُنڈ پر دم لیا فوج ہمراہی جاتے کے ساتھہ ہی غٹ پٹ ہو گئی باہم لپٹ ہو گئی مخالفون کے قدم میدان سے ہٹ گئے کائی کی طرح پھٹ گئے دور سے تیرون کا مینہ برسانے لگے برچھیان چمکانے لگے یہان غازیان نامداریان خنجر گذار ڈاڑھیان منہ مین داب کر تکبیر کہکر ٹوٹ پڑے دل کھولکر لڑے برق شمشیر چمکاتے تھے خون کا مینہ برساتے تھے جسپر ایک کروار کرتے تھے شعلۂ شمشیر سے جلا کر فی النار کرتے تھے حسام خون آشام جس زبردست کے سر پر پڑی زمین مین گڑی گھوڑے کے سُم سے پیش قدمی کر کے گم ہو گئی

قضاے معلق مبرم ہو گئی **بند**

سر پہ پڑی جو تیغ تو سوے کفل چلی آئی ادھر سے تیغ اودھر سے اجل چلی	وہ سر کے بل زمین پہ جا پایہ نکل چلی دو آفتون نے دشمن دین کو دبا لیا	بجلی سی جس لعین پہ چلی بر محل چلی سر تیغ نے لیا تو اجل نے گلا لیا

تلوارون کے قبضے مین اجل رسیدون کی جان تھی موت بھی اسی کی مین امان امان تھی کبھی ہلال کی صورت

فلک پہ تھی پلک مارتے ہی پشت سمک پہ تھی **بیت**

ساتون طبق لرزتے تھے اک اونچ نیچ مین	کہتی تھی موت کون پڑے تیرے بیچ مین

خود و بکتر زرہ چار آئینہ بار خر تھا ایک وار مین موم سے نرم تر تھا **بند**

یونہی جو خود پر تو پڑا ایک قلم شگاف آئی زمین پر تو زمین بولی بس معاف	سر سے گذر کے سینہ مین آئی تا بہ ناف نزدیک تھا جدا جو نہ وہ شعلہ تاب ہو	اوتری جو ناف سے تو کیا اسپ کو بھی صاف گاو زمین ہلال ہو مچھلی کباب ہو

جو شمشیر آبدار کے قبضے مین آیا قابض روح نے اوسکی روح پر قبضہ پایا تلوارون کے سایہ مین موت کا گھاٹ تھا باڑھ پر دریاے خون کا پاٹ تھا لاشے دھڑ دھڑاتے تھے سر حباب کی شکل بہتے جاتے تھے رآن کی مچھلیان خوف سے طپان تھین جو خود مین تھے اونکی ناکون کے سوراخ مین نہان تھین اور جو ناقوس بجاتے تھے گھنٹہ ہلاتے تھے بڑے شہرۂ آفاق تھے اون کے کانو نکے گھو نگھے گھڑیال کی آواز کے مشتاق تھے جو بڑے مہنت موہن بھوگ زہر مار کرتے تھے بڑھ کر تلوار کرتے تھے جوگی کے جرار تھے ہند مین نمودار تھے لات و منات پر جان و دل سے فدا تھے جسم اونکے گھوڑون کی ٹاپون سے پیادون کی لاتون سے حلوا سے تھے چوٹیان مار آبی تھین خون سے گلابی تھین ایکطرف شہداے سرخ رو کمان ابرو ترائی کی زمین پر فرش زمردین پر شیرون کیطرح آرام سے پانون پھیلائے سوتے تھے حورین نثار غلمان نگہبان تھے فرشتے نگہبان تھے شراب شہادت سے مخمور تھے بدنون پر گلہاے زخم

کھلے تھے ایسے چور ستھے راہ خدامین جان نذر کی تھی جنت النعام مین لی تھی رحمت الٰہی کا ظہور تھا چہرون پر طور کا نور تھا نشہ شراب طہور سے چیت پڑے ستھے غلمان دست بستہ گرد کھڑے تھے خون کا فوارہ کنگرہ عرش تک جاتا تھا آتش دوزخ کو بجھاتا تھا مرتے پر بھی قبضۂ شمشیر پر ہاتھ تھا شہداے بدر و اُحد کا ساتھ تھا جسم خمدار تھے چہرے گلنار تھے سورج کنڈ نور اسلام سے آفتاب تھا پر نور تالاب تھا پسینون کی خوشبو سے پانی گلاب تھا کوثر کا جواب تھا روح کا مبدءِ فیاض سے وصل ہوگیا نقل سے اصل ہوگیا غرضکہ آٹھ پہر برابر صبح تک ایک حشر بپا تھا موت کا بازار کھلا تھا دوزخ اور بہشت کی خریداری تھی ناریون کی گرم بازاری تھی حدود نیپال سے پہاڑون کے نیچے نیچے گھاگرا تک فوج مخالف کا پڑاو تھا بڑا جماو تھا صبح غنیم کی اور مدد آئی بڑے بڑے سردارون نے سالار سیف الدین کے ساتھ شہادت پائی صبح سے دوپہر تک لشکر اسلام کے جرار پیادہ و سوار دو حصہ راہ خدا مین نثار ہوے ایک حصہ زندون مین شمار ہوے حضرت جب کسیکی شہادت کی خبر پاتے تھے رو کر فرماتے تھے شکر ہے عاقبت بخیر ہوئی نصیب جنت کی سیر ہوئی جب شہادت سالار سیف الدین کی خبر آئی چہرۂ مبارک پر اوداسی چھائی صدمہ فراق احباب سے گھبرانے لگے رو کر فرمانے لگے کہ افسوس ہمارے ساتھی دنیا سے منہ موڑ گئے ہمکو تنہا چھوڑ گئے دو گھڑی کا وقفہ نکیا ہمارا ساتھ ندیا پھر فرمایا جسطرح سے ہو سالار سیف الدین کو دفن کرو اور شہیدونکو سورج کنڈ مین ڈال دو انکی شہادت کی برکت سے ظلمت کفر سورج کنڈ کی دور ہو باقیماندہ غارون اور کنوؤن مین ڈالے جائین مخالف ناپاک ہاتھ نہ لگانے پائیں ہمراہیون نے ویسا ہی کیا تمام غارون اور کنوؤن اور سورج کنڈ کو شہدا کی لاشون سے بھر دیا پھر حضرت جوش محبت سے بیقرار ہوے ہر ایک کو یاد کر کے یون اشکبار ہوے

شہادت نامہ

خدا کی راہ مین یاور مرے شہید ہوے
وہی مجاہد و رہبر مرے شہید ہوے
ریاض شرع پر اس دشت مین خزان آئی
رفیق و صاحب خنجر مرے شہید ہوے
سحر سے شام تک اک حشر ہوگیا برپا
تمام فوج کے افسر مرے شہید ہوے
سیاہ پوش ہے چرخ کبود اس غم سے
وہی دلاور و صفدر مرے شہید ہوے

جوان صالح و ہمسر مرے شہید ہوے
کوئی نہین ہے زندہ جو مجکو پرسا دے
امیر صاحب لشکر مرے شہید ہوے
کسے مین پکارون کہان کہان ڈھونڈھون
عزیز و یوسف پیکر مرے شہید ہوے
امیر لشکر اسلام و یاور و انصار
فدائے شرع پیمبر مرے شہید ہوے

جو میرے لشکر اسلام کے ہراول تھے
مجاہدان مظفر مرے شہید ہوے
شجاع و رستم دوران و ثانی بہرام
ہزارون شیر دلاور مرے شہید ہوے
کرونمین کس طرح سے انتظام لشکر کا
رفیق و بھائی برادر مرے شہید ہوے
جو رزمگاہ مین بڑھ بڑھ کے نام کرتے تھے

پھر گھوڑے سے اوترکے تازہ وضو کر کے بعد نماز ظہر دفن شہدا پر آئے

نماز جنازہ پڑھکے دعاے مغفرت زبان پر لائے وہان سے سورہ فتح پڑھکر سوار ہوے ہمراہ بانی تیا
ہوے سکندر دیوانہ فہم و فراست مین فرزانہ سر حلقۂ عاشقان محبوب اللہ تھا مصاحب خاص مقبول
بارگاہ تھا حضرت ابراہیم بن ادہم کے سلسلہ مین مرید تھا بڑا سعید تھا ہمیشہ ادہمیون کے طریق پر سر و پا
برہنہ چھڑی لیے جلو مین پیادہ پا رہتا تھا اور سگ سنگھل ایک رفیق قدیم کا کتا بھی ساتھ لگا رہتا تھا
یہ دونون پیش و پس ہمراہ ہوے جلودار شاہ ہوے غازیون نے تلوارین میان سے نکال لین برچھیان
سنبھال لین آپس مین کہتے تھے آج وہ تلوار کرینگے غنیم کو دم مین فی النار کرینگے میدان سے
زندہ نہ پھرینگے شہادت کی چاہ مین جان دینگے رستم کی گو تھرائیگی زمین ہلائیگی خاتمہ بالخیر ہے ہم ہین اور
جنت کی سیر ہے وہان مخالفین کے ہرکارون نے اپنے غول کی راہ لی خبیثون کو خبر دی ہوشیار ہو ہو آمادہ
پیکار ہو شیر خدا کے یادگار نے خود بدولت قصد جہاد فرمایا ہے شیر ژیان بپھرا ہوا میدان مین آیا ہے
آج حشر بپا ہوگا معرکہ بڑا ہوگا جب تلوارین کھینچ کر دوچار ہونگے ناری شعلۂ شمشیر سے جا بجا فی النار ہونگے
تلوار خراسانی کی آنچ نہ اٹھا سکینگے فوراً اجل جا بینگے فتح و نصرت ساتھ ہے تلوار کے قبضے پہ ہاتھ ہے
ہیبت تلوار کی آفتاب کو شرماتی ہے پلک جھپکی جاتی ہے ایک ایک ہزار و بسیار پر بھاری ہوگا زندگی سے جی
عاری ہوگا ہیبت ہوگا وہ تلاطم کہ دل کوہ ہلیگا + شمشیرونکی دھارون مین تمھین گھاٹ ملیگا
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دور سے گرد اوٹھی سلطان ذیشان نمود ہوے آنکی آن مین موجود ہوے
ہیبت تھا شور کہ دیکھو وہ دلیر آن ہی پونہچا + لو سامنے بپھرا ہوا شیر آن ہی پونہچا + آتے ہی
فوج غنیم ہٹ ہو گئی باہم لپٹ ہو گئی تلوار چلنے لگی زمین دہلنے لگی برق شمشیر سلطان الشہدا جس
سوار کے سر پر پڑتی تھی دو پارہ کر کے تنگ سے جست گذر کے زمین مین گڑتی تھی روح سواے جہنم کے
راہ نپاتی تھی قعر سقر مین منہ چھپاتی تھی جانون پر وبال تھا بھاگنا محال تھا آتش شمشیر نے موت کا بازار
گرم کر دیا غنیم کا لوہا آب شمشیر سے بجھا کر نرم کر دیا ہڈیون کا چونا بنایا خاک مین ملایا غازیون کی تلوارین
بے غلاف ہوئین دم مین صفین صاف ہوئین نعرۂ تکبیر بلند ہوا در توبہ بند ہوا دم مین بیدم کر کے
مرغ بچون کو زک دیکے بھگا دیا میدان مار لیا اور غازیان جرار نے بھی پایۂ شہادت کا پایا حورون کو
گلے لگایا جس غازی کی روح نے اولٹ کر دیکھا سامنے حور پائی ہاتھ مین شراب طہور لیے نظر آئی
سلطان الشہدا کی جدھر نگاہ جاتی تھی سواے لاش شہدا کے کوئی شے نظر نہ آتی تھی اللہ رے ضبط
اسپر بھی ذوق مشاہدہ الٰہی مین دل بحال تھا چہرہ مبارک شوق شہادت سے لال تھا یہ استقلال اور
رتبہ کمال سواے خاصان خدا کے کسے نصیب ہے وہی متحمل ہو جو خدا کا حبیب ہے قصہ مختصر آشہدو

اور بہر دیو نے بھاگ کر ایک ٹیکرے پر مقام کیا دم لیا پھر خندقون کی آڑ سے باغ کے گرد گھر آئے فوج قلیل پر جو باغ مین بچ رہی تھی تیر برسائے ناگاہ تیر قضا رائے شہر دیو کی کمان سے سر ہوا سلطان الشہدا کی شہ رگ پر کارگر ہوا سکندر دیوانا خدمتگار پرانا برابر تھا اوسنے فوراً گھوڑے سے اوتار لیا اوسی مہوے کے نیچے لٹا دیا سر اطہر زانو پر رکھکر رونے لگا روے مبارک قبلہ رو کر کے بیقرار ہونے لگا سلطان الشہدا نے آنکھ کھول کر محبت سے نگاہ کی آنسو بھر آئے متبسم ہوکر صدمہ درد سے آہ کی کلمۂ شہادت زبان پر آیا دنیا سے انتقال فرمایا اکیسوین ۲۱ رجب صبح صادق یکشنبہ سنہ ۴۰۵ ہجری مین عالم کو پرنور فرمایا اجمیر مین ظہور فرمایا اٹھارہ ۱۸ سال گیارہ ۱۱ مہینے چوبیس ۲۴ روز دنیا کی ہوا کھائی اونیسوین ۱۹ سال اول وقت عصر روز یکشنبہ چودھوین ۱۴ رجب سنہ ۴۲۴ ہجری کو بہرائچ مین جہاد کرکے شہادت پائی روح پاک کا مبدۂ خاص سے وصال ہوا الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب کا حال ہوا بل احیاء عند ربہم سے حیات ابدی کی بشارت پائی

تاریخ شہادت اس آیت سے ہاتھ آئی

قطعہ تاریخ از آیہ کلام اللہ شریف

حضرت مسعود غازی سرور شہداے ہند　　بود ذات عالیش شرع نبی را منتظم
یافت از حق چون حیات سرمدی تاریخ سال　　خود خدا فرمود بل احیاء عند ربہم

۴　　۲۴

ایضاً فارسی

حضرت مسعود غازی واقف اسرار اللہ　　شد فنا فی اللہ زین دار فنا با غر و جاہ
سال تاریخ شہادت در سن ہجری بفکر　　زد رقم کلکم وصال قبلہ ایمان پناہ

ایضاً اردو

قبلہ گاہ جہان شہید ہوے　　مہر ہفت آسمان شہید ہوے
ہے یہ سال شہادت مسعود　　آہ ای واجوان شہید ہوے

سکندر دیوانہ یہ حال دیکھکر دیوانہ ہوگیا ہوش وحواس سے بیگانہ ہوگیا ایک نعرہ جگر پر سوز سے مارا لشکریون کو پکارا یارو قیامت آئی سلطان الشہدا نے شہادت پائی یہ سنکر تمام لشکری چلانے لگے پچھاڑین کھانے لگے عجب کہرام تھا وحش وطیر کا ازدحام تھا زمانہ تیرہ وتار ہوا شفق فلک سے خون برسا حشر نمودار ہوا آسمان تھرایا زمین مین زلزلہ آیا بحر وبر خاک اڑا کر آنسو بہانے لگے جن وانس فریاد مچانے لگے رضوان نے جنت کو آراستہ کیا حورونکو مژدۂ وصل کا پیام دیا روح مبارک کو گلگشت فردوس کی بشارت دی ملایک نے اس شہادت کی شہادت ادا کی آخرش غازیان جانباز نے زندگی سے ہاتھ اوٹھائے تلوارین کھینچکر مقابلے پر آئے ایک مرتبہ غنیم پر ٹوٹ پڑے دل کھولکر لڑے شام تک سب شہید راہ خدا ہوے بحر رحمت مین آشنا ہوے

حیات ابدی پائی جنت ہاتھ آئی کوئی زندہ نرہا وہی کیا جو کہا سکندر دیوانہ نے ہزارہا تیر کھایا زانو سے قدم کے نیچے سے نہ سرکایا قدم مبارک پر گر کر مالک پر فدا ہوگیا شہید ہوکر حق خدمت سے ادا ہوگیا اسپ بادیہ خنگ بھی چند تیر کھاکر بیدم ہوئی مالک کے ہم قدم ہوئی جب رات کی اندھیری چھائی فوج غنیم باغ مین آئی چاندنی مین سلطان الشہدا کی لاش تلاش کی خدا نے اونکی آنکھون مین خاک ڈال دی ایسی اندھیری آنکھون مین چھائی کہ لاش نظر نہ آئی پھر سوچے یہان مسلمانون کا خون گرا ہی ہمارا ٹھہرنا نا روا ہی اب لشکر مین جاکر زندہ مردہ کا شمار کرینگے صبح آکر دیکھ لینگے یہ سوچکر غول بیابانی نے باغ سے قدم اوٹھائے اپنے مقام پر آئے تاریخ ہندی مین مسطور ہی اجیارج برہمن کی زبانی مذکور ہی کہ وقت نصف شب اوسی رات کو سلطان الشہدا نے شہر دیو سے خواب مین فرمایا کہ تو مجھکو شہید کرکے اپنے دیرے پر آیا اب چاہتا ہی کہ دنیا مین آرام کرے حکمرانی کا کام کرے یہ امر مشکل ہی صبح تو بھی جہنم واصل ہی وہ یہ خواب دیکھکر گھبرا گیا خوف سما گیا یہان سگ سنگدل رات بھر شیرونکی لاشین گیدڑون سے بچایا کیا سرہانے آنحضرت کے ماتم مین چلایا کیا اور دو تین مسلمان جو باغ مین زخمی سسکتے تھے اوٹھ نہین سکتے تھے ستا شب افغان وخیزان میر سید ابراہیم پاس آئے سر پیٹا چلائے کہ یہ کیا ستم ہوا کا خانہ درہم ہوا مالک نے شہادت پائی قیامت آئی سید صاحب حضرت کے ہم عمر وہمنشین تھے نہایت حسین تھے بڑے دوست تھے ایک جان دو پوست تھے سلطان الشہدا نے جب ارادہ جہاد کا کیا تھا حفاظت اسباب کے واسطے مع شاگرد پیشہ کے بہرایچ مین آپ کو چھوڑ دیا تھا یہ حادثہ سنکر سکتے کے عالم مین خاموش ہوے جگر تھام کر بیہوش ہوے ایک ساعت کے بعد جب ہوش آیا ہمراہیون سے فرمایا کہ ہم حضرت کے ہمراہ یہان آئے تھے تمکو ساتھ لائے تھے وہ دنیا سے منہ موڑ گئے ہمکو تنہا چھوڑ گئے اب ہم یہ صورت کسے دکھائینگے لو اکر مر جائینگے جسکو مرنا ہو ہمراہ آئے ورنہ رخصت ہو جائے تمام لشکر نے دست بستہ عرض کیا یہ کون بات ہی ہمارا آپ کا لب گور ساتھ ہی مگر شب درمیان ہی صبح موت کا سامان ہی رات کو راہ بھول جائینگے تاریکی مین وہان کیا بنا ئینگے دنکی روشنی مین لڑینگے شہر خاموشان آباد کرینگے سید صاحب نے فرمایا ہمارے حواس بجا نہین کچھ سوجھتا نہین جو بہتر ہو کرو پھر زار زار رونے لگے بیقرار ہونے لگے اہل لشکر نے کہرام مچایا طبقات ارض وسما کو ہلایا عجب عالم تھا جوان مرگ کا ماتم تھا سید صاحب سر وسینہ پر ہاتھ مارتے تھے اور یہ کلمات ماتم ادا کرکے واسیدا پکارتے تھے

ماتمنامہ

قبلۂ دوجہان کا ماتم ہی
چشم پرنم ہی چشمۂ زمزم

کعبۂ رستان کا ماتم ہی
قبلۂ مومنان کا ماتم ہی

سرور سروران کا ماتم ہی
حشر برپا ہی نوجوانون مین

خسرو خسروان کا ماتم ہی
رحلت نوجوان کا ماتم ہی

ایک عالم میں ہے بپا کہرام
آج صاحب قران کا ماتم ہے

خاکساران ہند میں نالان
قطب ہندوستان کا ماتم ہے

کیون نہو آج چرخ نیلی پوش
آفتاب جہان کا ماتم ہے

جبہ سا جسکے در کا ہے خورشید
اوس فلک آستان کا ماتم ہے

حور و غلمان ہین آج ننگے سر
خلد کے کاروان کا ماتم ہے

روکے یہ کہہ رہا ہے تیر فلک
میرے ابرو کمان کا ماتم ہے

چرخ پر ہے سیاہ پوش زحل
ہند کے مہمان کا ماتم ہے

رو رہے ہین فلک پہ حور و ملک
شاہ جنت مکان کا ماتم ہے

تھا جو اولاد حیدر کرار
اوسی شیرین زبان کا ماتم ہے

ملک الموت بھی یہ کہتے ہین
شاہ عرش آشیان کا ماتم ہے

خاصہ بارگاہ رب جلیل
مورد امتحان کا ماتم ہے

اسی عالم مین روتے روتے بیہوش ہو گئے آخر شب نام کو سو گئے خواب مین ایک ٹیکرا بلند نظر آیا گلہاے بہشت سے آراستہ پایا درمیان مین سلطان الشہدا البلباس سرخ تخت مرصع پر زیب انجمن تھے گرد شہدا کے لشکر حلہ ہاے بہشت در بر حلقہ زن تھے ملائک چتر شاہی پھراتے تھے غلمان چنور ہلاتے تھے سید صاحب ہر چند اوپر جانے کا ارادہ دلمین لاتے تھے راہ نپاتے تھے سلطان الشہدا نے دیکھکر فرمایا ابھی تمھارا وقت نہین آیا صبح دنیا مین چند کام بناؤ گے شام تک سرخرو ہوکر ہمارے پاس آؤ گے یہ فرماکر اسپ مادیہ خنگ پر سوار ہوکر کسیطرف کو روان ہوے سید صاحب پیچھے دوان ہوے عرض کیا جو حکم پاؤن بجا لاؤن فرمایا وجود ظاہری ہمارا باغ مین مہوے کے نیچے بے گور و کفن ہے کسوت و سلاح زیب تن ہے اور سکندر دیوانہ کی بھی بانیتی لاش ہے اسپ مادیہ بھی ایک طرف پاش پاش ہے اور شہدا بھی ہیجان ہین ملائک نگہبان مین تم سبکو دفن کرد شہردیو سے ہمارا قصاص لو اسمین تمھارا بھی کام تمام ہوگا شہیدون مین نام ہوگا یہ خواب دیکھکر سید صاحب بیدار ہوے جوش محبت سے شہادت کے طلبگار ہوے زندگی سے دل گھبرایا فوراً غسل کرکے جامہ گران بہا پہنکر عطر لگایا پھر سلیدارون کو ہمراہ لیا فوج کو چپ و راست کیا باغ مین آکر جسد مبارک کو مع کسوت و سلاح مہوے کے نیچے عین نشست گاہ پر حسب وصیت دفن کیا سکندر دیوانہ کو بھی برابر قبر بناکر رکھدیا پھر گھوڑی دفنائی ہر ایک شہید کی جابجا قبر بنائی سورج کنڈ پر خاک تودہ بنایا شہدا کو چھپایا اوس روز سے ظلمت کفر سورج کنڈ کی دور ہوئی وہ زمین برکت اسلام سے پر نور ہوئی اب زیارت گاہ جہان ہے ہم رتبہ آسمان ہے سلطان الشہدا نے حالت جذبہ مین میان رجب سے جو فرمایا تھا راز الہی سنایا تھا وہ اب نظر آیا ملائک نے برکت شہدا سے سورج کنڈ کو نور اسلام سے مہر منور بنایا پھر سید صاحب نے اپنی قبر بھی متصل قبر سکندر دیوانہ کے بنائی پھر کمر مین اس کام سے فرصت پائی میدان مین آ گئے مخالف گھبرائے کچھ لشکر اسلام نے جا کر کیا باغ مین پڑاو کیا آگے شہردیو نے میدان لیا سید صاحب سے مقابلہ کیا لڑائی ہونے لگی صفائی ہونے لگی سید صاحب جوش حیدری سے گھوڑا چمکا کر سامنے آئے

شہر دیو کو للکار کر زبان پر لائے او جوان اگر مرد ہی مقابلے پر آ اپنا ہنر دکھا وہ بھی طیش مین آکر دوچار ہوا فوراً فی النار ہوا پھر سید صاحب نے بھی شہادت پائی یارون نے اوسی قبر تک لاش پونہچائی جب تجہیز و تکفین سے فراغت کی میدان مین یورش کر کے سب نے خلد برین کی راہ لی فقط خیدخد تسگار اور دو غلام سلطان الشہدا کے زخمی زندہ بچکر بہرایچ آئے مدت العمر خدمت جاروب کشی کی بجالائے اور جس جس ملک مین حضرت کے نمکخوار تھے بڑے بڑے سردار تھے بعد آپ کے سب نے شہادت پائی اسلام کی بیخ جمائی ہر شہر و دیار مین ایک نہ ایک شہید لشکر سالار مسعود ہی قبر اوسکی موجود ہی کوئی مقام خالی نہین ہی کل ہند زیر نگین ہی ان سب محاربات سلطان الشہدا مین پانچ کرور باون لاکھ چھیتر ہزار سات سو ستانوے فوج مخالف کے مقتول شمار مین آئے ایک عرصے کے بعد سید حاجی احمد و سید حاجی محمد سالار ساہو کے ملازم ستر کھہ سے بہرایچ آکر مجاور کہلائے سلطان الشہدا اپنی زندگی مین انکو بہت مانتے تھے غزنون کے برابر جانتے تھے بعد شہادت کے بھی وہی مہربانی فرماتے رہے نذرین دلواتے رہے اب تک اونھین کی اولاد مجاور مزار ہی سوا اونکے دوسرے کو نذر دینا بیکار ہی القصہ بعد شہادت سلطان الشہدا کے مظفر خان نے بھی انتقال کیا ہنود نے اونکی اولاد کو اجمیر سے نکالدیا دو سو برس سے زیادہ پھر رسم بت پرستی کی جاری رہی ہنود کی عملداری رہی +

حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا عہد پتھورا مین اجمیر آنا جوگی جیپال وزیر و مرشد پتھورا کا ایمان لانا پھر شہاب الدین غوری کا آنا پتھورا پر فتح پانا قطب الدین ایبک کو دہلی کا حاکم بنانا خود غزنین کو چلے جانا

صاحب تاریخ فرشتہ کا خلاصہ بیان ہی کہ مولد حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا بلدہ سجستان ہی حضرت نے خراسان مین نشو و نما پایا پندرہوین سال فلک نے یتیم بنایا جب حضرت کے پدر بزرگوار خواجہ غیاث الدین حسن نے وفات پائی حضرت کو میراث مین ایک باغ اور کچھ املاک ہاتھ آئی ایک روز حضرت سیر باغ مین دل بہلاتے تھے درختون کو پانی پونہچاتے تھے کہ ابراہیم مجذوب قندوزی باغ مین آئے حضرت اونھین سایہ درخت مین بٹھاکر خوشئہ انگور روبرو لاکر آداب بجالائے مجذوب صاحب نے کچھ مینا بغل سے نکالا چباکر حضرت کے دہن مبارک مین ڈالا فوراً نور الٰہی نے آئنہ دل کو منور کیا حضرت نے باغ و املاک بیع کر کے مساکین کو کھلادیا ایک عرصے تک سمرقند و بخارا مین حفظ قرآن و علوم ظاہری تحصیل کیا پھر عراق کا رستہ لیا

قصبہ ہارون نواحی نیشاپور مین حضرت عثمان ہارونی سے بیعت کی ڈھائی سال مین ریاضت شاقہ کرکے نعمت
لی حضرت حاجی شریف زندنی جنکا قنوج مین دریاے کالی نی پر مزار ہی بڑے صاحب تاثیر ہین حضرت عثمان ہارونی
کے پیر ہین اور حضرت حاجی شریف زندنی کے پیر خواجہ مودود چشتی وخواجہ ناصرالدین چشتی وخواجہ یوسف چشتی
وخواجہ ناصرالدین ابو محمد چشتی وخواجہ ناصرالدین احمد چشتی وخواجہ اسحاق شامی چشتی وخواجہ ممتاز دینوری وخواجہ ہبیرہ
بصرہ وخواجہ حذیفہ مرعشی وحضرت سلطان ابراہیم بن ادہم وخواجہ فضیل عیاض وخواجہ حبیب عجمی وخواجہ
حسن بصری وحضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ وجناب رسالتمآب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سلسلہ بیعت ترتیب وار کہ
ہر ولی اللہ پیر ورسول مختار ہی حضرت معین الدین چشتی تھے اوائل مین قائم اللیل وصایم النہار رہ کر بہت ریاضت
کی عرصے تک نماز فجر عشا کی وضو سے پڑھی ایسی عبادت کی ہفتے مین ایکبار پانچ مثقال نان خشک
پانی مین بھگاتے تھے روزہ افطار فرماتے تھے دنیا کی نعمت سے دل اوٹھایا ایک پوشش دوتائی کو
ستر عورت بنایا اوسے جہان تک چاک پاتے پارچہ کہنہ پاک کا پیوند لگاتے جب مرشد سے خرقہ خلافت کا
لیا بغداد کا قصد کیا اثناے راہ موضع سنجار مین حضرت نجم الدین کبری کی ملاقات کو آئے مگر حضرت نجم الدین
کبری قصبہ جبل مین جو بغداد سے سات کوس تحت کوہ جودی پر واقع ہی تشریف لے گئے تھے حضرت وہانسے
بے ملاقات بغداد تشریف لائے شیخ اوحدالدین کرمانی کو خرقہ خلافت کا دیا اور شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین
عمر شہروردی نے بھی حضرت سے کسب فیوضات حاصل کیا پھر ہمدان مین شیخ یوسف ہمدانی سے ملاقات
کی اور تبریز مین شیخ ابوسعید شیخ جلال تبریزی کے مرشد سے چندے صحبت رہی اور اصفہان مین
شیخ محمود اصفہانی سے ملاقات کی وہین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مرید ہوکر حاصل کرامات
کی اور ہنگام وفات حضرت نے وہی پوشش دوتائی دہلی مین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو عنایت کی
دہلی کی ولایت دی وہ پوشش حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر وشیخ نظام الدین اولیا وشیخ نصیرالدین چراغ دہلی
درجہ بدرجہ بتبرکا پاتے آئے فیض اوٹھاتے آئے پھر دو سال خرقان مین قیام فرماکر استرآباد مین آکر شیخ
ناصرالدین استرآبادی سے عرصے تک فیض کامل حاصل کیا پھر ہرات ہوکر شہر سبزوار کا رستہ لیا حاکم سبزوار
یادگار محمد کو فسق وفجور وجور وستم کی عادت تھی نہایت تندمزاج اصحاب کبار کے نام سے عداوت تھی اوسی کے
باغ مین لب حوض بعد غسل دوگانہ ادا کرکے وہین تلاوت قرآن مین سر جھکایا درویش ہمراہی نے
خوف سے علیحدہ زیر درخت بستر جمایا اس عرصے مین فراشون نے حضرت کے پہلو مین لب حوض فرش بچھایا
جب یادگار محمد باغ مین آکر خدمتگارون پر جھنجلایا حضرت نے نگاہ گرم سے سر اوٹھایا اوسنے سرد ہوکر غش کھاکر
سر جھکایا خدمتگارونکی سماجت سے حضرت کی اجازت سے درویش ہمراہی نے بسم اللہ کہکر حوض کے پانی کا چھینٹا دیا

اوسنے ہوش مین آکر قدم مبارک پر سر جھکا کر توبہ نصوحا کیا پھر وہین مال و ریاست رعایای محتاج وحقدار کو دیکر جورو کو بھی طلاق دی ہمراہی حضرت کی اختیار کی حضرت نے مرید کرکے راہ سلوک بتائی حصار شادمان پر لاکر خلافت عنایت فرمائی پھر بلخ مین تشریف لائے میدان مین تیر سے کلنگ کا شکار کرکے کباب لگائے وہان حکیم مولانا ضیاء الدین فلسفی دان نے مدرسہ بنایا تھا تعلیم کا نقشہ جمایا تھا علم تصوف کو ہذیان جانتے تھے نرا خفقان جانتے تھے اتفاقا حکیم صاحب بھی اوسی وقت ملاقات کو آئے حضرت نے کباب کھلائے حکیم صاحب کے ہاتھ پانون پھول گئے حکمت بھول گئے غش آیا بیہوش ہوئے علوم فلسفہ فراموش ہوئے حضرت نے پس خوردہ اپنا کھلایا حکیم صاحب کو ہوش آیا حکیم صاحب نے کتابون کے پرزے اوڑا کر حروف غلط کا نقشہ پانی سے مٹا کر بیعت کی حضرت نے تعلیم کامل کر کے بلخ کی خلافت دی وہان سے غزنین مین شمس العارفین حضرت عبدالواحد مرشد شیخ نظام الدین ابو المؤید کی ملاقات کو آئے پھر لاہور اور دہلی ہو کر دسوین محرم سنہ ۵۶۱ ہجری مین اجمیر تشریف لائے جب سلطان شمس الدین التمش بادشاہ اپنے پیر بھائی کے عہد سلطنت مین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی ملاقات کو دوسری بار دہلی جا کر اجمیر مین آئے سید وجیہ الدین مشہدی خنگ سوار سید حسین مشہدی حاکم اجمیر کے چچا نے خواب مین حضرت امام جعفر صادق سے حکم حضرت رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا اپنی دختر جوان جمیلہ کو حضرت کے عقد مین لایا خدا نے اوس عفیفہ سے حضرت کو اولاد دی سات سال نکاح کے بعد حضرت نے فردوس برین کی راہ لی اور صاحب مرات مسعودی نے یہ تحریر فرمایا کہ جب ہند مین پتھورا نے بت پرستی کو بکثرت رواج دے کر مسلمانون کو ستایا حضرت قطب المشائخ خواجہ معین الدین چشتی بحکم خدا کعبہ سے مدینے آئے وہان سے بحکم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہند کی ولایت پا کر دسوین محرم سنہ ۵۶۱ ہجری مین اجمیر تشریف لائے جوگی جیپال پتھورا کا پیر تھا اول درجے کا وزیر تھا اوسکو تصرف ولایت سے مسلمان کرکے مرید کیا مگر پتھورا اپنے مرشد کا کہنا بھی خیال مین نہ لاتا تھا ہمیشہ حضرت کو ستاتا تھا حضرت نے تنگ ہو کر دعاے بد کی سلطنت ہنود ہند سے رد کی اوسی زمانے مین دوسری بار سلطان معز الدین سام ملقب شہاب الدین غوری غزنین سے دہلی آئے پتھورا کو مار کر ملک قبضے مین لائے ملک قطب الدین ایبک اپنے غلام کو دہلی کا حاکم کیا خود غزنین کا رستہ لیا قطب الدین ایبک نے برکت دعاے خواجہ صاحب سے تمام ملک ہند کو سر کیا مخالفونکو زیر و زبر کیا اسلام نے رواج پایا مسلمانونکو بسایا پھر میر سید حسین مشہدی خنگ سوار کو اجمیر کی حکومت دی خود دہلی مین سلطنت کی سید صاحب شیعہ مذہب خوش سیر اصطلاحات صوفیہ سے بہرہ ور صلاح و تقوی سے آراستہ تھے اولیاء اللہ کے صحبت یافتہ تھے

حضرت کی صحبت سے فیض روحانی حاصل کرکے بیدینون کو اسلام کی طرف مائل کرکے اکثر ہنود کو حضرت کی خدمت مین حاضر لاتے تھے تراہ اسلام پر لگاتے تھے آخر سید صاحب نے اجمیر مین شہادت پائی حیات ابدی ہاتھ آئی قلعہ قدیم اجمیر مین مزار ہی مشہور ہر شہر و دیار ہی اوس زمانے سے اب تک کسی غیر اہل کتاب نے ہند کی سلطنت پر دخل نہین پایا اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے یہ فرمایا کہ خدا دعائے اولیا سے بچاسے النسان انکی دعوت مقدم جانکر حق خدمت بجالائے حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے نیر سے روبرو ہوا کے حق مین دعا بد کی سلطنت انکی دکی حضرت ہو جاتے تھے جذبے مین فرماتے تھے یارب کوئی ہندی غیر اہل کتاب ہند مین بادشاہ نہو اسلام کا بیڑا تباہ نہو چنانچہ اکثر کرامات حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے ظاہر ہین خواص و عوام ماہر ہین اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور سلطان الشہدا کا ایک زمانہ جو عوام کے زبان زد ہی غلط از حد ہی سلطان الشہدا نے ۴۰۵ھ ہجری زمانہ حضرت خواجہ ابو محمد بن احمد چشتی مین ظہور فرمایا اور ۴۲۴ھ ہجری مین رتبہ شہادت کا پایا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی دوسو سال کے بعد نوبت آئی چھٹی رجب ۶۳۲ھ ہجری مین جمعہ کے روز ستانوے برس کی عمر مین وفات پائی واللہ اعلم بالصواب

قطعہ تاریخ

جب معین الدین چشتی قطب دین
دار فانی سے گئے خلد برین
یہ عنایت نے لکھا سال وفات
ہادی مقبول رب العالمین

کرامات سلطان الشہدا کا بیان ہی اہیر کی اولاد ہونیکی داستان ہی اور سید رکن الدین و سید جمال الدین کا ولایت سے آنا بی بی زہرا کا مراتب سلطان الشہدا سنکر عاشق ہو جانا پھر ضیائے چشم پاکر روضۂ مبارک بناکر خود جاروب کشی کرکے وہین رحلت فرمانا ماہ جیٹھ مین میلے کا رواج پانا

یہ سلطان الشہدا کی اول خوارق عادت ہی پہلی کرامت ہی کہ موضع نکر ورمین ایک اہیر کی جورو بانجھ سے اوسکی ساس نے غصہ مین کہا اری بانجھ مجھے صورت نہ دکھا گھر سے نکل جا مین بیٹے کی دوسری شادی کراؤنگی جس سے پھل پاؤنگی وہ روتی ہوئی سلطان الشہدا کے مزار پر آئی خادمون کو اپنی داستان سنائی خدام نے کہا اگر تو بذریعہ سلطان الشہدا خدا سے اولاد کی التجا کریگی صدق دل سے دعا کریگی خدا کو منظور ہوگی یہ بدنامی دور ہوگی اوسنے فوراً رو رو کر بیٹے کی دعا کی پھر اوسکے شوہر نے

آخر یہی التجا کی اور شیرینی کی نذر مان کر جورو کو گھر لایا اوسی رات نطفہ قرار پایا پھر تو ہر شب دوشنبہ کو وہ اہیر مع جورو اور بیان کے مزار شریف پر جاتا تھا شیرینی چڑھاتا تھا رفتہ رفتہ اکثر حاجتمند آنے لگے دونی پڑیان لانے لگے اوس زمانے مین تازہ عروج ظہور تھا خدا کو بذریعہ روح پاک حضرت خلق کی حاجت روا کرنا منظور تھا بہت اندھے بہرے لولے لنگڑے شفا پاتے تھے مرادمند محروم نجاتے تھے چنانچہ اوسی زمانے مین سید رکن الدین و سید جمال الدین مع اہل و عیال ہند مین تازہ ولایت آئے ردولی مین مکانات بنائے سید رکن الدین کے دو فرزند نیک اختر تھے اور سید جمال الدین صاحب صاحب دختر تھے زہرا نام تھا آفتاب غلام تھا بارہ برس کے سن مین نابینا تھی حسن مین ماہ سیما تھی سید صاحب کو نابینائی زہرا کا بڑا ملال تھا صدمہ کمال تھا اکثر لوگ جو بہرائچ سے آئے یہ زبان پر لائے کہ جو حاجتمند سالار مسعود کے مزار پر جاتے ہین مراد پاتے ہین بہت اندھون نے ہمارے سامنے آستانہ پاک کی خاک آنکھون مین لگا کر ضیاے چشم پائی اور اہیر کی بھی داستان سنائی تب سید صاحب نے صدق دل سے بینائی نور دیدہ کی خدا سے منت کی تعمیر روضہ کی نیت کی اور گھر مین آکر یہ حال زہرا سے بیان کیا اوسنے محکم عہد و پیمان کیا کہ اگر مین آنکھین پاؤنگی مزار شریف پر جاروب کشی کرکے مرجاؤنگی اور تذکرہ کرامات کا سنکر بے دیکھے عشق مین مبتلا ہوئی نام پر فدا ہوئی اپنے یوسف کی چاہ مین زلیخا وار روتی تھی رات کو نہ سوتی تھی مسعود مسعود پکارتی تھی سر پٹکی پردے مارتی تھی ایک روز روتے روتے سوگئی غافل ہوگئی کان مین سلطان الشہدا کی آواز آئی زہرا گھبرا کر یہ زبان پر لائی خدایا اگر مین عاشق صادق ہون اپنے قول پر واثق ہون تو مسعود کے صدقے سے ضیاے چشم پاؤن ورنہ ابھی مرجاؤن ایک نظر جمال جہان آرا دکھا دے زیارت کرا دے فوراً نور بصر آیا اول جمال جہان آرا نظر آیا سلطان الشہدا کو دیکھکر ایسی بیقرار ہوئی کہ پیچھے دوڑی مغا بیدار ہوئی آنکھ کھول کر پیچھے ہٹا پایا دل گھبرایا بڑا ملال ہوا خواب کا خیال ہوا زار زار رونے لگی چونک کر منہ آنسوؤن سے دھونے لگی والدین گھبرائے دوڑ آئے نور بصر کی آنکھون مین نور نظر آیا کرامت کا جلوہ پایا مگر زہرا کا صدمہ فراق سے عجب حال تھا جینا محال تھا کھانا پینا چھوڑا آرام سے منہ موڑا رات کو نہ سوتی تھی منہ لپیٹے روتی تھی ایک شب خواب مین سلطان الشہدا کی زیارت ہوئی بہرائچ آنے کی بشارت ہوئی صبح کو زہرا نے والدین سے خواب شب کہدی اداے منت بناے روضہ کی تاکید کی سید جمال الدین سید رکن الدین اگرچہ صاحب دولت تھے مگر اہل کمال درویش صفت تھے بڑے ولی اللہ تھے دختر کے رتبے سے آگاہ تھے فوراً سید جمال الدین نے سید رکن الدین کے فرزند کو زہرا کے حقیقی ماموں کے ہمراہ کرکے مع زہرہ بہرائچ کو روانہ کیا ہمراہ خزانہ کیا جب زہرا نے آستانہ مبارک پر سر جھکایا حضرت نے علم باطن تلقین فرمایا آئینہ دل

مصیقل کیا نور ولایت بھر دیا اسکا حاصل زہرا نے ہند کے معماروں سے اول روضہ سلہرہ بنوایا پھر سالار سیف الدین کا مقبرہ بنوایا اور ایک روضہ سورج کنڈ پر سب شہیدون کے نام کا بنوادیا پھر اپنا مقبرہ تعمیر کیا اور پسر سید رکن الدین اور بی بی زہرا کے مامون نے بھی محبت الٰہی کا مزا پایا دنیا ترک کر کے وہین دونون نے ایک روضہ بنایا تمام عمر وہین عبادت خدا کر کے وفات پائی اوسی روضے مین قبر بنائی اور زہرا کا چودھوین رجب آغاز ماہ جیٹھ یکشنبہ کے دن مین اٹھارہ سال کے سن مین دنیا سے انتقال ہوا معشوق حقیقی کا وصال ہوا سبحان اللہ ایک ہی عمر و تاریخ و روز و مہینے مین سلطان الشہدا کی شہادت اور زہرا کی رحلت ہی مگر فاصلہ مدت ہی فنا فی الشیخ سے فنا فی اللہ کا رتبہ ملا یا درجہ بلا بعد اوسکے بہ نیت بنانے روضہ اکثر بادشاہ آئے اور معمار ولایتی ہمراہ لائے مگر حضرت کو محبت زہرا سے یہی طریق پسند آیا اسکو عالم رویا مین منع فرمایا روضہ متبرکہ کے بیچ مین محراب قبلہ رویہ کے نیچے سکندر دیوانہ کا مزار ہی متصل اوسکے محراب شرقی کے درمیان روضہ زہرا کے نیچے قبر سید ابراہیم کی نمودار ہی یہ دونون محب صادق روضہ سلطان الشہدا و مزار زہرا کے درمیان مین بآرام سوتے ہین جو زائر مشرف بزیارت ہوتے ہین غلبہ محبت زہرا سے محو ہو کر مزار زہرا پر فاتحہ پڑھکر چلے آتے ہین ان عزیزون کو بھول جاتے ہین اور مجاور جو فاتحہ خوانون کو آگاہ نہین کرتے ہین اکثر اسکا صدمہ اوٹھاتے ہین مگر کچھ خیال مین نہین لاتے ہین غرضکہ بعد وفات زہرا کے اوسکے والدین واسطے فاتحہ نور بصر کے آغاز ماہ جیٹھ مین رودولی سے بہرائچ کو جاتے تھے سلطان الشہدا اور زہرا کے نام کی برات بنکر محفل عروسی بیچ کر ہر دو برس عروسانہ بجالاتے تھے چنانچہ اب تک وہی طریق جاری ہی یہ قدرت باری ہی اکثر ناواقف ظاہر پرست اسکو بدعت جانتے ہین برا مانتے ہین حضرت شیخ شرف الدین یحیٰی منیری کی تحریر ہی دلچسپ تقریر ہی کہ علماے ظاہر بین اپنے علم کے نقصان سے عارفون کے فعل پر اعتراض کرتے ہین علم ظاہر پر مرتے ہین اگر علم باطن کا مزا پائین دیدۂ دل سے دیکھکر کنہ کو پہونچ جائین راہ راست پر آئین صدمۂ ہلاکت نہ اوٹھائین چنانچہ حکایات صحیحہ مع اکثر ملفوظات درج کتاب ہین کر آیات مین انتخاب ہین

اب چند ملفوظات اور حکایات کا انتخاب ہی پھر صفت ہند پر خاتمہ کتاب ہی

سب سے پہلے جونپور کے معلم مکتب جاہل خود پندار ظاہر پرست معلم الملکوت خدمت کی

حکایت ہی صاحب مرات مسعودی کی روایت ہی

کہ اول عروج ظہور کرامات سلطان الشہدا مین ایک جماعت کثیر جم غفیر بڑے ذوق و شوق سے گاتے بجاتے

چتر و نشان رنگ برنگ کے بنارس سے لاتے تھے مزار سالار مسعود پر چڑھانے کو جاتے تھے جب جونپور مین آئے یہان کے خوش اعتقاد بھی ہزارون چتر و نشان لائے اسی غول مین شامل ہوے بہرایچ کو مائل ہوے تو شہر مین بڑا ہجوم ہوا ایک معلم مکتب جاہل ظاہر پرست منکر کرامات اولیا کو معلوم ہوا شاگردون کو ساتھ لیا بدعت سمجھکر سزا دینے کا قصد کیا قریب پہونچکر چاہا ہاتھ ڈالین تلوار نکالین کہ ایک طمانچہ غیب سے معلم کا کام ہوا زمین پر چیت گرا قصہ تمام ہوا شاگردون نے اوٹھایا منہ سیاہ پایا مکان پر لائے اہل شہر دیکھنے آئے۔ شاگردون کو غیرت تھی شہر والون کو حیرت تھی تماشائیون مین یہ مذکور تھے کیا اوستاد صاحب قاضی جونپور تھے جو پالان چھوڑکر مسندان توڑکر قضاے جونپور کے ورثہ دار بنے حوصلہ کر کے پانچوین سوار بنے غیب کی تھپیڑ کھائی مفت قضا پائی اس عمر مین تیرہ بختی کا دھبہ لگایا روز سیاہ پیش آیا بیٹھے بٹھائے جان گنوائی رو سیاہی ہاتھ آئی الحاصل معلم مسکین کا تو یہ انجام ہوا قاضی جونپور مفتی مین بدنام ہوا اوس روز سے خلائق کو ولایت سلطان الشہدا کا زیادہ اعتقاد ہوا ہر شخص بذریعہ روح پاک خدا سے جو پایے مراد ہوا الحق **بیت**

مردان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند
قول اونکا عین مشیت خدا ہی اعتراض کرنا خطا ہے

نقل حجام کی

حضرت بندگی میان صاحب شاہ ولایت امیٹھی سے نے اپنی رعیت میراثی حجام کو اصلاح بنانے کے لیے طلب فرمایا وہ گھبرایا ہوا آیا حضرت نے باعث پریشانی کا استفسار کیا اوسنے جواب دیا میلا بہرایچ جاتا ہی فدوی بھی مشتاق زیارت کا ہی جلد حضرت کی خدمت سے فراغت پاؤن میلے کے ساتھ جاؤن حضرت نے تبسم کیا پھر یہ مضمون لکھدیا کہ کیون خلق اللہ کو بیفایدہ بلاتے ہو احمق بناتے ہو اور بعد اصلاح خط کے رقعہ حوالے کیا تاکیدًا کہدیا کہ فلانے باغ مین جس سوار سرخ پوش کو پانا رقعہ دیکر جواب لانا القصہ جب حجام قریب بہرایچ کے آیا ایک باغ مین سوار سرخ پوش پایا رقعہ دینا تو فراموش ہوا سلام کر کے خاموش ہوا سوار نے کہا رقعہ ہمین دو جواب لو اوسنے فورًا رقعہ کسوت سے نکال کر پیش کیا سرخ پوش نے پشت پر یہ لکھدیا کہ سبحان اللہ آپ سے ایک بستی کا حجام رعیت میراثی محکوم نہ رک سکا ہمین ایک خلق کے منع کرنیکو رقعہ لکھا یہ کارخانہ خدا ہی اسمین اختیار کیا ہی پھر سالار مسعود غازی اپنا نام بتا کر بہرایچ کو روان ہوے آنکھون سے نہان ہوے اور حجام نے امیٹھی مین آکر حضرت بندگی میان صاحب کو بندگی کی رقعہ دیکر روداد مفصل کہدی

سلطان فیروز شاہ دہلی کی حکایت ہی مرآت مسعودی مین صحیح روایت ہی

ایک روز والدہ شاہ فیروز دہلی مین بالاخانے پر جلوہ فرما تھین خواصین جابجا تھین راہ مین خلقت کا

ازدحام نظر آیا ایک انبوہ کثیر کو نیزہ لیے رنگ برنگ لیے گاتے بجاتے پایا استفسار حال فرمایا خواصون نے
دست بستہ ہوکر سنایا کہ سالار مسعود کے مزار پر نیزے چڑھانے بہرائچ جاتے ہین خدا سے مراد پائی ہے شادیانے
بجاتے ہین والدہ شاہ نے اوسیوقت یہ منت مانی دل مین ٹھانی کہ جب سلطان فیروز ملک ٹھٹھہ کی مہم پر
فتح پائیگا اور بخیر وخوبی سلامت گھر آئیگا تو مین سلطان کو سالار مسعود کی زیارت کو بہرائچ لیجاؤنگی زر وجواہر نذر
چڑھاؤنگی اور یہان ملک ٹھٹھہ مین سلطان کی لڑائی بگڑ گئی تھی بھاگڑ پڑ گئی تھی خدا نے سلطان الشہدا کے صدقے
سے فتح عنایت کی سلطان نے دار السلطنت دہلی کی راہ لی پھر شاہ فیروز ادائے منت وحصول زیارت کو بہرائچ
آئے بعضے ناواقف زبان پر لائے کہ اس روضے مین مزار پاک نہین ہے لوگ دھوکا کھاتے ہین سہو سے
زیارت کو آتے ہین بادشاہ کو شک پیدا ہوا مزار پاک کا جویا ہوا اوس زمانے مین سید محمد ماہ قدس سرہ
حیات تھے صاحب کرامات تھے فی الحقیقت ولی کامل تھے رتبے قربت کے حاصل تھے بادشاہ نے
ملازمت حاصل کی نذر دی شوق زیارت اظہار کیا مزار پاک کا استفسار کیا حضرت نے کچھہ تامل فرمایا پھر یہ سنایا
کہ فلانے روز وتاریخ اسی روضہ کی قبر سے سلطان الشہدا رونق افزا ہوئے ٹھٹھہ کیطرف تمھاری مدد کو تشریف فرما
ہوئے مینے دیکھا کہ طرفۃ العین مین فتح کی پھر اسی روضے کی راہ لی سلطان نے واقعہ روزمرہ طلب کرکے
ملاحظہ فرمایا تاریخ وروز مطابق پایا سلطان کو سید محمد ماہ کا اعتقاد ہوا امداد سلطان الشہدا سے شاد ہوا حضرت کے
ہمراہ زیارت کو آیا پھر لشکریون کو بلایا اور خود مع سید محمد ماہ دروازے پر کھڑے لشکریون کو زیارت کراتے تھے
جنور ہلاتے تھے سلطان نے اوس ولی اللہ سید محمد ماہ سے عرض کیا کہ کوئی کرامات سلطان الشہدا کی تازہ
بیان فرمائیے قدرت خدا دکھائیے حضرت نے تبسم کیا فوراً جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا کرامت ہے
خدا کی قدرت ہے شاہ وگدا دونون برابر دربانی کرتے ہین مگس رانی کرتے ہین لشکر کو زیارت کراتے ہین جنور ہلاتے
ہین سلطان اگرچہ بادشاہ تھا مگر اہل دل حق آگاہ تھا اس کلمے کی تہ کو پا گیا ذوق عشق سلطان الشہدا دل مین سما گیا
شمس سراج جو واقعہ نویس فیروز شاہ کا ہے اوسنے مقدمۂ اول کی پانچوین قسم مین لکھا ہے کہ سلطان فیروز شاہ کو شیخ
علاء الدین نواسۂ شیخ فرید الدین مسعود اجودہنی سے ارادت تھی خدمت فقرا کی عادت تھی ۷۸۴ھ ہجری مین مزار
سلطان الشہدا کی زیارت کی ایک رات سلطان الشہدا نے خواب مین یہ بشارت دی روے مبارک پر ہاتھ رکھکر
اشارہ فرمایا کہ عالم پیری قریب آیا وقت ہاتھ سے ندو فکر آخرت کر پھر آخر عمر مین سلطان مخلوق ہوا سر منڈایا او
صاحب منتخب التواریخ نے یہ فرمایا کہ سلطان دہلی مین آیا اپنے نواسے کو تخت پر بٹھایا خود گروہ صوفیہ مین داخل
ہوکر عزلت گزین ہوا پایان مزار سلطان الشہدا کے مخلوق ہوکر گوشہ نشین ہوا اوس روز سلطان فیروز شاہ کی
صحبت سے اکثر خواقین وسلاطین نے سر منڈایا مخلوق ہوکر عشق اللہ کا مزا پایا +

نقل سلطان محمد شاہ تغلق کی

تاریخ فیروز شاہی تصنیف شیخ ضیاء برنی مین تحریر ہی مختصر تقریر یہ ہی کہ جب سلطان محمد شاہ تغلق نے عین الملک کے
فساد سے فراغت کی بنگر مئو سے بہرایچ آ کے مزار سلطان الشہدا کی زیارت کی مجاورون کو بہت کچھہ دیا پھر
احمد ایاز کو لکھنوتی کی حکومت پر نامزد کیا اور خود وہان سے مراجعت کی دہلی کی راہ لی غرضکہ اکثر بادشاہون نے
مزار شریف کی زیارت سے فیض ظاہر و باطن حاصل کر کے بتائید خدا سعادت دنیا و آخرت کی پائی مراد دلی اونکی بر آئی

نقل حضرت راجی سید نور مانک پوری کی

شیخ محمدی فیاض سے روایت ہی یہ حکایت ہی کہ جناب قطب الوقت حضرت راجی سید نور مانک پوری کو
اولاد کی تمنا تھی زوجہ سید صاحب کو خدا سے یہ التجا تھی کہ جب بتصدق سالار مسعود خدا سے بیٹا پاؤنگی بہرایچ
جاؤنگی خدا نے فرزند ارجمند نیک فرجام سید مبارک نام عطا فرمایا سید صاحب کو مستورات کی روانگی مین عذر
تنگدستی پیش آیا ایک شب سید صاحب ذکر خدا مین مشغول تھے بسیار مانی سفر سے ملول تھے کہ سلطان الشہدا
اسپ مادیہ سمند پر سوار تشریف لائے سید صاحب کے حجرے مین آئے سید صاحب سے فرمایا تمکو بہرایچ جانا نہین
زیر باری تھی تمھاری تکلیف ہمنے گوارہ نکی ہم خود آئے سید صاحب فرزند کو لائے حضرت نے گود مین بٹھالیا
دعا دیکر پیار کیا سید صاحب نے دیکھا کہ ایک شخص سر و پا برہنہ گھوڑی پکڑے کھڑا ہی تمغہ شہادت پڑا ہی پوچھا
یہ کون مرد عالیمقام ہی فرمایا سکندر دیوانہ نام ہی دنیا مین ہمارا عاشق زار تھا ہر وقت کا غمگسار تھا مرتے پر بھی ساتھ
نچھوڑا رفاقت سے منہ نہ موڑا زیر قدم شہادت پائی برابر قبر بنائی اب بھی ہمارے ہمراہ ہی بڑا خیر خواہ ہے

نقل ہی

حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری سے ایک مرید نے کہا کہ ہر ملک و شہر مین اکثر لوگ حضرت سلطان الشہدا
کی قبرین بناتے ہین فیض پاتے ہین جواب دیا اگر خلایق تمام روے زمین پر سالار مسعود کی قبرین بنائین
بتصرف ولایت حضرت ہر قبر سے فیض اوٹھائین حضرت کی ذات مجمع صفات ہی ہر روز تازہ کرامات ہی ذوق و
شوق عشق بے اندازہ کا ظہور ہی مزار پاک پر طور کا نور ہی اہل دل سر جھکاتے ہین درجہ ولایت کا پاتے ہین بیت

ز سر تا ناخن پا ہیت سرا سر ناز مے بینم	کجا حد ہست حسنت را ہنوز آغاز مے بینم

نقل ہی

حضرت شیخ مخدوم اشرف جہانگیر نے اپنے تئیسوین مکتوب مین سادات بہرایچ کو نہایت مشہور النسب تحریر فرمایا
اور یہ تسطیر فرمایا کہ حضرت سید ابو جعفر میر ماہ سے مجکو نیاز حاصل تھا یہ مرد خدا بڑا صاحب تقوی اہل دل تھا
ایکبار طواف مزار متبرکہ سلطان الشہدا مین روحانیت سلطان الشہدا و حضرت خضر علیہ السلام و سید میر ماہ کو

ایک جا پایا اگر حالات مشیخت و مقامات شیوخیہ کا حضرت خضر سے بطور استفسار ذکر آیا اوس زمانے مین ساتوین بار دندان مبارک خضر علیہ السلام کے جمے تھے مگر ویسے ہی ٹانٹھے بنے تھے سبحان اللہ عجب صحبت تھی خدا کی قدرت تھی اس صحبت سے سلطان الشہدا کے مراتب اعلےٰ کا ثبوت ہی خاصہ ہارکاجی لامیوشئی

نقل ہے

ملفوظ میر سید علی قوام قدس سرہ مین یہ عبارت نظر آئی کہ حضرت میر خلفا کمال نے شل شاہ موسیٰ کو یہ وصیت فرمائی کہ واسطے حصول قرب احدیت کی روحانیت سلطان الشہدا کی طرف رجوع لا کر اپنا امام جانو روح پاک کو آفتاب عرفان سمجھکر پانو اکثر اولیا حضرت کی روح پاک سے فیض پاتے ہین رتبہ اعلےٰ کو پہونچ جاتے ہین

نقل میر سید سلطان کی

شیخ مرتضیٰ نبیرہ خواجہ مصلح الدین ملفوظ میر سید سلطان قدس سرہ مین تحریر فرماتے ہین نئی کرامت سناتے ہین کہ میر سید سلطان نے دہلی مین قریب حوض شمسی میان وسورج کنڈ کے ایک قبر کہنہ کے غار مین بارہ سال بسر کی پھر باہر آکر نئی کرامت نظر کی ایک مریض مبروص سامنے آیا اور ایک اسپ مادیہ خنگ کے سوار نے اوسے چابک لگایا اور میر سلطان کو بلفظ ای درویش خطاب کیا آپ نے جواب دیا پھر مریض کو چند چابک ایسے لگائے کہ وہ زمین پر گرا لوٹنے لگا فوراً تندرست ہوگیا چالاک و چست ہوگیا مریض تو چل دیا سوار نے پھر ای درویش کا خطاب کیا تیسری بار جب آئے قطب جہانگیر کا لفظ زبان پر لائے میر سید سلطان گھبرائے کہ تین روز پیشتر میر سید سلطان کو یہ خطاب ملا تھا مگر اوس وقت تک کسی نے عالم شہادت مین نہین سنا تھا میر سید سلطان صاحب اس کرامت کی بشارت سے فوراً دوڑ کر سامنے آئے پوچھا حضور کہان سے تشریف لائے جواب دیا کہ حضہ نمک ہر ولی اللہ کی دیگ ولایت کا ہمارے ہاتھ ہی علی مرتضیٰ کا ساتھ ہی بہرایچ مقام ہی مسعود غازی نام ہی بعد اوسکے میر سید سلطان بہرایچ مین تشریف لائے روح مبارک سے فیضیاب ہوکر درجے ولایت کے پائے ایسے ہزارون تصرفات سلطان الشہدا مندرجہ کتب اگر تحریر مین آئین دفتر ہوجائین صاحب مرات مسعودی فرماتے ہین یہ سناتے ہین کہ صدہا تصرفات حضرت سلطان الشہدا کے جو فقیر پر طاری ہوے سامنے آنکھون کے جاری ہوے اگر شمہ اوسکا تحریر مین آئے کتاب طول ہو جائے اٹھارہ ہزار عالم پروانہ وار روضہ مبارک پر نثار ہی ذوق و شوق حضوری کا ہر چہرے سے نمودار ہی روح مبارک کے فیض سے بہرہ پاتے ہین رتبہ ولایت سے فایض ہوجاتے ہین

صفت ہند

ایسے تیرون کی برکت سے پروردگار عالم نے بعد حرمین شریفین کے ہند کو وہ رتبہ اعلےٰ عطا فرمایا

جو کسی دوسری اقلیم کے حصے مین نہین آیا

اوّل یہ کہ صاحب غیاث اللغات نے کتب معتبرہ مثل مفرح القلوب وشرح چغمینی وشرح تذکرہ محقق طوسی ومرات الخیال وتقویم البلدان واکثر کتب سے ہر بلاد کو اقالیم پر اسطرح تقسیم کیا ہی یعنے دوسری اقلیم مین عرب اور تیسری مین ہند کو لکھدیا ہی اور اقلیم اوّل سے چہارم تک جہان آبادی عرب کو تحریر فرمایا بلاد ہند کا بھی حصہ لگایا چنانچہ مکہ معظمہ ومدینہ منورہ واکثر بلاد عرب مع بیشتر آبادی ہند مثل بنارس واجمیر وگوالیار وغیرہ کے دوسری اقلیم مین اور لکھنؤ واکبر آباد ودہلی وقنوج ورامپور واکثر ممالک ہند کو مع بابل وبغداد وکوفہ وہاین بلاد عرب کے تیسری اقلیم مین تحریر کیا راقم نے ایک نقشہ مختصر فقط ملک عرب وہند کا بقید نام ونشان ہر شہر کے بصحت تمام بعد خاتمہ جدول مین لکھدیا جب اکثر صاحبون نے ہر اقلیم مین ہند وعرب کو شامل پایا بنای کعبہ شریف ومکہ معظمہ ومدینہ منورہ تختہ ہند پر زیب قرطاس فرمایا دہلی کو دل ہندستان کہہ کو ناف ملک فردوست کو یادن قرار دیا ہند کا اشرف البلاد نام کیا

دوسرے یہ کہ جب روح آدم علیہ السلام نے پہلے دل آدم مین جگہ پائی پھر زیر ناف آکر چھینک آئی تمام جسم مین سرایت کی صانع حقیقی نے ذات خاص سے تجلی عنایت کی ملائک نے سجدے مین سر جھکایا عزازیل ملعون نے منحرف ہوکر طوق لعنت کا پایا پھر مشیت ایزدی سے زمین ہند مین کوہ سراندیپ پر نزول فرمایا خاک ہند نے بڑا اشرف پایا نور محمدی کا پیشانی انور سے ہند مین ظہور ہوا کون ومکان پر نور ہوا شرم وحیا عشق ومحبت کا اس سرزمین مین وفور ہی خاکساران ہند کا درجہ مشہد ہر عہد ہا ولی اللہ کی زیارت ہی یومنون بالغیب کی خاکساران ہند کو بشارت ہی جب یہ رتبے ہند کے عیان ہوے حضرت سلطان الشہدا ہند کی جان ہوے روح آدم کی طرح پہلے دل ہند دہلی پر قبضہ پایا پھر ناف ہندستان کہہ کو منور کرکے بہرایچ کو زیارت گاہ بنایا اور تمام وابستگان دامن دولت نے مثل روح کے حواس خمسہ کیطرح کل اجزاے وجود ہند کو نورانی بنایا ہر ملک مین شہید ہوکر ظلمت کفر کو مٹایا جس منکر شیطان صفت نے سرتابی کی طوق لعنت کا پاکر جہنم کی راہ لی اور جو مزار شریف پر زیارت کو جاتے ہین منت مانکر بتائید خدا مرادین پاتے ہین بادشاہ نذرین لاتے ہین اولیا اللہ فیضیاب ہوکر ملک صفت ہوجاتے ہین اللہ تعالے ببرکت روح پاک حضرت سلطان الشہدا سے یہ کتاب مقبول فرماے راقم کی مراد دلی برآئے **بیت**

شد نامہ تمام قصہ کوتاہ
المنت والبقاء للہ

تمت

تعداد درجہ و دقیقہ و ثانیہ و میل از روی علم ہیئت و نجوم واسطے دریافت کرنے تعداد طول و عرض زمین کے

یہ نقشہ بلاد ہند و عرب کا نقشہ ہفت اقلیم سے انتخاب کیا تعداد طول و عرض ارضی مع درجہ و دقیقہ درج کتاب کیا اب سمجھنا چاہیے کہ حکماے متقدمین نے آسمان کے بارہ ۱۲ حصے کیے پھر بارہ ۱۲ برج قرار دیے ہر برج کے تیس ۳۰ حصے کر کے ہر حصے کا درجہ نام کیا اور ساٹھ ۶۰ دقیقہ کا ایک درجہ اور ساٹھ ۶۰ ثانیہ کا ایک دقیقہ قرار دیا جب تین سو ساٹھ ۳۶۰ درجے کا آسمان قرار پایا سال و ماہ کا حساب لگایا بارہ ۱۲ مہینے یعنی تین سو ساٹھ ۳۶۰ روز کا سال اور تیس ۳۰ روز کا مہینا قرار دیا پھر مقابلہ آسمان کے زمین کو بھی تین سو ساٹھ ۳۶۰ درجے پر تقسیم کیا مگر درجات آسمان کا درجات زمین سے آسمان و زمین کا تفاوت ہے گیارہ لاکھ ستتر ہزار چھ سو چھتیس ۳۶ کروہ درجہ فلک کی مسافت ہے اور مسافت درجۂ زمین باصطلاح علم ہیئت و نجوم تقریباً سرسٹھ ۶۷ کروہ یا کم واللہ اعلم اور متقدمین نے مسافت درجہ و دقیقہ ارضی کا گندگی موی دم اسپ سے جس طرح حساب کیا ہے راقم نے خلاصہ اوسکا یہ لکھدیا ہے کہ گندگی سات بال گھوڑے کی دم کا ایک جو کی گندگی اور چھ ۶ جو کی گندگی کا ایک انگل اور چار ۴ انگل کی ایک مشت اور چھ ۶ مشت یعنی چوبیس ۲۴ انگل کا ایک ذراع قرار پایا جسکا آٹھ ۸ گرہ پیمائش میں آیا اس حساب سے تین ۳ انگل کی ایک گرہ اور دو ۲ ذراع کا ایک گز اور بعضوں نے ایک ذراع کا ایک گز اور بعضوں نے ایک قدم شتر رہوار کا ایک گز اور چار ۴ ہزار گز کا ایک میل اور بعضوں نے تین ۳ ہزار گز کا ایک میل اور تین ۳ میل کا ایک فرسنگ یعنی فرسخ ٹھہرایا اور ایک میل چار سو چوالیس گز کا ایک دقیقہ ارضی ہوا جسکے ساٹھ ۶۰ ثانیہ ہوے اور ساٹھ ۶۰ دقیقہ کا ایک درجہ بنایا پس ہر درجہ ارضی چھیاسٹھ ۶۹ میل دو ۲ ہزار چھ ۶ سو چالیس گز کا ہوا اس حساب سے ایک میل چار ۴ ہزار گز کا شمار کیا اور بعضوں نے ایک کوس بعضوں نے پون کوس کا ایک میل لکھدیا واللہ اعلم فقط

یہ نقشہ تقسیم بلاد عرب و ہند کا چار اقلیم پر مع طول شرقاً و غرباً و عرض جنوباً و شمالاً تحریر ہے اور اقلیم پنجم ۵ سے ہفتم تک کسی میں بلاد ہند و عرب کے نہیں ہیں

اقلیم	نام شہر	طول شرق و غرب درجہ	طول شرق و غرب دقیقہ	عرض جنوب و شمال درجہ	عرض جنوب و شمال دقیقہ		اقلیم	نام شہر	[illegible] درجہ	[illegible] دقیقہ	[illegible] درجہ	[illegible] دقیقہ
[illegible]	زبید ملک یمن	۷۴	۲۰	۱۱	۳۴		[illegible]	صنعا ملک یمن	۷۷	۱۴	۱۴	۳۰

اقلیم	نام شہر	طول شرقی و غربی درجہ	طول شرقی و غربی دقیقہ	عرض جنوبی و شمالی درجہ	عرض جنوبی و شمالی دقیقہ
[illegible]	عدن ملک یمن	۷۵	۰	۱۰	۰
[illegible]	جکوٹ جزیرہ ہند	۱۷۰	۵	۲	۰
	سراندیپ ایضاً	۱۳۰	۵	۲	۳۰
[illegible]	تبوک	۵۳	۱۰	۳۰	۰
	جدہ	۷۷	۰	۲۱	۵
	حجر	۷۴	۰	۲۳	۰
	طائف	۷۶	۲۴	۲۱	۱۸
	فید	۷۸	۰	۲۶	۰
	قطیف	۷۴	۰	۲۵	۰
	مدینہ	۷۵	۲۴	۲۵	۸
	مکہ	۷۷	۱۰	۲۱	۴۰
	یمامہ	۷۸	۰	۲۱	۰
[illegible]	اجمیر	۱۱۱	۵	۱۵	۵۰
	اوجین	۱۱۲	۳۰	۲۲	۵۵
	احمد آباد	۱۰۸	۰	۲۳	۰
	اورنگ آباد	۱۱۱	۳۰	۱۹	۵
	برہانپور ملک دکن	۱۰۸	۰	۲۲	۰
	بنارس	۱۱۷	۰	۲۶	۰
	بھوپال ملک دکن	۱۱۱	۰	۲۳	۰
	بیجاپور ملک دکن	۱۰۵	۳۰	۱۷	۲۴
	ٹھٹھہ	۸۲	۳۰	۲۵	۱۰
	حیدر آباد ملک دکن	۱۱۴	۵	۱۸	۲۲
	دولت آباد ملک دکن	۱۱۱	۵	۲۲	۳۰

اقلیم	نام شہر	طول شرقی و غربی درجہ	طول شرقی و غربی دقیقہ	عرض جنوبی و شمالی درجہ	عرض جنوبی و شمالی دقیقہ
[illegible]	سومنات ملک دکن	۱۰۷	۰	۲۲	۰
	گجرات	۱۰۸	۲۸	۲۴	۰
	گوالیار	۱۱۴	۰	۲۳	۵۶
[illegible]	سکندریہ ملک مصر	۶۱	۰	۳۰	۰
	بابل آخر اقلیم عراق عرب	۸۰	۰	۳۲	۰
	بصرہ عراق عرب	۸۴	۰	۳۰	۰
	بغداد عراق عرب	۸۰	۰	۳۸	۰
	بیت المقدس ملک شام	۶۶	۰	۳۱	۰
	حلہ عراق عرب	۷۹	۰	۳۱	۳۰
	دمیاط ملک مصر	۶۳	۰	۳۱	۰
	دمشق ملک مصر	۷۰	۰	۳۸	۰
	رملہ فلسطین ملک شام	۶۶	۱۵	۳۰	۱۰
[illegible]	سرمن [illegible] عراق عرب	۷۹	۰	۳۱	۰
	سیوط ملک مصر	۶۱	۴۵	۲۷	۱۰
	طرطوس ملک شام	۷۰	۱۵	۳۴	۱۰
	عسقلان ملک شام	۶۶	۳۰	۳۲	۰
	قلزم ملک مصر	۶۴	۰	۳۳	۹
	کوفہ عراق عرب	۷۹	۰	۳۱	۰
	مدائن عراق عرب	۸۰	۰	۳۳	۰
	مدین	۶۷	۰	۲۸	۰
	مصر خاص	۶۳	۰	۳۰	۰
	نہروان عراق عرب	۷۹	۴۵	۳۴	۰
	واسط عراق عرب	۸۲	۰	۳۳	۰

اقلیم	نام شہر	طول شرقی وغربی درجہ	طول شرقی وغربی دقیقہ	عرض جنوبی وشمالی درجہ	عرض جنوبی وشمالی دقیقہ
[illegible]	اٹک	۱۰۶	۵	۳۳	۲۴
	آگرہ یعنی اکبرآباد ملک برہانپور	۱۱۲	۴۵	۲۷	۰
	الہ آباد	۱۱۶	۵۰	۲۶	۵۲
	امروہہ	۱۱۴	۴۵	۰	۴
	اودہ	۱۱۶	۵۵	۲۳	۴۵
	پانی پت	۱۱۳	۲۲	۲۸	۱۵
	پٹنہ	۱۱۹	۱۲	۲۶	۴۰
	بدایون	۱۱۴	۰	۲۷	۲۰
	پشاور	۱۰۶	۴۰	۳۱	۰
	تھانیسر	۱۱۲	۳۳	۲۹	۰
	جلال آباد	۱۰۵	۴۰	۳۴	۰
	جونپور	۱۱۶	۶	۲۶	۱۱
	دہلی	۱۱۲	۱۸	۲۸	۱۱
[illegible]	ڈھاکہ ملک بنگالہ	۱۲۲	۱۱	۲۹	۳۵
	رام پور	۱۱۴	۳۶	۲۸	۴۰
	راج محل ملک بنگالہ	۱۲۱	۵	۲۵	۵۵
	سرونج	۱۱۴	۴۲	۲۴	۴۸
[illegible]	سری نگر	۱۱۲	۵۴	۳۳	۱۰
	سنبل	۱۱۴	۲۶	۲۸	۳۰
	سہرند یعنی سرہند	۱۱۱	۳۰	۲۹	۳۰
	سیالکوٹ	۱۰۸	۳۵	۳۲	۴
	قندہار	۱۱۲	۰	۲۸	۵

اقلیم	نام شہر	طول شرقی وغربی درجہ	طول شرقی وغربی دقیقہ	عرض جنوبی وشمالی درجہ	عرض جنوبی وشمالی دقیقہ
[illegible]	قنوج	۱۱۵	۱۵	۲۶	۵۹
	کانگڑا ملک پنجاب	۱۱۰	۳۵	۳۰	۵۰
	کالپی	۱۱۵	۰	۲۵	۳۰
	کرانہ	۱۱۳	۰	۲۸	۴۰
	لاہور ملک پنجاب	۱۰۹	۲۲	۳۱	۵۰
	لکھنؤ	۱۱۶	۱۳	۲۶	۳۰
	لودہیانہ	۱۱۰	۴۰	۲۹	۱۰
	مونگیر	۱۲۰	۱۱	۲۶	۶
	مدراس			۱۳	۰
	ہردوار	۱۱۳	۰	۲۹	۴
[illegible]	انطاکیہ ملک شام	۷۱	۲۶	۲۵	۳۰
	بعلبک ملک شام	۷۰	۴۵	۳۵	۱۵
	حلب ملک شام	۷۲	۳۰	۳۴	۱۵
	حمص ملک شام	۷۵	۰	۳۵	۰
	طرابلس ملک شام	۶۹	۰	۳۸	۰
	قبرس ملک شام	۶۶	۱۴	۳۶	
	مرعش ملک شام	۷۱	۴۰	۳۶	۰
	موصل عراق عرب	۷۷	۰	۳۶	۳۰
[illegible]	تبت	۱۱۰	۰	۴۰	۵
	کابل	۱۰۷	۱۱	۳۱	۲۰
	کشمیر	۱۰۶	۸	۳۳	۰
	کلکتہ			۳۲	۰

ایک طرابلس ملک مغرب میں بھی [illegible]

یہ قطعہ تاریخ طبع طبعزاد مصنف کتاب ہی صنعت اختراعی لاجواب ہی جس انہا سے چاہو سال ہجری پیدا ہین اور ہجری سے فصلی ہوتیان ہین اور حروف سر ہر مصرع مین عیسوی اور آخر کے حرفون مین سال سمت ہر ایک قطعہ مین چار تاریخون کی صنعت ہی

۱	این غزانامۂ مسعود شہید	۴		۹	طبع شد چون بعنایات خدا	۱
۶۰۰	خواست طبعم کہ برآرد سالش	۳۰۰		۹۰	صنعت تازہ بدل شد القا	۱
۴۰	مبدء فیض نمود امداد	۴۰		۴۰	ملہم غیب بمن داد ندا	۱
۵	ہرچہ گیری ز حروف و الفاظ	۹۰۰		۵۰	نظم و نثر و فقرات و انشا	۱
۷۰	عددش گیر و بدہ ضربش کن	۵۰		۲	پس بران سیزدہ دیگر افزا	۱
۳	جملہ اعداد بکن دہ دہ طرح	۸		۷	زاید از دہ بنویس ای دانا	۱
۴۰	مال آن جانب چپ کن تحریر	۲۰۰		۳	جمع کن ہر دو عدد را یکجا	۱
۲۰	کن رقم جانب چپ میزانش	۳۰۰		۴۰۰	تا شود صورت ہجری پیدا	۱
۴۰۰	ترک کن مال احاد از ہجری	۱۰		۴	در گنجینۂ فصلی بکشا	۱
۱	از سر مصرعۂ اشعار تمام	۴۰		۷۰	عیسوی سال برآمد زیبا	۱
۱	آخر حرف ز ہر یک مصرع	۷۰		۲۰	کردم اعداد بسمت املا	۱

سنہ ۱۲۹۳ھ — خاتمۃ الطبع — سنہ ۱۸۷۶ع

للہ الحمد یہ غزانامہ	غازی باوقار کا نامہ
چھپ کے شوال مین تمام ہوا	خاص مطبوع خاص و عام ہوا
بارہ سو ہین ترانوے ہجری	اور چوراسی بارہ سو فصلی
ہین چھہتر اٹھارہ سو عیسی	سال طبع کتاب بس ہی یہی
ہو یہ مقبول بارگاہ خدا	بطفیل شفیع روز جزا

تقریظ کتاب غزانامۂ مسعود چکیدۂ قلم بلاغت رقم حکیم سید بندہ رضا صاحب تخلص ہنر ولد حکیم سید حسن رضا صاحب مرحوم از رئیس قصبۂ بلگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای دل زبان محمود ہی اور ساعت مسعود بسم اللہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہو جسکے سننے سے منکر و نکیر کا دم بند ہو کلمۂ شہادت زبان سے جاری رہے معرکہ آرائی کی طیاری رہے خدا سے نصرت کا طلبگار ہو

سے مدہوش ذرا ہشیار ہو کبھی تلاوت ہات آیات حمد کر کبھی سورہ برات کا دم بھر خامہ دو زبان سے
ذو الفقار کا کام لے میدان مین آجیہ کرار کا نام لے قدرت پروردگار دیکھ غازیون کے کارزار دیکھ
کتب سیر کی سیر کر طواف کعبہ سے خاتمہ بخیر کر جل جلالہ وجل شانہ کیا اوسکی قدرت کے کارخانے ہین
مجاہدون کے چرچے اولوالعزمون کے افسانے ہین مرنے والون کا نام زندہ ہی اسیر شہادت گواہ ہی
یہ تذکرہ یادگار ماضی و آیندہ ہی خدا آگاہ ہی اہل دل ان جان دینے والون پر جان دیتے ہین حق فہم
ہنر کے اس قول کو بدل وجان مان لیتے ہین انکا ذکر باعث قوت روحانی ہی انکا بیان موجب تقویت
ایمانی ہی یہ لوگ مرکر اسلام کو جلا گئے ظلمت جہالت اپنی پامردی سے خاک مین ملا گئے بس ہنر بس
یہ اسرار سب پر ظاہر ہین ان رمزون سے کہ وہ ماہر ہین مطلب پر آؤ حرف مدعا سناؤ یہان غزنامہ مسعود
کی تعریف کرو اسکے مولف کی توصیف کرو الحق یہ کتاب بےمثال ہی اسکے مولف پر فضل ایزد ذوالجلال ہی
یہ سخنور ملک سخن کا افسر ہی یہ نثر نہایت عمدہ و بہتر ہی ہر سخن فہم موزون طبع کو اسکی مدح مین نامہ نگاری چاہیے
اور بہر بیان درشاہوار کلام بلاغت نظام کو اس کتاب کی بدل وجان خریداری چاہیے محرر محاربات ہند
اس مولف کی مقاومت کا دم نہ بھرے صاحب تزک تیموری یہان عذر لنگ کرے سبحان اللہ جناب
شیخ **عنایت حسین صاحب** سبحان اللہ واہ واہ موج قلم سے دریا بہائے ہین تختہ قرطاس پر
کیا کیا باغ کھلائے ہین آپ کا تخلص **عنایت** ہی فی الحقیقت یہ خدا کی عنایت بےغایت ہی آپکی اور اس
کتاب کی کیا مدح کیجائے آپ سے متکلم اور کلام کی کس زبان سے داد دیجائے اب دلکو درخواست پردہ
معافی ہی بس بجاے تعریف و توصیف یہ مصرع کافی ہی ع خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست ؎ **قطعہ تاریخ طبع**

قطعہ محمد غزنامہ سید محمود	طبع گردید بتائید خدا معبود	از ہنر ہاتف غیبی پئے سال شد	طبع شد معرکہ جنگ بصحت مسعود

تقریظ جناب محمد عبد الغنی شاہ صاحب قادری حنفی صدیقی کانپوری شاگرد جناب منشی مولوی محمد ہادی علی صاحب اشک مرحوم لکھنوی بجنوری نیز شاگرد در فقہ و حدیث و مرید خاص حضرت مولنا محمد شاہ سلامت اللہ صاحب قدس سرہ ۹۲

باغستان کونین مین گلدستہ حمد و ثنا اوس باغبان ازل لم یزل کے واسطے سزاوار ہی کہ جسکی عنایت سے
شہدا کے لیئے فرادیس جنت کی ہمیشہ بہار ہی سبحان اللہ ہر روش چمن کیا ہی شگفتگی کے ساتھ اعلی
مرتبہ پایا ہی کہ جنکے واسطے قرآن مجید مین جنات تجری من تحتہا الانہار آیا ہی گلشن عالم مین صاف ظاہر ہی
کہ جس سے ہر شاخ شجر بلکہ پتی پتی ماہر ہی اور ثمر درود نامحدود اوسکے رسول پاک صاحب لولاک پر
جسکی ذات باصفات گلشن ہستی مین بےمثال ہی اوسکی تمنائے قدمبوسی مین گل و لالہ و سنبل و ریحان
و نسرین و نسترن صورت سبزہ پامال ہی یون زبان گلفشان سے مژدہ بلبل ہی کہ گلزار جہان مین کوئی مجھ سا

یا عرب ہے جو خدا کی راہ مین شاخ زندگی اپنی قلم کریگا ثمر مراد سے جنت مین اپنے دامن کو بھر لیگا جس نونہال کو یہ خیال آیا آ دستے تیغ وسنان کا پھل کھا کر حصول رتبہ شہادت مین نیا گل کھلایا خصوصاً جناب سلطان الشہدا حضرت سید سالار مسعود غازی خسرو ہندوستان و ترکتازی نے نہایت جانبازی کرکے مع لشکر فتح پیکر بہرایچ مین آکر رتبہ شہادت حاصل کیا لاکھون باغی ناریون کو جہنم واصل کیا آپکی شجاعت اور جوانمردی کی تمام عالم مین دھوم ہے جتنے دلاور و بہادر ہین اونکو بھی معلوم ہے چنانچہ ایک کتاب باصواب مسمی بہ غزانامۂ مسعود شجاعت آمود جسکا ہر ورق بہار بیخزان ہے بلکہ ہمطبق روضۂ رضوان ہے اور ہر فقرہ شگوفۂ گلزار معانی ہے اپنے رنگ مین لاثانی ہے جناب حقیقت مآب ثنا ربے بدیل شاعر بے عدیل لطافت آگین مضامین آفرین مقبول الدارین منشی شیخ عنایت حسین صاحب بلگرامی نامی نے تصنیف فرمائی اوسنے گلستان جہان مین شہرت پائی نسیم عنبر شمیم سے شدہ شدہ جناب فیضمآب خان والاشان محمد عبد الرحمن خان صاحب کے دماغ نازک خیال مین نکہت جانفزا پہونچائی خانصاحب ممدوح کو نہایت پسند آئی ناگہان مطبع کو فوراً چھاپنے کی اجازت دی اس

فقیر پر تقصیر محمد عبد الغنی شاہ قادری نے تقریظ مع تاریخ حوالہ قلم کی

قطعۂ تاریخ

غزانامۂ غازی لالہ رو	برنگ گل از رنگ مطبع شگفت	غنی سال طبعش ز طبع رسا	زہی غزوۂ جنگ مسعود گفت

سنہ ۱۲۹۲ھ

ایضاً

غزانامۂ غازی خوش سرشت	گل نکہت افزای آیا بہشت	چو شد طبع کلک غنی بہر سال	زہی جنگ مسعود غازی نوشت

۱۲۹۳ھ

قطعۂ تاریخ طبع غزانامۂ مسعود طبعزاد جناب محمد عبد الکریم صاحب تخلص فقیر رئیس قصبۂ شہر گھاٹی

محمد عبد الرحمن خانصاحب نے بہت اچھا	غزانامۂ جناب حضرت سالار کا چھاپا	فقیر تاریخ چھپنے کی بھلا تم سوچتے کیا ہو	شہادتنامۂ مسعود سالار اب چھپا لکھدو

۱۲۹۳ھ

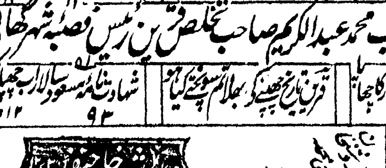

وجہ مہر بر خاتمہ

برای ہمگنی کہ این کتاب مطبوع مطبع نظامیست لهذا مہر و دستخط مہتمم در آخر شس افزوده شد فقط

صحت نامۂ غزانامۂ مسعود غازی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	۱۲۸۷	۱۲۹۳		۲	۳	ثناء آ	ثناءٓ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۱۲	ہر ورق	[illegible]
۳	۷	ادب ۱ — عرب ۲	ادب — عرب
۴	۱۰	علی صدر	علی الصدر
۵	۱	اوج	زوج
۷	۳	کنزالمعہ	[illegible]
حاشیہ	۹	۵۴۳ سروپا سے ۶۹۷	۵۴۳ سروپا ۶۹۷ سے
حاشیہ	۱۰	۱۳ [illegible]	۱۲ [illegible]
۱۰	۴	القااب	القاب
۱۱	۹	حالات	خلاصۂ حالات
۱۲	۲۱	یُغسلوُن	یُغسلوُن
۱۵	۶	مرادین	[illegible]
"	۵/۱۶	[illegible] — [illegible]	[illegible] — [illegible]
۱۶	۱۲	فوج مانع	[illegible]
۱۷	۳	مختصر	قصۂ مختصر
"	۹	[illegible] مطیع	[illegible]
"	[illegible]	سبکتگین خرید	سبکتگین کو خرید
"	۱۸	مین چھپن	چھپن
۱۹	۷	نندا والی کالنجر	کالنجر ملک نندا کا
"	۲۱	حبش	جنبش
۲۰	۱۰	زیادہ	[illegible]
"	۱۵/۱۸	مراد — ہندت	داد — ہند کا
۲۱	۱۹	حسین علیہ السلام	حسنین علیہم السلام
۲۲	۸	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۹	ہنت نائیکا وہی پائیگا	[illegible]
۲۵	۷	برابر درقلعہ پر	مدقلعہ کے قریب
"	۱۲	ہوائیاں	جو ہوائیاں
۲۷	۷	زہ خام	رخام
"	۱۴	[illegible]	[illegible]
۲۸	۷/۱۲	مہاون — مہان	مہابن
۳۰	۱۶	پہوچایا	پہونچانا
۳۲	۱۳	واقع	واقعہ
"	۲۲	قدم پر بیسر رکھدیا	ادب سے سر جھکا دیا
۳۳	۵	عالم کثرت	حالم کثرت
"	۱۵	دیکر	کرکے
۳۴	۱/۴	شخص — ازدہام	بیدین — ازدحام
۳۵	۸/۱۰	ثازہ — مراتب	تازہ — پرستش
۳۶	۲۱	امیر محمد کا	[illegible]
۳۹	۱۱	مقرتلے	مقبرے سے
۵۶	۳	استواز	استوار
۵۹	۴	جالت	حالت
۶۸	۴	پشتی	چشتی
"	۱۴	شہروردی	سہروردی
۷۰/۷۲	۵/۱۳	رودولی	ردولی
۷۲	۱	جا	دیا
۷۴	۳/۴/۱۵	غلوق	مخلوق